تحریم السادات علیٰ غیر السادات

عقد سیدزادی پر ایمان فروز بحث

جلد اول

مقالہ تحقیق عمید

از خادم المنتظرین

مخدوم زادہ دیوان سید ناصر عباس نقوی البخاری

دربار قدس حضرت سلطان احمد قتال رحمتہ اللہ علیہ تحصیل جلالپور پیروالا ضلع ملتان

ناشر

ایشین اکیڈمی آف آرٹس

۱۶ نور چیمبرز گنپت روڈ انارکلی لاہور

دوبارہ کمپوزنگ مورخہ 17-9-2005 بحکم کیپٹن (ر) سید ذوالفقار علی بخاری آف گوجر خان

(کمپوزنگ نیاز حسین شاہ بخاری گوجر خان)

إلتماس الدعاء

سورة الفاتحة لجميع المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الأحياء منهم والأموات.

نصير احمد عبدالرحمن

مكتبة دارالهدى

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

قل ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین ہ

(سورہ البقرہ)

اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو پھر دلیل لاو۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	موضوع	صفحہ نمبر
۱۔	انتساب	۱
۲۔	تعارف محقق	۲
۳۔	تقریظ (از) حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد حسین الساقی النجفی مدظلہ	۲
۴۔	مقدمہ (از) حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ السید محمد ابوالحسن الموسوی المجتہدی مدظلہ	۹
۵۔	پیش گفتار	۲۵
۶۔	تلخ حقیقت	۳۵
۷۔	سادات کی نسل کشی	۴۰
۸۔	سادات کی کردار کشی	۴۱
۹۔	سادات کی نسب کشی	۴۶
۱۰۔	سادات کی بنیادی حقوق سے محرومی	۵۲
۱۱۔	احترام سادات عظام	۵۸
۱۲۔	فضیلت سادات عظام (احادیث کی روشنی میں)	۳۶

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۱۳۔	عقد سید الی کا تقدس	۷۱
۱۴۔	سادات کی امتیازی تعظیم اور اس پر فقہی دلائل	۷۵
۱۵۔	عقد سادات کی انفرادیت کے استدلال	۸۴
۱۶۔	فعال واقوال معصومینؑ	۱۰۸
۱۷۔	حجت الاسلام والمسلمین الحاج علامہ السید نجم الحسن صاحب قبلہ کراروی قدس سرہ	۱۱۲
۱۸۔	حجت الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید محمد رضا عارف (اقتباس از کتاب عظمت سادات)	۱۲۲
۱۹۔	عکس فتویٰ سرکار آیت اللہ العظمی الآقای السید لنکرودی دام ظلہ العالی	۱۵۴
۲۰۔	علمائے اہل سنت کے فتاویٰ اور محققانہ دلائل	۱۱۵
۲۱۔	تذکرہ محرمات نسب	۱۶۹
۲۲۔	اقسام سادات	۱۷۱
۲۳۔	ایک مغالطہ اور اس کا رد۔	۱۷۵

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

انتساب

میں اپنی اس سعی حقیر کے اپنے مظلوم دوراں امام حجتہ العصر والزمان عجل اللہ فرد اشرف کے نام نامی اسم گرامی سے منسوم کرتا ہوں کہ جن کے سر اطہر پہ جملہ سادات کائنات کی دستار سیادت موزوں ہے

گر قبول افتد زہے عزوشرف

غلام غلامان امام عصر علیہ السلام

ناصر عباس بخاری۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

تعارف محقق

ضلع ملتان کے متعلق مشہور کہاوت ہے کہ "ملتان پیروں سے پڑ ہے"

یہ خطہ ارضی صدیوں سے آماجگاہ اولیاءکرام رہا ہے۔ یہ سرزمین بزرگان دین و اولیاءکرام و صوفیاءعظام کے فیوض سے ہمیشہ سے مستفیض ہوتی رہی ہے۔

اس سرزمین پر جنوب کی طرف ایک چھوٹا سا شہر ہے "جلال پور پیروالا"

یہ شہر مشہور ہی اکی روحانی شخصیت قطب دوراں حضرت پیر سلطان احمد قتال رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے ہے۔

حضرت پیر سلطان احمد قتال رحمتہ اللہ علیہ حضرت پیر سید جلال الدین سرخ پوش رحمتہ اللہ علیہ کے سلسلہ نسل عالیہ سے ہیں۔

پیدائش و مختصر حالات زندگی بزرگان محقق؛

حضرت پیر سید جلال الدین بخاری ۵۹۵ھ کو بخارا پیدا ہوئے۔

۶۴۲ھ میں بخارا سے اوچ شریف (بہاولپور) تشریف لائے اور اوچ شریف میں ہی قیام پذیر رہے اور یہاں اوچ میں ہی سال ۶۹۰ھ میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ خانقاہ آنحضرت کی اوچ شریف میں موجود ہے جو مرجع خلائق ہے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

حضرت سید جلال الدین صاحب بخاری کی پشت سے سید سلطان احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سال ۹۵۹ھ میں تولد ہوئے۔ حضرت پیر شید سلطان احمد قتال مادری زادولی تھے۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد فریضہ حج سے شرفیابی حاصل کی اور بعد زیارت روضہ اقدس حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کربلا معلی، نجف اشرف، کاظمین وسامرہ ہیں بخارا واپس آ کر سلسلہ تدریس جاری کیا۔ پھر بخارا سے ملتان آئے اور اس کے بعد جنگلوں میں جا کر اقوام سلد هیره ولکھویرہ وغیرہ کو مشرف با اسلام فرمایا اور سال ۹۹۰ھ میں جلال پور کے علاقہ میں آ کر سکونت اختیار کر لی۔ اس وقت جنگل میں ایک شہر کی بنیاد رکھی اس کا نام اپنے بزرگ حضرت پیر سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب بخاری کے نام پر جلال پور رکھا۔ جو اب تک آباد چلا آ رہا ہے اور جلال پور پیروالا کے نام سے مشہور ہے۔ بعض کتب میں جلال پور سادات بھی لکھا ہے مگر اب اس شہر کا نام جلال پور پیروالا ہے۔

قتال کا لقب:

ایک دن حضر کے بزرگ پیر حضرت مخدوم علی سرور صاحب محو خواب تھے۔ چڑیاں درخت پر شور مچا رہی تھیں۔ حضرت پیر سلطان احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے چڑیوں کو پیر صاحب کی نید میں مخل تصور کر کے فرمایا "چڑیاں مر جاؤ" چونچہ سب چڑیاں مر کر گر پڑی۔ جب پیر صاحب خواب سے بیدار ہوئے تو دیکھ کر فرمایا کہ تم بڑے "قتال" ہو۔ تب سے حضرت پیر سید سلطان احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ مشہور ہو گے اور اب تک حضرت پیر قتال کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی حضرت کی بیشمار کرامات ہیں جو کہ ان کے ملفوظات میں درج ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

شادی واولاد؛

حضرت نے اپنے چچا کے گھر سیت پور (مظفر گڑھ) میں شادی کی اور حضرت کے تین فرزند تھے جن کے اسمائے مبارکہ حضرت عالم پیر صاحب بخاری، حضرت شاہ اسماعیل صاحب بخاری، حضرت سید علم الدین صاحب بخاری ہیں۔

صال و تعمیر روضہ؛

سال ۱۰۴۱ھ مطابق ۱۶۷۱ء حضرت کا وصال ہوا۔ چار پشت بعد بہ عہد سلطان احمد ثانی سال ۱۱۵۸ھ مطابق ۱۷۴۸ء میں تخمیناً دو لاکھ روپیہ کے صرف سے روضہ پختہ گوور ملتان نے تعمیر کرایا۔ یہ روضہ نقاشی و کاشی گری کا تاریخی نادر الوجود یادگار نمونہ ہے۔ اس وقت دہلی پر محمد شاہ مغلیہ کا راج تھا۔ اس روضہ کی ابتدا سال ۱۱۰۸ھ مطابق ۱۶۸۸ء میں رکھی گئی جبکہ اورنگ زیب کی حکومت تھی۔ یہ لاثانی یادگار پچاس سال میں تعمیر ہو کر پایہ تکمیل کو پہنچی۔ روضہ مبارک محمد مراد معمار ساکن سیت پور ضلع مظفر گڑھ نے تعمیر کیا تھا۔

دیوان کا لقب؛

اسی خاندان میں دیوان کا لقب چلا آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بوقت وفات حضرت پیر قتال رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت عالم پیر پسر کلاں موجود نہ تھے۔ تب لوگوں نے دوسرے پسر شاہ اسماعیل کی دستار بندی کر دی۔ بعد میں جب حضرت عالم پیر صاحب آئے تو حضرت شاہ اسماعیل نے باپ کی دستار حضرت عالم پیر کے سپرد کر دی۔ تب حضرت عالم پیر نے اپنی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دستار بندی کے بعد اپنی طرف سے ایک دستار حضرت شاہ اسماعیل کے سر پر بندھوائی اور فرمایا آج کے بعد تم میرے دیوان ہو۔ دیوان بمعنی مشیر کہلائے۔ اس وقت سے جو بزرگ شاہ اسماعیل کی اولاد سے گدی نشین ہوتا تھا وہ دیوان کہلاتا رہا اور عالم پیر کی اولاد سے جو گدی نشین ہوتا تھا وہ شیخ پکارا جاتا رہا۔ شیخ بزرگی کی وجہ سے بولا جاتا ہے۔ اس لیے جب حضرت سید محمد غوث ثانی گدی نشین سجادہ ہوئے تو شیخ دیوان محمد غوث کے لقب سے پکارے گئے۔ اب ان کی اولاد میں دیوان کا لقب چلا آرہا ہے۔

حضرت پیر سلطان احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ کی نسل مبارک سے بہت سے ایسے بزرگان ہوئے ہیں جو روحانیت و معنویت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ ان کی اولاد میں سے مسند فقر و طریقت پہ آنے والے اکثر سادات گرامی روحانیت کے اعلیٰ امین رہے ہیں۔ یہ بخاری خاندان تقریباً آٹھ سو سال سے دین و دنیا کے امتزاج سے اپنے فرائض منصبی ادا کر رہا ہے اسی خاندان کے ایک عظیم المرتبہ شخصیت جناب دیوان سید محمد غوث بخاری رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کی روحانی کرامات آج بھی زبان زد خاص و عام ہے۔ ان ہی کا خلوص دل سے رکھا ہوا جلسہ عید غدیر امیر کائنات امیر المومنین علی بن ابو طالب علیہ السلام کے یوم تاجپوشی ولایت کے سلسلہ میں ہر سال ۱۸ ذوالحج کو آج بھی اسی جوش و جذبے کے ساتھ منایا جاتا ہے اور سال ۱۹۹۵ء میں بافضل تعالیٰ پچھترواں (۷۵) جلسہ ہوگا۔

ان کی وفات حسرت آیات کے بعد ان کے چھوٹے بھائی دیوان سید غلام عباس بخاری غفر اللہ لہ نے مسند سجادگی دربار شریف کو سنبھالا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس روحانی منصب کے ساتھ انہیں دنیاوی اقتدار بھی ہمیشہ حاصل رہا جو انہوں نے تقریباً ۱۹۵۲ء سے ملکی سیاست میں حصہ لینا شروع کیا اور ہر الیکشن میں ممبر آف پراونشل اسمبلی منتخب ہوتے رہے اور جنرل ضیاء الحق کے دورِ اقتدار میں مجلس شوریٰ کے ممبر بھی منتخب ہوئے انہوں نے ان گنت رفاہی کام کیے جن کا اگر ذکر کیا گیا تو تحریر بہت لمبی ہو جائے گی۔ اپنی ہر دل عزیزی کی وجہ سے پورے علاقہ میں ای سردار کی حثیت رکھتے تھے۔ قبلہ دیوان صاحب کی ایک اہم خصوصیت میرے نزدیک یہ بھی ہے کہ ان کے لاکھوں کی تعداد میں مریدان کہروڑپکا سے داجل (ڈیرہ غازی خان) تک پھیلے ہوئے ہونے کے باوجود روایتی پیر اور گدی نشین کی طرح ان سے رقم و مال وغیرہ نہیں وصول کرتے تھے اور سختی سے اپنی اولاد کو بھی ہدایت فرماتے تھے کہ جب مریدان (خصوصاً غریب) تو ان کے لنگر پانی اور رہائش کا خاص خیال رکھیں اور بلکہ ان سے رقم اور مال بٹورنے کی بجائے ان کے علاج (ذہنی و جسمانی) اور کرایہ آمد ورفت جتنا ممکن ہو سکے اپنی طرف سے ادا کریں۔ یعنی پیر کا کام کچھ نہ کچھ دینا ہونا چاہیے نہ کہ لینا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے اپنی جائیداد سے ۲۰ مربع اراضی دربار حضرت پیر قتال رحمۃ اللہ علیہ مریدان محرم الحرام و جلسہ عید غدیر شریف کیلئے وقف کر دیا تھا۔ مگر شومئ قسمت حکومت پاکستان نے اوقاف کے نام سے رقبہ ضبط کر کے مندرجہ بالا اخراجات سے محروم کر دیا۔ حصول اراضی کیلئے کوشش جاری ہے تا کہ مرحوم مغفور کی خواہش کے مطابق ان کے ایصال ثواب کیلئے وہ سلسلہ جاری کیا جا سکے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

پیدائش و مختصر حالات زندگی محقق:

۱۹۵۳ء دسمبر کو دیوان سید غلام عباس بخاری غفر اللہ لہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام مظفر حسین رکھا گیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ آج اکثریت انہیں مظفر حسین بخاری کے نام سے نا تق۔ یہ تھے ہمارے دیوان سید ناصر عباس بخاری ان کی ابتدائی تعلیم ڈویژنل پبلک سکول ماڈل ٹاؤن لاہور کی ہے۔ میٹرک کے بعد انہوں نے ایف سی کالج لاہور میں داخلہ لیا اور ایف اے وہیں سے کیا۔

عام طور پر تعلیم کا سلسلہ اس لئے جاری کھا جاتا ہے کہ کوئی بڑی سروس لی جائے کی یہاں سروس کا کوئی تصور ہی موجود نہ تھا۔ لہذا ایف اے کے بعد واپس گھر آ گئے۔ علاقے کا ایک متمول اور اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے بچپن ہی سے عوام عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ پھر بنیادی طور پر خاندان ایک مذہی تشخص رکھتا تھا۔ اس لئے روحانی اور معنوی امور میں دلچسپی لازمی تھی۔ اس دلچسپی کا ایک چھوٹا سا نتیجہ اس کتاب کی شکل میں آپکے سامنے ہے۔ دیوان ناصر عباس بخاری میرے عزیز محترم بھائی ہیں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ کوئی بھی انسان جوان سے ملتا ہے وہ ان کی شرافت شرم وحیا سے معمور شخصیت سے متاثر ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔

مزید برآں دیوان سید ناصر عباس بخاری کو چونکہ سیر وسیاحت سے بھی خاص دلچسپی رہی ہے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس لئے انہوں نے دنیا کے مختلف ممالک یعنی امریکہ، یورپ، مڈل ایسٹ وغیرہ کی سیر کے علاوہ حج وعمرہ کیلئے مکہ مدینہ بھی گئے۔ نیز مقدس مقامات کی زیارت کی خاطر شام اور ایران بھی گئے۔

والد بزرگوار جناب دیوان حضرت غلام عباس بخاری کی زندگی کے آخری ایام میں ان کو ان کی خدمت کا خاص موقعہ ملا اور قبلہ دیوان صاحب نے جو زندگی کے ہر مسئلے میں بہت محتاط تھے، نے اپنے اسی بیٹے کو اپنے خاص ذاتی امور کا نگران چنا اور بھروسہ کیا اور پھر ان کی وفات کے بعد تمام خاندان نے متفقہ طور پر ان کی شرافت اور ایمانداری کے دیکھتے ہوئے اپنا مختار عام بنایا حالانکہ تمام بھائی بہنوں سے کم عمر ہیں۔ اور ان کے فراست کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ بغیر کسی اختلاف کے تمام وارثت بمطابق شرعی طریقہ خاندان کے افراد میں منقسم کی۔

زیادہ تعریف کروں گا تو شاید یہ تعارفی تحریر اشاعت سے محروم ہو جائے گی کیونکہ یہی ان کا مزاجہ ہے۔

ہم تو یہی دعا کر سکتے ہیں کہ رب ذوالجلال والاکرام ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے، آمین۔

فقیر شمیم اعجاز
وائس پرنسپل، ڈگری کالج شورکوٹ ضلع جھنگ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اسلامی اصلاحی ٹرسٹ پاکستان (رجسٹرڈ)

مرکزی دفتر مدرسہ جامعتہ الثقلین خانیوال روڈ ملتان

محترم جناب مخدوم زادہ سید ناصر عباس بخاری دام مجدہ نے سادات نبی فاطمہ علیہا السلام کی عزت وحرمت اور خاندانی عظمت وجلالت پر جو کتاب تالیف فرمائی ہے اس کے اہم مباحث دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی اور قلبی مسرت ہوئی ہے مخدوم صاحب نے عام سجادہ نشینان کی روایت سے ہٹ کر علوم دینیہ کی طرف قلبی رغبت قائم کر رکھی ہے جس سے وہ ہر لحہ مصروف عبادت ہیں امید ہے کہ ان کہ یہ تحقیقی کاوش اس اہم موضوع پر ایک منفرد حیثیت کی حامل تسلیم کی جائے گی واللہ الموفق والحسین

حجتہ الاسلام والمسلمین علامہ محمد حسنین السابقی النجفی۔

مورخہ ۲ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ

مقدمہ الکتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله و الصلواة و السلام علی آل الله العنته الدائمته علی اعداء الله اما بعد

ان الله اصطفیٰ آدم و نو حاً و آال ابراهیم وال عمران علی العالمین ذریته بعضها من بعض، والله سمیع علیم۔

اصطفیٰ خاندان

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ذیشان؛

وارث قرآن امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ الصلواۃ والسلام مامون عباسی کے ساتھ تشریف فرما تھے عترت رسول اور باقی امت میں فرق کا ذکر ہوا تو گفتگو کے دوران مامون

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

نے کہا کہ کیا پرودگار عالم نے تمام انسانوں پر عترت رسول کو فضیلت دے ہے؟ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک حق تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تمام انسانوں پر عترت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضیلت کو بیان فرمایا ہے۔ مامون نے کہا قرآن میں کسی جگہ بیان کیا گیا۔ حضرت امام رضا علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت فرمائی؛ ان اللہ اصطفیٰ آدم و نو حا و آل و آل عمران علی العالمین، ذریتہ بعضھا من بعض (ملاحظہ فرمائیں تفسیر نور الثقلین، جلد اول، ص ۳۲۸، ص ۲۹۳، مطبوعہ ایران قم مشرفہ۔ تفسیر البرہان جلد اول، ص ۲۷۷، مطبوعہ قم ایران)

تفسیر اہل بیت میں وارد ہے؛

سب سے پہلے آل ابراہیم میں جس ذات مقدس کو چنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آل عمران حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں جن کو اصطفیٰ فرمایا اوران کو اولاد امجاد کو اہل عالم سے اختیار فرمایا (ملاحظہ فرمائیں تفسیر منہج الصارقین، جلد دوم، ص ۲۱۴ مطبوعہ ایران)

خانوادہ نور؛

تمام خانوادوں اور شعوت وقبائل سے افضل واعلیٰ اور برتر خاندان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سادات ہیں۔ اس لئے کہ سادات کے جد اعلیٰ فرماتے ہیں اول ما خلق اللہ نوری کوئی شئے تھی نہ زمان و مکان کا وجود تھا نہ ہی جن وانس ملائکہ وحوش وطیور غرض کچھ نہ تھا۔ سادات کے جد اعلیٰ کا نور خلق ہو۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

پھر نور پاک و طاہر قندیلوں میں جہان کو منور کرتا رہا۔ حتیٰ کی اس کے حصے ہوئے۔ ایک حصہ نے کاشانہ حضرت عبداللہ علیہ السلام کو منور کیا اور دوسرے نے بیت اللہ میں تجلی فرمائی۔

پھر نور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نور حضرت زہرا سلام اللہ علیہا جب چمکا تو کاشانہ ولایت میں عصمت کا قرآن السعدین ہوا اور ایک نسل مقدس کا آغاز ہوا۔ یہ کوئی عام گھر نہیں۔ امام اہل سنت احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں؛

تری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

جب ازل سے ہی خدا نے انہیں ممتاز فرمایا ہے۔ پھر اس خاندان نور کو عام خاندانوں اور قبیلوں جیسا سمجھنا خدا سے جنگ کرنا ہے۔ منکرین عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآل وسلم کو معلوم ہونا چاہیے کہ سادات کے گھر میں اور لوگوں کے گھروں میں فرق ہے۔ عام لوگوں کے گھروں میں جس حال میں (پاکیزگی ونجاست) میں داخل ہو سکتے ہیں مگر اولاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے گھر نجس حالت میں آنا حرام ہے۔

خانہ رسول والا درسول کی عظمت؛

ثقہ جلیل القدر جناب ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛ میں مدینہ گیا اور میرے ساتھ میری ایک کنیز تھی جس سے میں نے جماع کیا، پھر میں حمام کی طرف چلا (تاکہ غسل

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کرلوں) تو میری ملاقات اپنے شیعہ ساتھیوں سے ہوگئی جو حضرت صادق وآل محمد علیہ السلام کی خدمت میں جارہے تھے تو میرے دل میں خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھ سے پہلے ملاقات کرلیں اور میں نہ کرسکوں لہذا میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔ جب میں دولت سراء ولائت میں داخل ہوا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے آیا تو مولا نے مجھے دیکھ کر فرمایا؛ اے ابو بصیر کیا تجھے معلوم نہیں کہ انبیاء اور اولادانبیاء کے گھر میں مجنب داخل نہیں ہوسکتا تو مجھے سخت شرم وحیاء آئی اور عرض کیا اے فرزند رسول میں نے اپنے ساتھیوں سے ملاقات کی تو مجھے خوف دامن گیر ہوا کہ اگر میں ان کے ساتھ نہ آیا تو شاید آپ سے شرف ملاقات نہ حاصل ہو۔ مولا میں آئندہ ایسا ہرگز نہ کروں گا اور پھر میں وہاں سے نکل گیا۔ (ملاحظہ فرمائیں؛ وسائل الشیعہ، جلد اول، ص ۲۸۹/۲۸۰ مطبوعہ ایران)

سرکار آیت اللہ الحجتہ آقائی السید حسن ابطحی اطال اللہ تعالیٰ عمرہ الشریف کا بیان حقیقت ترجمان؛

مذکورہ بالا روایت کے لکھنے کے بعد سرکار آیت اللہ فرماتے ہیں؛

اول؛ ہر سید کا گھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ہے۔ اس لئے اگر اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں تو سادات میں سے ہی کسی گھر میں رونق افروز ہوں گے۔ اس لئے کہ یہ انہی کے گھر ہیں اور وہ اپنے گھر ہی میں آئیں گے اور تمام اہل خانہ کے محرم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حرم مقدسہ ائمہ اطہار حتیٰ کہ امام زادگان علیہم السلام کے حرم میں۔ اذن دخول یہ پڑھتے ہیں؛

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اللھم انی وقفت علی باب من ابواب بیوت نبیك صلواتك علیه وآله

اے اللہ میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں ایک گھر کے دروازے پر کھڑا ہوں۔

دوم: تمام ائمہ اطہار اور امام زادگان علیہم السلام کے حرم خانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور حالت جنابت میں داخلہ ممنوع ہے۔

سوم: جب مقابر وحرم ہائے مقدسہ ائمہ اطہار اور امام زادگان علیہم الصلواۃ والسلام خانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شمار ہوئے ہیں تو پھر جو سادات زندہ ہیں ان کے گھر بطریق اولیٰ خانہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

چہارم: اولاد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں کے متعلق جو روایات ہیں ان کے پیش نظر ورود جنب نہ خانہ یک از سادات حرام است مجنب کا تمام سادات عظام کے گھروں میں داخلہ حرام ہے (ملاحظہ فرمائیں: انوار زہرا ص ۲۰۲/۲۰۳ مطبوعہ مشہد مقدس ایران)۔

دل صاحب ایمان سے انصاف طلب ہے:

جو گھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ہے جہاں مجنب کا داخلہ حرام ہے اس گھر کی شہزادی سے امتی کا نکاح کیسا؟ جس طرح مجنب کا اولاد رسول کے گھر داخلہ حرام ہے اسی طرح سید زادی سے نکاح وزوجیت بھی حرام ہے۔ خاندان رسالت اور خانہ رسول صلوات اللہ علیہ وآلہ کی عظمت کا تحفظ واجب ہے اور جو لوگ اس عظمت خداداد کو مٹانا چاہتے ہیں ان سے جہاد واجب بلکہ اوجب اور بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو یہ جہاد مقدس کر رہے ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

شکر اللہ سعیھم و کثیر اللہ امثالھم۔

سیرت اہل عصمت وولایت؛

حضرت محمد وآل محمد علیہم السلام نے شروع سے ہی اس حساس نکتے کا تحفظ فرمایا ہے۔ہم بتائید ولی عصر علیہ السلام چند ارشادات اہل عصمت زیب قرطاس کررہے ہیں؛

حضرت امیر المئومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل؛

اشعث بن قیس نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے حضرت عقیلۃ القریش زینب سلام اللہ علیہا کی خواستگاری کی۔حضرت شیر خدا نے جلال میں فرمایا" رونے الیان تجھے روئیں تیرے منہ میں پتھر پڑیں، تجھے ابن ابی قحافہ نے اپنی لڑکی کا رشتہ دے کر مغرور کردیا ہے اور وہ فاطمیات سے نہیں ہے۔(ملاحظہ فرمائیں؛عقد الفرید،جلد ششم،ص ۱۳۶،مطبوعہ بیروت)

حضرت نے فرمایا؛انہا لم تکن من الفو اطم ابن ابی قحافہ کی بیٹی فاطمیات سے نہیں اور فاطمیات کا نکاح دیگر قبیلے میں نہیں ہوسکتا۔نیز یہ بھی الفاظ ملتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا؛! بن الحائک او جولاہے کے بیٹے تمہاری یہ جرات کہ فاطمیات کی خواستگاری کرو۔(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید،جلد چہارم ص ۸۳،لغت عرب میں ابن الحائک ذلیل ترین شخص کو کہتے ہیں۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی موجودگی حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا فرمان ذیشان؛

یزید ملعون کے دربار میں ایک شخص نے دختر مظلوم کربلا کی طرف اشارہ کیا اور یزید

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سے کہا یہ مجھے بخش دے۔ شہزادی اپنی پھوپھی حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا سے لپٹ گئی تو حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے فرمایا تو نے جھوٹ بکا ہے اور خدا کی قسم تو قابل ملامت ہے۔ بخدا یہ کام تیرے لئے اور یزید کیلئے نہیں ہو سکتا اور تم میں سے کوئی بھی اس چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ یزید ملعون کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا خدا کی قسم تم جھوٹ کہتی ہو۔ یہ بات میرے لئے روا ہے۔ اگر میں چاہوں تو ایسا کر سکتا ہوں۔ سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے فرمایا؛ ایسا نہیں ہے۔ خدا کی قسم اللہ نے یہ بات تیرے لئے جائز نہیں قرار دی اور نہ تو ایسا کر سکتا ہے مگر یہ کہ ہماری ملت سے نکل جائے اور کوئی اور دین اختیار کرے۔ (ملاحظہ فرمائیں؛ (۱) منتھی الامال، جلد اول، ص ۴۳۲/ ۴۳۳، مطبوعہ ایران، (۲) نفس المھموم ص ۴۴۷، مطبوعہ ایران، (۳) امالی شیخ صدوق مجلس ص ۳۱، (۴) الارشاد ص ۲۳۱، (۵) روضۃ الواعظین ص ۱۶۴)۔

اس واقعہ کو مورخین اہل سنت نے بھی لکھا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں؛ تاریخ کامل، جلد چہارم ص ۳۵، تاریخ طبری، جلد ششم ص ۲۶۵)۔

ملت سے خارج؛

حضرت سیدزینب سلام اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا؛

واللہ ما جعل اللہ ذالك لك الا ان تخرج عن ملتنا

بخدا خدا نے ہرگز تجھے یہ اختیار نہیں دیا مگر یہ تو ہماری ملت و دین سے نکل کر کوئی اور دین و ملت اختیار کرے۔ اس فرمان میں بہت سارے اسرار پوشیدہ ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

جلال حیدر کرار علیہ السلام میں مخدومہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کے الفاظ نے یزید کو ارادے سے باز رکھا جو کام یزید نہ کر سکا وہ کام نام نہاد دین فروش عبا بردوش عمامہ پوش ملاؤں نے کر دیا ہے۔

بہر حال مخدومہ سلام اللہ علیہا عالمہ غیر معلّمہ کا فرمان واجب الاذعان تا قیامت کیلئے ہے کہ جو یہ بدکام کرے گا وہ ملت اور دین محمدی سے خارج ہوگا۔

حضرت فاطمہ بنت الحسین سلام اللہ علیہا کا عمل؛

سرکار سید العلماء والمجتہدین علامہ السید زین العابدین بخاری رضوان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت امام حسین علیہ السلام کی دختر فاطمہ کا نکاح حضرت حسن مثنیٰ سے ہوا تھا۔حضرت حسن مثنیٰ کے بعد عبدالرحمٰن بن ضحاک بن قیس الفہری جو حاکم مدینہ تھا اس نے چاہا کہ فاطمہؑ سے نکاح کرے۔حضرت فاطمہؑ نے اجازت نہ دی اور راضی نہ ہوئیں۔عبدالرحمٰن کو ناگوار معلوم ہوا اور آپ کو اذیت اور زحمت دینے پر مستعد ہوا اور فاطمہؑ کو نہایت تنگ کیا۔(ملاحظہ فرمائیں؛اعانۃ السادات ص ۱۶ مطبوعہ انڈیا ۱۸۹۱ء بحوالہ ناسخ التواریخ)۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے کثیر العلم پوتے کا ارشاد حق بنیاد؛

حضرت عیسیٰ بن علی بن الحسین علیہ السلام،ظالموں سے روپوش ہو گئے تھے۔ایک مرتبہ آپ کا برادر زادہ یحییٰ بن حسین آپ سے ملنے آئے تو غروب آفتاب کا وقت تھا۔حضرت عیسیٰ اپنا اونٹ لے کے آئے۔جناب یحییٰ بن حسین کو علامات اپنے پدر بزرگوار نے بیان فرمائی تھیں ان کے مطابق پہچان لیا کی یہ میرے چچا بزرگوار ہیں۔لہذا آگے بڑھ کر سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا تو جناب عیسیٰ بن زید علیہ السلام بہت خوش ہوئے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اپنے تمام رشتہ داروں کا ایک ایک نام لے کر حال دریافت کیا پھر اپنے متعلق بتایا کہ میں نے اپنا نصب اور حالات لوگوں سے پوشیدہ رکھے ہیں اور یہ اونٹ کرایہ پر لیا ہے اور اس پر روزانہ سقائی کرتا ہوں اور پانی بھر کر لوگوں کے گھروں لے جاتا ہوں اور جو کچھ ملتا ہے اس میں سے اونٹ کا کرایہ ادا کر کے باقی اپنے اخراجات میں صرف کرتا ہوں اور اگر کسی دن کوئی امر مانع پیدا ہو جائے کہ جسکی وجہ سے میں پانی بھرنے نہ جا سکوں تو اس دن میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوتا مجبوراً کوفہ سے نکل کر صحرا میں جاتا ہوں اور بے کار سبزیوں کو یعنی کاہو کے پتے کھیرے کے چھلکے جو لوگ ضائع کر دیتے ہیں اٹھا کر اپنی خوراک بنا لیتا ہوں اور جب سے میں چھپا ہوا ہوں اسی مکان میں رہتا ہوں اور صاحب مکان بھی مجھے نہیں جانتا اور جب زیادہ مدت اس کے ہاں گزاری تو اس نے اپنی بیٹی مجھ سے بیاہ دی۔ خداوند عالم نے اس سے ایک دختر عطا فرمائی تھی جب وہ حد بلوغ کو پہنچی تو اس کی والدہ نے مجھے کہا کہ فلاں سقے کے بیٹے سے لڑکی کی شادی کر دیں جو ہمارا ہمسایہ ہے اور رشتہ مانگتا ہے میری بیوی نے بہت اسرار کیا اور میں اس کے جواب میں خاموش رہا۔ فلم اقدر علی اخبار ها بان ذالك غير جائز ولا هو ب بكف لها مگر میں اسے اپنا نصب نہ بتا سکا کہ یہ نکاح جائز نہیں اور کوئی غیر ہماری بیٹی کا کفو نہیں ہے (یہ سیدزادی ہے اس کا کفو صرف سید ہی ہوگا) میری بیوی نے بہت اسرار کیا مگر میں بوجہ (تقیہ نہ بتا سکا) لہذا اس نے اس سلسلہ میں بہت مبالغہ کیا حتیٰ کہ میری تدبیر کار عاجز آ گئی تو میں نے خدا سے اس معاملہ کی کفایت چاہی پروردگار عالم نے میری دعا قبول فرمائی اور چند دن کے بعد میری بیٹی فوت ہو گئی اور میں نے اس کے غم سے نجات پائی (کہ ناموس سادات کا تحفظ ہو گیا)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

لیکن میرے بیٹے میرے دل میں ایک دکھ ہے کہ میں گمان نہیں کرتا کہ کسی کے دل میں اتنا دکھو درد ہووہ یہ کہ جب تک میری بیٹی زندہ رہی ہے اسے پہچان نہ کرا سکا اور اسے یہ بھی نہ بتا سکا کہ اس نور دیدہ تو اولادِ پیغمبر سے ہے سیدزادی ہے نہ کہ صرف ایک مزدور کی بیٹی اور اپنی عظمت شان پہچانے بغیر ہی مرگئی، الخ۔ (ملاحظہ فرمائیں: مقاتل الطالبین ص ایران، زید الشہید ص ۱۸۹، مطبوعہ ایران، منتہی الامال جلد دوم، ص ۶۲/۶۳ مطبوعہ ایران)۔

مسئلہ حل ہو چکا ہے:

حضرت عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین علیہم السلام۔

فرمایا۔ بان ذلك غير جائز ولا هو بكف لها کہ سیدزادی کا عقد غیر سید سے جائز نہیں اور غیر سید اس کا کفو نہیں ہے۔

حضرت عیسیٰ بن زید علیہ السلام کی عظمت وجلالت:

آپ کے زمانہ کے جلیل القدر محدث اور امام صادق علیہ السلام کے صحابی تھے۔ سرکار سلطان العلماء والمحققین آیت اللہ علیہ السید عبدالرزاق المقرم الموسوی قدس سرہ فرماتے ہیں: كان افضل من بقى من اهله دينا و ورعا ازهدا مع علم كثير و رواية للحديث (زید الشہید ص ۱۸۳)

آپ اپنے خاندان میں باقی رہ جانے والوں میں دین اور زہد وتقویٰ اور علم کثیر کی وجہ سے سب سے افضل ہیں اور علماء رجال نے آپ کی روایات کو قبول کیا ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

آپ حضرت امام صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔علی بن جعفر الاحمر کہتے ہیں کہ آپ کی خبر وفات پر کہا گیا اعظم بها مصيبه رحمة الله فلقد كان عابداً و رعاً مجتهداً في طاعة الله غير خائف لا مة لائم (مقاتل الطالبین ص ۲۷۶ مطبوعہ ایران)۔

یہ کتنی بڑی مصیبت ہے کہ اللہ ان پر رحم فرمائے وہ عابد زاہد اور اطاعت میں بھی سعی کرنے والے اور حق کی خاطر کسی علامت کی پروانہ کرنے والے ہیں۔

شیخ الطائفہ طوسی طاب ثراہ فرماتے ہیں:

عیسیٰ بن زید علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہما السلام حضرت امام صادق علیہ السلام کے اصحاب سے ہیں۔(ملاحظہ فرمائیں: رجال الطوسی ص ۲۵۷ مطبوعہ ایران)۔

آپ کا مزار مبارک کوفہ سے پانچ کلومیٹر شافیہ نامی بستی میں زیارت گاہ خلائق ہے جہاں اکثر کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔(مراقد المعارف جلد ۲، ص ۱۴۴ مطبوعہ نجف)۔

رضائیہ

رضائیہ دختران خود را بشوہر نمید دادند زیرا کسی را کہ ہمسر و ہم کفو ایشان بود نمی یافتند

رضاہ سادات اپنی بیٹیوں کی شادی نہیں کرتے تھے کیونکہ انہیں اپنا ہمسر و کفو نہیں ملتا تھا۔حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکیس بیٹیاں تھیں اور کسی نے شادی نہیں کی اور یہ چیز ان کی عادت ہوگئی اور حضرت امام تقی علیہ السلام کے مدینہ کے دس دیہات اپنی بہنوں اور بیٹیوں کے لیے وقف کیے تھے۔جن کی شادی نہیں ہوئی تھی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اوران کی آمدن میں سے رضائیہ سادات جوقم میں رہتے تھے ان کا حصہ مدینہ سے آتا تھا۔(ملاحظہ فرمائیں؛ منتھی الامال جلد دوئم ص ۲۴۳ مطبوعہ ایران)۔

شروع سے ہی سادات کا یہ عمل رہا ہے کہ وہ غیر کفو میں رشتہ نہیں دیتے تھے۔ اوراس کو ہمارے ائمہ ھدی علیہم السلام نے بصراحت بیان فرمایا ہے۔

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک خارجی آیا اور کہا میں آپ سے رشتہ لینے آیا ہوں معصوم امام نے فرمایا یقیناً تیرا کفو تیری قوم میں ہے۔ اور خداوند عالم نے ہمیں لوگوں کے ہاتھوں کی میل صدقہ سے محفوظ فرمایا ہے۔ خداوند قدوس نے جو فضیلت ہیں عطا فرمائی ہے اس میں ہم تمہیں شریک نہیں کرتے۔ بھلا وہ شخص جسے پروردگار نے ہماری جیسی فضیلت سے محروم رکھا ہو وہ ہم جیسا کیسے ہوسکتا ہے۔ اور وہ ہمارے ساتھ کیسے شریک ہوسکتا ہے۔(ملاحظہ فرمائیں؛ فروع کافی جلد پنجم ۳۴۵ مطبوعہ ایران تہران)۔ امام علیہ السلام نے واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ غیر ہمار کفو نہیں ہوسکتا اور خاندان بنوت سے رشتہ نہیں مان سکتا اب ان روایات مبارکہ کی موجودگی میں سیدانی کے غیر سید سے نکاح کا قائل ہرگز فقہ جعفری کا عامل نہیں۔ اگر ہمیں اسلامی حکومت کے قیام کا موقع ملا تو انشاءاللہ ان شاتمان اولاد رسول اور ناموس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نگاہ اٹھانے والوں پر شرعی حد جاری کریں گے اور اس فعل حرام کے مرتکب افراد کو سنگسار کریں گے۔ انشاءاللہ اس سے ہماری جدہ مقدسہ حضرت فاطمہ زہرا سلام علیہا وعلیٰ ابیھا وبعلھا وبنوھا راضی اور دلشاد ہوں گی۔ انشاءاللہ۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو؛

تمام سیدانیاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں ہیں۔اس طرح اولادرسول کے گھرانے میں باہر سے آکر بیاہی جانے والی بیبیاں رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی بہو شمار ہوتی ہیں جس طرح دختران رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کا عقد غیر سے نہیں ہوسکتا اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو پھر کسی اور کی بہو نہیں ہوسکتی۔

حضرت مخدومہ عالیہ ام رباب سلام اللہ علیہا کا ارشادحق بنیاد؛

حضرت ام رباب سلام اللہ علیہا قید سے رہائی کے بعد جب مدینہ تشریف لائیں تو اشراف قریش نے آپ کو شادی کا پیغام بھیجا،مگر مخدومہ عالیہ نے جواب میں فرمایا ما کنت لا تخذ حموا بعد رسول الله صلی الله علیه و سلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہو ہونے کے بعد اب میں کسی غیر کی بہو نہیں بن سکتی۔(ملاحظہ فرمائیں؛نفس المھموم ص ۵۲۹، مطبوعہ قم مقدسہ ایران،منتھی الامال جلد اول ص ۲۶۳،مطبوعہ تہران،ایران، السیدہ سکینہ ص ۱۳۶،مطبوعہ قم مقدسہ آیت اللہ مقرم طیب اللہ روحہ،السیدہ رقیہ ص ۳۱،مطبوعہ بیروت، حجتہ الاسلام علامہ عامر حلوہ دام ظلہ،الکامل فی التاریخ جلد چہارم ص ۸۸،مطبوعہ بیروت)۔

امام اہل سنت عبدالواہاب شہرانی کا فتویٰ؛

و من جمله الا داب مع الشرفاء ان لا یجلس احد نا علی فرش او مرتبه

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

او صفته والشريف بضد ذالك و ان لا نتزوج لهم مطلقه او زوجه۔(اشرف المؤبد ص ۸۹،مطبوعہ مصر)۔سادات کرام کے آداب میں سے یہ کہ ہم ان سے عمدہ بستر اعلیٰ مرتبے اور بہتر طریقے پر نہ بیٹھیں۔ان کی مطلقہ یا بیوی سے نکاح نہ کریں۔حضرت ام رباب سلام اللہ علیہا کا عمل شریف تمام ان خواتین کیلئے مشعل راہ ہے جو دیگر گھرانوں سے سادات میں نکاح ہو کر آئی ہیں۔سادات عظام تمام معاشرتی امور میں لوگوں سے ممتاز ہیں۔چند احادیث اس کے متعلق زیب قرطاس کر رہے ہیں۔

احترام سادات میں کھڑا نہ ہونے والا منافق ہے؛

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛جو شخص میری ذریت کو دیکھ کر اس کے احترام میں کھڑا نہ ہو گا وہ میرے حق میں ظالم ہو گا اور میرے حق میں وہ جفا و ظلم کرے گا جو منافق ہو گا۔(ملاحظہ فرمائیں؛انوار زہرا ص ۱۷۱ مطبوعہ ایران)۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛جو شخص میری اولاد کو دیکھے اور اس کے احترام میں کھڑا نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مرض میں مبتلا کرے گا جو لا علاج ہو گا۔(انوار زہرا ص ۱۷۱ مطبوعہ ایران)۔

سادات کے آگے نہ چلو؛

۱۔ بزرگ علماء رضوان اللہ علیہم اجمعین معتقد تھے کہ اگر شاگرد سید ہو اور استاد غیر سید تو بھی استاد پر لازم ہے کہ وہ سید شاگرد سے آگے نہ چلے۔صاحب کنوز الخمسہ فرماتے ہیں اس وقت کرہ ارض پر جتنے فضائل و کمالات ہیں وہ سب محمد و آل محمد علیہم السلام کے طفیل ہیں۔(انوار زہرا ۱۷۳ مطبوعہ ایران)۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۲۔ کسی غیر سید کو یہ حق نہیں کہ ہو راہ چلتے ہوئے یا مکان میں داخل ہوتے وقت یا باہر آتے ہوئے کسی سید کے آگے بڑھے۔ مقدس اوربیلی نے شرح ارشاد میں حدیث لکھی ہے کہ سادات کو آگے بڑھاؤ خود ان کے آگے نہ بڑھو۔ (انوار زہرا ص ۲۷۱ مطبوعہ ایران)؟

سادات کی طرف دیکھنا عبادت ہے:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: انظرالیٰ ذریتنا عبادۃ ہماری ذریت کی زیارت کرنا عبادت ہے۔ کسی نے عرض کیا فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے مراد صرف آئمہ ہیں یا غیر معصوم اولاد رسول کی زیارت بھی عبادت ہے۔ آپ نے فرمایا تمام اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت عبادت ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: انوار زہرا ص ۱۷۹ مطبوعہ ایران)۔

وہ لوگ خوش قسمت اور کامل الایمان ہیں جو احترام سادات کرتے ہیں اور بدبخت ہیں وہ جو اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں جس طرح عظمت سادات و مقامات سادات کا احترام واجب ہے اسی طرح اس مقام شامخ کی اس دور میں تبلیغ و ترویج نہ صرف واجب بلکہ اوجب ہے۔ اس جہاد مقدس میں بزرگ سادات شروع سے کام کرتے آئے ہیں مشتے از خروارے چند نام ہمارے سامنے ہیں ہمر کار قدوۃ السالکین سید العلماء والمجتہدین حضرت السید زین العابدین بخاری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے اعانت السادات ۱۸۹۷ء میں تحریر فرمائی۔ پھر ہمارے بزرگ عالم دین سرکار سید العلماء البارعین حضرت السید محمد عبداللہ شاہ موسوی مشہدی طیب اللہ تربتہ الزکیہ نے حرمت بنادرسول علی غیراولادرسول تحریر فرمائی جو عظیم تحریر ہے۔ تاج العلماء المجتہدین حضرت علامہ آقائی السید محمد ذکی الموسوی الرشتی اعلیٰ اللہ مقامہ نے بہت تحقیقی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اور عمدہ کتاب عظمت خاندان رسول تحریر فرمائی تھی جس پر آفتاب پاکستان سید الحفاظ علامہ السید ذوالفقار علی شاہ اعلیٰ اللہ مقامہ نے تقریظ فرمائی تھی۔ پھر عصر حاضر میں ہمارے محترم جناب سید فضل عباس ہمدانی دام عزہ الشریف نے عظمت سادات نامی کتاب تالیف فرمائی جس میں عظیم المرتبت جلیل القدر علماء اعلام و مجتہدین عظام کی تحریرات موجود ہیں۔ اسی سلسلہ میں جناب حکیم سید صفدر علی شاہ بخاری صاحب (گجرات) نے ناموس سادات لکھی جو بہت اچھی کوشش ہے۔ اور اب اسی جہاد مقدس میں ہمارے عزیز مجاہد ناموس عترت جناب مخدوم الخادیم دیوان سید مظفر المعروف دیوان ناصر عباس بخاری المویدمن الملک الباری مقامات سادات کے تحفظ کیلئے۔ زیر نظر کتاب پیش کر رہے ہیں۔ جو ان کی خاندانی نجابت اور غیرت سادات کی آئینہ دار ہے۔ جناب دیوان صاحب اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ ماشاء اللہ ذہین، نوجوان سوچ اور بالغ النظر انسان ہیں۔ ان کی یہ تحریر ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کی اہم کڑی ثابت ہوگی اور یقیناً صاحبان ایمان اس سے خاطر خواہ فیض یاب ہوں گے۔ خداوند کریم ایسے اشراف کو جو ناموس اہل بیت علیہم السلام کیلئے کوشش فرما رہے ہیں انہیں آفات ارضی و سماوی سے محفوظ فرمائے اور ان کی توفیقات میں برکت عطا فرمائے۔ آمین بحق محمد وآلہ الطاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

السید محمد ابوالحسن الموسوی

رئیس، دار التبلیغ الجعفریہ، اسلام آباد

۹ شوال ۱۴۱۵ھ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

پیش گفتار

حمد ہے اس ارحم الراحمین ذات واجب الوجود کی کہ جس کے ید قدرت میں جان عالمین ہے اور میرے لاکھوں درود اور سلام ہوں اس ذات رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو اخلاق الٰہی کے پیکر جامع صفات ہیں اور میرے لاکھوں سجود قلبی ان کی آل اطہار علیہم السلام پر کہ ان کے مسند نشین وحی و الہام ہیں۔ خصوصاً اپنے دوراں حضرت امام عصر والزمان نو مجسم قطب عالم امکان حضرت قائم آل محمد ﷺ کو کہ جو حبیب ذوالجلال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ستار قدسی کے وارث واحد ہیں جن کی توفیقات و فیوض و برکات نے مجھے انہی کے خاندان کے عظمت و شان کا تحفظ موفق فرمایا ہے۔ ایک عرصے سے میں دیکھ رہا تھا۔ کہ سادات عظام خود فراموشیوں کے سمندر میں دھیرے دھیرے غرق ہوتے جا رہے ہیں اور مجھے امید تھی کہ کوئی نہ کوئی اس نسل طیب کو بیدار ضرور کرے گا مگر صاحبان منبر و قلم نے اس نسل طیب کو بیڑے کو ڈوبتا دیکھ کر صرف تماشائی بن کر نظارہ کیا۔ یہ کسی کا غیر خاندان نہیں تھا میرا اپنا خاندان تھا۔ میری اپنی کشتی تھی جسے ڈوبتا ہوا میں دیکھ رہا تھا مگر چند آنسو بہانے کے سوا کر بھی کیا سکتا تھا۔ گویا میرے گھر کو شامی و کوفی پھر لوٹ رہے تھے۔ سیادت کے جسم

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

مقدس کو شیطانی وا موی بھیڑیے نوچ رہے تھے۔دشمن سادات کے ذہن آگ اگل رہے تھے۔خیام سیادت سلگ رہے تھے اور جملہ مسلمان چپ سادھے سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔جس بات کرو اکثر پرانا ذہن دقیانوسی یا(Backward)وغیرہ جیسے جملے استعمال کر کے اپنے مردہ ضمیر کا ثبوت دیتے۔کچھ لوگ جب مکمل دلیل دینے پر جواب نہ دے پاتے تو سادات کے کردار پر حملہ آوار ہو جاتے یعنی اپنی لاچاری و بےبسی کو چھپانے کیلئے فرار حاصل کرتے۔

مگر مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اس اللہ کو مانتا ہوں جو قدیم ہے،ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا اور اس رسول پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کا امتی ہوں جو کہ خلقت حضرت آدم علیہ السلام سے بھی کئی ہزار برس پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح میں مصروف تھے اور اس امام حق کا پیروکار ہوں جو کہ خود بہ فرمان رسول پاک صلی علیہ وآلہ وسلم "انہیں کا نور واحد ہیں" یعنی جب سے حضور ہیں تب سے میرے مولا حضر علیہ السلام اور ان کے ہم مرتبہ گیارہ بیٹے پاک مولیٰ علی علیہ السلام سے لے کر سرکار قائم آل محمد علیہ السلام تک میرے بارہ امام ہیں۔

بافرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم؛

اولنا محمد،وآخرنا محمد،واوسطنا محمد،	ہمارا اول بھی محمد ہے،آخر بھی محمد
وکلنا محمد	ہے،درمیاں بھی محمد ہے۔ بلکہ ہمسارے محمد ہیں۔

اب مجھے اپنے قدیم دین اسلام جو کہ ظاہراً چودہ سو سال پرانا ہے پر کیوں نہ ناز ہو کیونکہ میرے رہبر و میرے مولا و میرا قرآن صرف ایک وقت یا ایک زمانے کیلئے نہیں ہیں۔ ان کا وجود اور ان کا فرمان قیامت تک کیلئے فائدہ مند ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

چند احباب منبر و قلم سے گزارش کی کہ آج پھر سیادت کے گھروں آواز ھل من ناصرا ینصرنا آ رہی ہے۔کیا کوئی جو سادانیوں کی عصمت کو اس دور کے یزیدیوں سے بچائے،مگر ہوس زر و مال کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی لاشیں انتہائی بے حسی سے کام لیتے ہوئے خاموش رہے۔

مجبوراً مجھے خود قلم و کاغذ کا سہارا لینا پڑا اور انتہائی کمزور حالت میں اعلان جہاد کرنا پڑا۔میں جانتا ہوں کہ اس نقار خانے میں طوطی کی آواز نہیں سنی جائے گی،دشمنان سیادت کی ٹڈی دل فوج کے مقابلے میں مجھ جیسے چند نہتے اور کمزور ونا تواں افراد نہیں لڑ سکتے۔مگر جذبہ دل نے مجبور کیا اور آخر یہی سوچا کہ میری اس آواز احتجاج سے اگر چند سیدانیوں ہی کی عزت بچ گئی تو میرے لئے یہ بھی کافی ہے۔اگر یہ بھی نہ ہو سکا تو کم از کم اتمام حجت تو ہو جائے گا اور کل میں حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک ایک مسلمان کا گریبان پکڑ کر عرض تو کر سکوں گا کہ میں نے انہیں آپ کی بیٹیوں کی عزت کی حفاظت کیلئے کہا تھا مگر ان میں سے کسی نے نہیں سنی تھی۔یہ آج کسی رحم و شفاعت کے حقدار نہیں ہیں۔

اسی خیال سے میں نے یہ کتاب لکھی ہے شاید کسی مسلمان کے اندر (خصوصاً علماء دین میں)ضمیر کی کوئی چنگاری اگر موجود ہے تو وہ ضرور اس جہاد میں میرا ساتھ دے گا۔اور عصمت سادات کے تحفظ میں سرگرم عمل ہوگا۔اور یقیناً میری اس جسارت سے بڑھ کر مکمل، جامع اور مضبوط طریقہ سے اس سلسلہ کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

چند احباب اس سلسلہ میں فتویٰ مجتہد مانگتے ہیں تو کم از کم مجھے ضرور حیرت ہوتی ہے کیونکہ میں ایک ملنگ مزاج انسان صرف اتنا جانتا ہوں کہ میرا دین اور ایمان صرف اور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

صرف پاک محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی چہاردہ معصومین علیہ السلام ہیں۔یعنی میرے لئے ان کا فرمان ہی اصل اسلام، ان کا حکم اصل شریعت اور ان کا عمل ہی اصل سنت ہے۔

جب اور جہاں جس مسئلہ پر ان پاک اطہار علیہ السلام کا قول اور عمل مل جائے تو پھر کسی مفتی یا مجتہد اعظم کی ایک مومن کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی۔دیگر یہ بھی میرا ایمان ہے کہ خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا صادق نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور وقت کا امام علیہ السلام جب اور جس کو شرف سیادت دیں تو یقیناً وہ سید وسردار ہے اور جب اور جس وقت سیادت سے خارج کر دیں تو وہ یقیناً خارج ہے۔اس کی مثال خود چہاردہ معصومین علیہ السلام ہیں جن کو اللہ نے سیادت وسرداری دنیا وآخرت میں بخشی اور دوسری طرف حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جس کو نسل نوح سے خارج ہونے کا اور حضرت سلیمان فارسی کو "اہل بیت منی" کا سرٹیفکیٹ ملا۔اللہ، محمد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واولی الامر کا ارادہ ہی اصل قانون ہے۔جس کو یقیناً کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔

یہی ہیں مجتبیٰ ومرتضیٰ ومصطفیٰ سارے

خدا نے چن لیا ان کو گواہ قرآن کے پارے

طہارت ان کے گھر کی ہے سیادت ان کے گھر کی ہے

مغربی دنیا کے اثرات جب سے اسلام میں پھیلے ہیں بہت سے غلط نظریات نے یہاں جنم لیا ہے جن کو وجہ سے عصمت وعظمت سادات کی اہمیت ختم ہوگئی ہے مثلاً

مساوات کا نظریہ جسے اسلام نے قوانین حدود تعزیرات کیلئے بنایا تھا اور اعلان کیا تھا کہ خاندانیت پہ بے جا فخر جائز نہیں کہ کوئی انسان خود کو قانون الٰہی سے بالا نہ سمجھے اور اعمال

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کی افادیت کو راسخ کرنے کیلئے فرمایا تھا کہ کسی گورے کو کالے پر فضیلت نہیں ہے جو جیسا عمل کرے گا ویسا پھل پائے گا۔ آج بھی قوانین فطرت گورے اور کالے میں تمیز کئے بغیر اعمال کے نتائج فراہم کرتے ہیں۔

لہٰذا یہ فقرہ کہ " گورے کو کالے پر یا عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں " عمل کی افادیت اور قانون کی بالادستی کیلئے فرمایا گیا تھا کیونکہ عرب کے بعض قبائل اپنے نسب کی بنیاد پر خود کو قانون سا بالاتر سمجھتے تھے۔ مگر ستم ظریفی یہ ہوئی کہ اس فقرے کو خود خاندان سادات کے خلاف استعمال کیا گیا جس کا مجھے بہت دکھ ہو حالانکہ صدقات و خمس کی تخصیص نسل سادات کی فضیلت کا بین ثبوت ہے۔

دوسرا نظریہ جو مغرب سے اسلام میں آیا وہ پردے کے خلاف تھا۔ ان کا خیال تھا برہنگی معصومیت کی علامت ہے۔ دلیل یہ دی کی بچہ جب معصوم رہتا ہے وہ لباس کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ لباس کے نہ ہونے میں فتور نہیں۔ اصل فتور دماغ میں ہوتا ہے۔ دماغ پاک ہو تو بے پردگی عیب نہیں ہے بلکہ برہنگی بھی معصومیت کی علامت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ " جنسی تشنگی '(Sexual Appetite) بھی بھوک کی طرح ہے۔ جس طرح غذا میں بھوک نہیں ہوتی پیٹ میں ہوتی ہے اسی طرح جنسی خواہش مقابل میں نہیں خود میں ہوتی ہے۔ مگر مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

ایک انسان نے ابھی دو گھنٹے ہوئے کھانا کھایا ہے۔ اچانک وہ کبابوں کی دکان سے گزرتا ہے تو کبابوں کی خوشبو اس کی بھوک کو ضرور بیدار کرے گی۔ بچہ جتنا سیر ہو کر کھا چکا ہوں جب بھی مٹھائیوں کی دکان سے گزرے گا رنگ برنگی مٹھائیاں دیکھ کر منہ میں پانی ضرور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

آئے گا حالانکہ یہ خواہش مٹھائیوں میں نہیں ہے اس بچے میں بیدار ہوتی ہے مگر اس خواہش کے پیدا کرنے کا کارنامہ مٹھائیوں نے سرانجام دیا ہے

اسی طرح جب کوئی عورت بے حجاب بغیر پردہ باہر آتی ہے تو اس کی مثال سویٹس کی دکان کی مٹھائیوں کی ہوتی ہے جو بھوکا ہوگا وہ پہلے تو حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر حاصل نہ بھی کرے گا تو للچائی ہوئی ہوس و آمیز نگاہیں ضرور ڈالے گا۔ اس طرح بے پردگی انارکی اور بغاوت کو جنم دیتی ہے۔ اس لئے یورپ میں بے غیرتی طوفان کے باعث ریپ کیس بہت زیادہ ہے۔ جہاں پردے کی پابندی وہاں یہ کیس تقریباً بالکل نہیں ہوتے۔ ثابت ہوا بے پردگی شرم و حیا اور غیرت و عصمت کا خاتمہ کرکے معاشرے کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہ معصومیت کی سمبل نہیں بدکرداری کی محرک ہے۔ اس لئے اسلام نے حجاب اور پردے کا حکم دیا ہے۔

پردہ اور اس کی اہمیت

قرآن مجید میں سورۃ نور و سورۃ احزاب میں پردے سے متعلق کئی آیات وارد ہوئی ہیں۔ مگر میں صرف ایک آیت مبارکہ کا ترجمہ پیش کروں گا۔

(۱) یا ایھا النبی قل لا زواجك و بنتك و نساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذالك ادنیٰ ان یعرفن فلایؤ ذین و کان اللہ غفور الرحیما (۵۹)

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی بیبیوں اور اپنی لڑکیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلتے وقت) اپنے (چہروں اور گردنوں) پر اپنی چادروں کا گھونگھٹ لٹکا لیا کروں یہ ان کی (شرافت کی) پہچان کے واسطے بہت مناسب

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہے۔تو انہیں کوئی چھیڑے گا نہیں اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ احزاب آیت: ۵۹)

(ب) دو جہانوں کی سردار خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا سے ایک حدیث منقول ہے۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں سے پوچھا؛

عورت کیلئے سب سے بہتر کیا چیز ہے؟ کوئی جواب نہ دے سکا۔

امام حسن علیہ السلام اس مجمع میں حاضر تھے۔آپ نے گھر آکر اس تذکرہ اپنی گرامی سے کیا۔حضرت بی بی فاطمہ الزاہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا "عورت کیلئے سب سے بہتر چیز یہ ہے کہ وہ کسی اجنبی مرد کو نہ دیکھے اور اجنبی مرد اسے نہ دیکھے"

وسائل جلد ۳ صفحہ ۹، نقل از کشف الغمہ

ای زن بتو از فاطمہ اینگونہ خطا بست

از زندترین زینت زن حفظ حجا بست

(ج) اور وقت شہادت مظلوم کربلا شہنشاہ معظم حضرت امام حسین علیہ السلام جب آخری سجدہ میں تھے اور شمر لعین اپنی ابدی جہنم کے داخلے پر دستخط کرنے آیا تو مولا حسین علیہ السلام کو کچھ دھیمی آواز میں کہتے ہوئے سنا۔اس نے کان لگائے تو مولا فرمارہے تھے۔"واحجابا، واحجابا" **اس سے بڑھ کر پردے کے سلسلہ میں اور کیا دلیل یا فرمان معصوم ہوسکتا ہے جو وقت آخر امام حق نے اپنی مستورات مطہرہ کے پردے کے سلسلہ میں اور**

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کیا دلیل یا فرمان معصوم ہو سکتا ہے جو وقت آخر امام حق نے اپنی مستورات مطہرہ کے پردے کے سلسلے میں فکر مندی میں فرمایا۔

مگر ہماری ماحول میں تو مغرب کی تقلید واجب سمجھی جاتی ہے چاہے نتائج کتنے ہی برے کیوں نہ ہوں۔ ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ پردے کو ختم کر کے خود یورپ نے کیا پایا ہے؟ ہم اپنے آلٹرا ماڈرن ماحول کو غور سے دیکھیں کہ انہوں نے پردے کی دولت لٹا کر کیا پایا ہے؟

میں کیا آپ بھی کبھی فرصت میں غور کریں گے تو یہی بات معلوم ہوگی کہ مسلمان اور خصوصاً سادات گھرانے جب سے راغب بے پردگی ہوئے تو دین سے دور ہوتے چلے گئے۔

کیوں اپنی سیادت کی ادا بیچ رہے ہو
سادات ہو کیوں ماں کر ردا بیچ رہے ہو

یہ مشاہدے کی بات ہے۔ دلیل کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ دراصل یہ اقدار ان لوگوں نے وضع کی ہیں جن کا کوئی ماضی نہیں ہے اور جو مستقبل سے بے نیاز ہیں۔ صرف حال میں جینا مرنا چاہتے ہیں۔ مگر خاندان سادات کا ایک پر وقار ماضی ہے۔ اس ماضی کی روایات مقدس ترین روایات ہیں جن میں ایک تابناک مستقبل کی نوید ہے۔ "زندگی بعد از موت" (Life After Death) کی ضمانت ہے۔ ہمیں تو اتنا کوتاہ نظر نہیں ہونا چاہیے کہ ہم بھی صرف حال کے چند کاغذی پھولوں پر مر مٹیں۔ جن لوگوں کی جڑیں ماضی میں نہیں ہیں نہ ہی جن کے پاس روحانیت کا سرمایہ ہے نہ اقدار اعلیٰ کا خزانہ ہے وہ تو چاہتے ہیں کہ اقدار اعلیٰ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کا وجود ہی باقی نہ رہے۔ یہ تو عقل کے خلاف ایک فلسفہ جھاڑا جا رہا ہے کہ برہنہ لوگ تقاضا کریں کہ سب لوگوں کے لباس اتار دیئے جائیں حالانکہ انہیں تو یہ مطالبہ کرنا چاہیے تھا کہ ہمیں بھی لباس دیا جائے یعنی وہ اعلیٰ اقدار کو مٹانے کے بجائے اپناتے مگر یہاں تو گنگا ہی الٹی بہہ رہی ہے۔

ایسی ہی دیگر باتوں نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ میں بھی کچھ کروں نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر سمجھتے ہوئے میں اس کتاب کی تالیف میں مصروف ہو گیا۔ چند احباب نے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور تعاون بھی کیا لہذا ان دوستوں بھائیوں کا میں ممنون ہوں۔ ان کے نام گنوانا بھی ایک طرح کا شکریہ ادا کرنا سمجھتا ہوں۔ ان مہربانوں کے نام یہ ہیں؛

محترم جناب سید جعفر الزمان صاحب بخاری قبلہ جن کی ذاتی توجہ و کاوش کے باعث کتاب ہذا کیلئے انتہائی جامع مواد فراہم ہوا۔ ان کے علاوہ جناب حجتہ السلام علامہ محمد حسنین السابقی النجفی مدظلہ کا بھی خصوصی طور پر شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنی بے حد مصروفیات میں سے وقت نکال کر میری رہنمائی فرمائی۔ اور حجتہ السلام علامہ آقا السید محمد ابو الحسن الموسوی المشہدی مدظلہ کا بھی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے نہ صرف وقت نکال کر رہبری فرمائی بلکہ کتاب ھذا کیلئے ایک جامع مقدمہ بھی تحریر فرمایا، جس سے نہ صرف اس بندہ ناچیز کی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے بلکہ ان کی یہ تحریر بذات خود سید زادی کے عقد کے ضمن میں ایک مکمل اور جامع دلیل کی حیثیت رکھتی ہے اور ایک عالم دین کی تحریر کا وزن قارئین انشاءاللہ ضرور محسوس فرمائیں گے۔

بعض کتب اہل تشیع اور اہل سنت سے میں نے اس کتاب کے ضمن میں استفادہ کیا ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

میں ان صاحبان کتب کا بھی ممنون احسان ہوں خاص طور پر سید فضل عباس ہمدانی و دربار عالیہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس موضوع پر چند کتب تحریر کروائے برادر بزرگ جناب پروفیسر شمیم اعجاز صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ تعاون فرمایا اور مولوی سید نصیر حسین قبلہ خطیب لیہ کا بھی شکر گزار ہوں۔

احقر

دیوان سید ناصر عباس بخاری

تلخ حقیقت

حمد ہے رب العالمین کیلئے اور صلوات والسلام ہیں محمد و آل محمد علیہم السلام اجمعین کیلئے۔

چودہ صدیوں سے ایک منظم سازش سے ایک تحریک چل رہی ہے جس میں پہلے تو صرف غیر سادات شامل تھے اور پھر اس تحریک کے مقاصد اور ابتدا اور انجام بد سے ناآشنا سادات کرام نے بھی اس کی ہمنوائی شروع کر دی ہے۔

یہ سیاہ اور سفید پگڑی کا جھگڑا تھا۔ صدیوں تک سادات عظام نے اس کا تحفظ کیا ہے۔ صرف غیر حملہ کرتے تھے کہ سفید پگڑی اور سیاہ دستار میں کوئی فرق نہیں مگر سادات اپنے اجداد کی سیاہ دستار ہر طرح سے حفاظت کرتے تھے مگر اس جھگڑے میں اب سادات نے بھی سفید پگڑی کے حق میں ووٹ دینا شروع کر دیئے ہیں۔ حالانکہ انہیں یہ تک معلوم نہیں کہ اس کی ابتدا کہاں سے شروع ہوئی ہے اور اس تحریک کے مقاصد کیا ہیں اور اس کا

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

انجام کتنا برا ہے۔

ان سب باتوں سے نظریں چرا کر اندھی تقلید کی جا رہی ہے۔ ہم اگر ماضی کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں یہ سازش بہت پہلے سے نظر آتی ہے اور اس میں شدت اس وقت پیدا ہوئی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا۔

اعلان نبوت کے بعد دشمن قبائل نے کلمہ طیبہ میں خود کو کیموفلاج کر لیا اور خاندان تطہیر کی امتیازی حیثیت کے خلاف خفیہ جنگ شروع کر دی اور تصور پیش کیا کہ اسلام جملہ امتیازات کو مٹانے آیا ہے اور ہر قسمی فضیلتوں کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی۔

نفسیاتی طور پر پست انسان اعلیٰ کی تذلیل سے مسرور ہوتا ہے اس لئے اس جذبے کو ہوا دے کر گھٹیا لوگوں کو اپنا حواری بنا کر اس پروپیگنڈہ کو شروع کیا گیا۔

حالانکہ کلام الٰہی سے ثابت ہے کہ اللہ نے اولاد انبیاء علیہم السلام کو امتیاز بخشا۔ جیسے بنی اسرائیل کی قرآنی فضیلت مسلم ہے۔ اللہ نے آل ابراہیم و آل عمران کو امتیازی حیثیت کو بیان کیا ہے۔ بنی اسرائیل کے ضمن میں دو آیات پیش کرتا چلوں۔ سورۃ جاثیہ میں ارشاد ہے:

فضلنا علی العالمین — ہم نے انہیں عالمین پر فضیلت بخشی۔

دوسرے مقام پر فرمایا؛

انی فضلتکم علی العالمین — ہم نے تمہیں عالمین پر فضیلت دی ہے۔

اسی طرح آل ابراہیم کا تذکرہ ہے اور خاص طور پر آل یاسین کا تذکرہ بھی ہے کہ اللہ نے فرمایا کہ میرا آل یاسین پر سلام ہو۔ اور آل یاسین خاندان تطہیر اور ان کی نسل سے سادات ہیں۔ (اس کی تفصیل اور اس پر سیر حاصل بحث سید حسن الطحی نے اپنی کتاب انوار

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

زہرہ صلوات اللہ علیہ میں کی ہے۔خواہشمند اس کتاب سے دیکھ سکتے ہیں)

لیکن ان قرآنی حقائق کے خلاف یہ نظریہ عام کیا گیا کہ خاندان تطہیر اور سادات عظام میں اور ایک ہزار پشتی کافر میں جو کلمہ پڑھ لے کوئی فرق نہیں۔

یہی تحریک دور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کبھی چھپ کر اور کبھی ظاہراً چلتی رہی اور خاندان تطہیرہ کے بارے میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآل وسلم کو وصیت فرماتے یا ان کے فضائل بیان کرتے تو حاضرین میں سے کچھ لوگ فوراً سوال کرتے کہ یہ حضور اپنی طرف سے فرما رہے ہیں یا اللہ کا فرمان ہے ان سوالات کے در پردہ یہ بات ہوتی تھی کہ عوام الناس کو یہ باور کروایا جائے کہ یہ بھی ہماری طرح ہیں۔ان کی بعض باتیں وحی الٰہی کے حوالے سے ہوتی ہیں اور بعض یہ بطور بشر ذاتی باتیں فرماتے ہیں مقصد یہ تھا کہ ہم ہر اس حدیث کو جو آل محمد علیہم السلام کی شان میں ہوگی صرف یہ کہہ کر رد کر سکیں گے کہ یہ تو انہوں نے بحیثیت بشر کے ذاتی جذبات کی بھٹی میں تپا کر بات کر رہے۔اس میں جذبہ نبوی کا کوئی عمل دخل نہیں اور ہم نبی کی ذاتی بات کو ماننے کے پابند نہیں ہیں۔

اس پرچار کا نتیجہ یہ نکلا کہ سقیفہ بنی ساعدہ میں وہ شخص خلافت کیلئے منتخب ہوا جس نے چالیس سال تک کلمہ بھی نہیں پڑھا تھا اور جو انا وعلی من نور واحد کا مصداق تھا۔جو نور نبی صلی اللہ علیہ وآل وسلم کا ایک حصہ تھا وہ اپنی مسند ومنبر سے محروم کر دیا گیا۔اور اس خاندان سادات کی امتیازی حیثیت ختم کرنے کا یہ نتیجہ نکلا کہ صدیوں تک خلافت کی بندر بانٹ ہوتی رہی۔

بنی تمیم، بنو عدی، بنی امیہ، بنی عباس وغیرہ نے خلافت کا اس طرح مذاق اڑایا کہ ایک مسلمان کفار کے سامنے آنکھ اونچی کر کے بات نہیں کر سکتا۔جب اسلام کی طرف سے یہ غلط

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

تصور پیش کیا جاتا ہے کہ اسلام کسی امتیازی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا وہاں ایک آیت پڑھی جاتی ہے۔

ان اکر مکم عنداللہ اتقاکم،ان اللہ علیم خبیر کہ اللہ کے نزدیک تم سے وہی قابل عزت واکرام ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔

جب سادات دشمنی کا مظاہرہ کرنا ہو تو تقویٰ کو باعث اکرام کہا جاتا ہے مگر جب اقتدار چھیننا ہو عہدہ الٰہی غصب کرنا ہو تو تقویٰ کو معیار نہیں بنایا جاتا ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ "خلفاء ثلاثہ سے امیر المومنین علیہ السلام کم متقی تھے، معاویہ بن ابی سفیان سے امیر المومنین کم متقی تھے"؟

یزید ابن معاویہ اور ان کی نسل شر سے اولاد امیر المومنین کم متقی تھے؟ پوری بنی امیہ بنی عباس بنی عدی وتمیم کو بنی ہاشم کے تقویٰ سے مثال دینا ہی ظلم ہے۔ مگر وہاں یہ معیار اور پیمانہ کیوں استعمال نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ دشمن ہمیشہ حق بات کو غلط مقصد کیلئے استعمال کرتا رہا ہے۔ حالانکہ اس آیت میں تقویٰ کا اثبات ہوا ہے نہ کہ سادات کی امتیازی حیثیت کی نفی ہو گئی ہے۔ یہ اس پروگرام کا ایک حصہ تھا جو سادات عظام کے فضائل کو ختم کرنے کی ایک کوشش میں بنایا گیا۔ مخالفین بنی ہاشم نے ہمیشہ سے یہ تحریک جاری کر رکھی ہے اور خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآل وسلم کو "کرش" کرنے کیلئے بہت سی کوششیں کی ہیں اور بہت سے حربے آزمائے ہیں۔

ان کا پہلا حربہ یہی تھا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآل وسلم کو اپنے جیسا ثابت کیا جائے۔ ان کے فرامین کی اہمیت ختم کر جائے۔ بنی امیہ کے نمک خواروں نے ہمیشہ سے ان روایات

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے کہ جن میں ابوسفیان دشمن رسول کا ایمان ثابت ہو اور جناب ابو طالب علیہ السلام محافظ رسول کا نعوذ باللہ کفر ثابت ہو اور اسی پر چار کا نتیجہ یہ ہے کہ آج بھی نجدی حکومت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد اور ان کے اجداد طاہرین کے قبور کی زیارت سے روک رہی ہے کہ یہ قبریں نعوذ باللہ غیر مسلم لوگوں کی ہیں۔ جن پر خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخر کرتے ہیں ان کی عظمت اور فضیلت علی العالمین کو مٹایا یہی تو اموی مشن تھا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سادات کی نسل کشی

سادات دشمنی کا جو ہزاروں سالہ منصوبہ تھا اس کا دوسرا حصہ تھا سادات کو صفحہ ہستی سے مٹانا۔ اگر کوئی صاحب دل تاریخ اسلام کو فشار دے تو اس میں سادات کا خون نچڑتا دیکھے۔ تاریخ عالم گواہ ہے کہ سادات کو بے دریغ قتل کیا گیا ہے۔ پھر یہ سلسلہ ایک دو سال کا نہیں صدیوں کا یہ سلسلہ ہے۔ بنی امیہ اور بنی عباس کے ادوار کو دیکھیں کوئی سال ایسا نہ ہوگا جس میں سادات کا قتل عام نہ ہوا ہو۔ چھوٹے بچوں سے لے کر ضعیف سادات قتل کیا جاتا رہا ہے۔ ان کی لاشوں کو لوٹا گیا ہے۔

ان کی مدد کرنے والوں کو قتل کیا گیا ہے۔ ان کی عزت کرنے والوں اور مدد کرنے والوں کو پناہ دینے والوں کو بھی صفحہ ہستی سے مٹایا گیا ہے۔ خوف جان سے سادات کو غیر سید بن کر رہنا پڑا ہے۔ جنگلوں اور پہاڑوں، ویرانوں میں پناہ لینی پڑی ہے۔ ملک چھوڑ کر دربدری کی صعوبت اٹھانی پڑی ہے۔ سادات دنیا کے جس گوشے میں بھی گئے ہیں دشمن نے تعاقب کیا ہے لیکن یہ معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اتنی تعداد میں قتل ہونے کے باوجود آج بھی دنیا کا کوئی کونا سادات کے وجود سے خالی نہیں۔ جب واقعہ کربلا ہو رہا تھا اور دشمن نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ختم کرنے میں مصروف تھا چھ ماہ کے بچوں سے لے کر ضعیفوں تک سب کو بے دریغ شہید کر رہا تھا تاکہ آئندہ چند دن کے نوزائیدہ بچوں کو قتل

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کر رہا تھا تو اس وقت بنی امیہ کے بارہ ہزار سنہری جھولوں میں ان کے بچے جھول رہے تھے اور یہاں صرف ایک جناب سید الساجدین بچ سکے۔ باقی سب شہید ہو گئے۔ مگر آج ان بارہ ہزار اموی بچوں کی اولادیں نہ ہونے کے برابر موجود ہے اور خاندان سادات دنیا پر پھل پھول رہا ہے۔

حجاج بن یوسف متوکل عباسی اور منصور دوانقی جیسے ملاعین کے طوفان غارت گری کے باوجود آج بھی سادات صفحہ ہستی کی رونق ہیں۔ یہ تھا دشمن کا دوسرا حربہ۔

تیسرا حربہ یہ تھا زہر سے شہید کرنا اور سلسلہ امامت کو ختم کرنے کی کوشش اور سادات کے بعض افراد کو غلط طریقے سے پیش کرنا۔ یہ کوشش کہاں تک کامیاب ہوئی اس کیلئے وجود حجت غائب عجل اللہ فرجہ کا وجود ذیجود گواہ ہے کہ دشمن اس چال میں ناکام ہوا ہے۔

سادات کی کردار کشی

اس کے بعد دشمن نے منظم طریقے پر سادات کی کردار کشی کا پلان بنایا اور اس کا آغاز بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآل وسلم سے کیا۔ کتب احادیث وفقہ سنن گواہ ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآل وسلم کے خلاف ایسا غلیظ مواد جمع کی گیا کہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے (نعوذ باللہ) شیطانی آیات اور رنگیلا رسول وغیرہ جیسی سینکڑوں کتابیں لکھ دیں اور اسی مواد کو دیکھ کر مغربی لوگوں نے (نعوذ باللہ) "سیکسی رسول" کا تصور پیش کی۔ صرف لفظ "سیکسی"

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہی اس غلیظ مواد اور جعلی احادیث وروایات کی پوری تصویر سامنے آجاتی ہے۔اس کے بعد کیا ہوا؟

جب اس گھر کے اعلیٰ ترین اور پاکیزہ ترین فرد کے بارے میں یہاں تک پیش کر دیا گیا تو ان کی اولاد کے بارے میں کیا کچھ نہ لکھا گیا ہوگا۔میں غلیظ مواد کو ان غلیظ روایات کو لکھ کر اپنی تحریر کو متعفن نہیں کرنا چاہتا۔

پھر سادات عظام یعنی خاندان رسالت کی بقاء ذات ونسل کے ضمن میں جو کوششیں ہوئی ہیں ان کو بھی غلط طریقے سے نشر کیا گیا ہے۔اس کی چند مثالیں بھی پیش کر دوں؛

واقعہ یہ ہے کہ ایک طرف دشمنان خاندان تطہیر نے شمع ہائے امامت کو خاموش کرنے کا پلان بنایا، دوسری طرف خاندان تطہیر شمع ہائے امامت کے تحفظ کا پلان بنایا۔دشمن چاہتا تھا کہ جو بھی امام وقت ہو اسے شہید کر دیا جائے مگر خاندان تطہیر میں سے عظیم المراتب شہزادگان نے ایک امام کے چاروں طرف ڈمی امام کھڑے کر دیئے کہ دشمنان انہیں حقیقی امام سمجھ کر شہید کرے اور حقیقی امام زمانہ بچ جائیں۔جناب زید بن علی زین العابدین علیہا السلام نے امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف سے دشمن کی نظر ہٹانے کیلئے قیام فرمایا اور کوفیوں کو جمع کیا، خروج کیا، شہید ہو گئے۔پھر ان کے لخت جگر یحییٰ بن زید علیہا السلام نے خروج کیا۔شہید ہوئے سولی پر لٹکائے گے پھر محمد وابراھیم علیہا السلام نے خروج کیا اور شہید ہوئے۔

یہ خروج کرنے کا سلسلہ جاری رہا جب تک یہ سلسلہ جاری رہا امام محمد باقر علیہ السلام محفوظ رہے۔جب امامت کا نیا چراغ روشن ہو چکا تو دشمن کی نگاہ ان تک پہنچی اور انہیں زہر

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دے کر شہید کیا۔ پھر اسی طرح امام صادق علیہ السلام کے دور میں ہوا۔ جناب محمد بن نفس ذکیہ اور حسنی سادات عظام نے پروانہ وار قربانیاں پیش کر کے امام صادق علیہ السلام کو نگاہ غیر سے محفوظ رکھا اور پھر محمد بن سماعیل علیہا السلام نے اس طرح اپنی قربانی دی۔ پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا دور آیا تو بنی عباس کو دیگر سادات نے اپنی دشمنی میں مصروف رکھا۔ یعنی ڈمی آئمہ نے حقیقی امامت کو بچایا۔ جناب محمد حنفیہ کے قیام سے لے کر مختیار ثقفی کے قیام تک یہی جذبہ کارفرما رہا کہ خود امام بن جاؤ اور امام حقیقی کے بجائے خود شہید ہو جاؤ اور حتی المقدور دشمن کی توجہ امام حق سے ہٹائے رکھو تا آنکہ ہمارے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ کا دور آیا تو جناب جعفر تواب جو چچا تھے انہوں نے دعوئے امامت کیا۔

ایک طرف "طاؤس ورباب" کی محفلیں جمائیں تا کہ شیعان حق سمجھ لیں کہ میں امام نہیں دوسری طرف دعوئے امامت کیا کہ دشمن کی نظر مجھ پر رہے اور حقیقی وارث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ سلامت رہے۔

یہ بات صرف سادات تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ ایک کنیز کا واقعہ دیکھ لیں تو بات روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے۔ جب معتمد باللہ عباسی ملعون نے مولا حسن عسکری علیہ السلام کو شہید کیا تو ان کے شہزادے یعنی ہمارے امام زمانہ علیہ السلام کی تلاش شروع کر دی تا آنکہ گھر اطہر پر چھاپہ مار گیا، ظالمین داخل خانہ رسول ہوئے۔ سرکار علیہ السلام کی ایک کنیز تھی جس کا نام "صیقل" تھا۔ انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ ہمارے امام زمانہ علیہ السلام سرداب مبارک میں ہیں، شاید دشمن انہیں تلاش کر لے۔ تو انہوں نے فوراً خود عباسی فوج کے دستے کے سامنے پیش کر دیا اور فرمایا کہ امام زمانہ علیہ السلام تو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے بلکہ امام حسن

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

علیہ السلام نے مجھ سے عقد فرمایا تھا اور میں ان کے بچے کی ماں بننے والی ہوں اور وہی امام بنیں گے۔

جب یہ بات ہوئی تو ظالمین انہیں لے کر دربار معتمد باللہ ملعون میں پہنچے اور انہیں پیش کر دیا اور انہوں نے اپنے دعوے کو دہرایا۔ عباسی ملعون نے حکم دیا کہ انہیں نظر بند رکھو۔ جب کوئی بچہ پیدا ہو تو شہید کر دو اور یہ نظر بندی نو ماہ تک رہی اور اس عرصے میں تلاش کا سلسلہ منقطع رہا۔ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ شمع امامت کی حفاظت کیلئے کیا کیا نہیں کیا گیا۔

مگر دشمن نے ان کوششوں کو بھی غلط رنگ دیا ہے کہ اگر واقعی بارہ امام ہونے تھے اور ان کے اسماء گرامی بھی شیعوں کو بتا دیئے گئے تھے تو امام زادوں کو وہ نام معلوم نہیں تھے کہ خود امامت کے دعوے کر رہے تھے یعنی یہ بارہ ائمہ کا تصور ہی غلط ہے۔ حالانکہ ان شہید ہونے والے امام زادوں کے بارے میں ائمہ اطہار علیہ السلام نے اچھے الفاظ بھی استعمال فرمائے اور برے الفاظ میں ان کا ذکر کرنے والوں کی سرزنش بھی فرمائی ہے۔ جب ائمہ ہدا ئی علیہم السلام نے ان صعوبات ظاہری سے زندگی بسر کی ہے تو باقی سادات کا کیا حال ہو گا۔ شیعوں پر جتنے بھی مظالم ہوئے ہیں وہ بھی سادات کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ پھر سادات کی بے سروسامانی اور بے کسی کس درجے کو پہنچی ہو گی خود اندازہ کر لیں۔

یہ کتنا بڑا حربہ تھا کہ ایک طرف سادات کو خاموش رہنے پر مجبور کیا جائے اور انہیں ایسا ہراساں کیا جائے کہ وہ اپنا نسب تک بیان نہ کر سکیں۔ دوسری طرف ان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کیا جائے کہ کرسی اقتدار اپنے جملہ وسائل سادات کی عظمت کو مٹانے پر صرف

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کردے اور خصوصی امتیازات سادات کا دفاع کرنے والا نہ کوئی قلم ہو نہ زبان تو صورت حال کیا ہوگی؟

جب پروپیگنڈ اعوامی سطح پر ہوتو بہت طاقتور ہوتا ہے ہٹلر کا قول تھا کہ کوئی جھوٹ بے اثر نہیں ہوتا اگر اسے مسلسل بولا جائے۔یعنی" کذب مسلسل" صداقت کا مقام لے لیتا ہے۔بدر، احد، خندق اور صفین جمل نہروان اور پھر کربلا کے خونی معرکے اسی کذب مسلسل کا نتیجہ تھے۔خاندانیت اور سادات کی خصوصیات امتیازی کر مٹانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ زیاد بن ابیہ جو کتب تاریخ سے حرام زادہ ثابت ہے اسے امیر المومنین علیہ السلام کے مقابلے میں کھڑا کردیا گیا اور سلام کو اتنا گھٹیا ثابت کیا گیا کہ اس میں ایک خاندانی نجیب الطرفین فرد اور حرام زادے میں کوئی فرق نہیں کیونکہ اسلام خصوصی امتیازات کو مٹانے آیا ہے۔(سبحان اللہ)

اسلام کے اس جعلی نظریئے میں کسی عالی نسب خاندانی شریف انسان کیلئے تو کوئی چارم (کشش) نہیں ہے ہاں صرف گھٹیا اور کمینہ اور حرام زادوں کیلئے بہت کشش ہے کیونکہ گڑ کی غلاظت کو کستوری کا مقام مل رہا ہے گڑ زادوں کو تو اسی میں خوشی ہوگی۔ایک طرف سادات کے خصوصی امتیازات کو پامال کرنے کیلئے جہد مسلسل سے کام لیا گیا پھر اس نظریہ فاسد میں بازاری لوگوں کیلئے ایک کشش بھی تھی جو اس کے فروغ کی باعث بنی۔پھر دوسری جانب سے دفاع کرنے والوں کی گردنیں تلواروں کی زد پہ بھی ایک خاندان تطہیر کا معجزہ ہے کہ آج بھی سادات کو آل رسول کہا جاتا ہے اور ان کے امتیازات ایران وعراق کی طرح دنیا کے ہر گوشے میں زندہ ہیں۔اگر وہ امتیازات ۱۰ فیصد ہی سہی مگر زندہ تو ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

آج بھی غریب سادات کو جھک کر ملنے والے موجود ہیں۔ آج بھی امتی علماء سفید پگڑی باندھتے ہیں سیاہ دستار سادات کا طرہ امتیاز ہے، مگر یہ تحریک اب بھی جاری ہے۔

سادات کی نسب کشی

اس تحریک اور سازش کا ایک اہم تھا سادات کی نسب کشی۔ ایک طرف سادات کی خاندانیت کے خلاف لاتعداد مواد شائع کیا گیا کیونکہ یہ ساری کاروائی یکطرفہ تھی کوئی روکنے والا تھا نہیں۔ ۹۰ سال بنی امیہ نے سادات کے نسب کشی پر صرف کیے اور صدیوں تک بنی عباس نے اسی مشن کو چلایا۔

سادات جو اپنے امتیازات کے دفاع کی طاقت سے محروم تھے جنگلوں مین چھپ کر زندگی بچانے میں مصروف تھے اور بنیادی ضروریات حیات سے بھی محروم تھے اور اپنا نسب بیان تک نہ کر سکتے تھے۔ گردنوں پر تلواریں لٹک رہی تھیں۔ ان کی طرف سے کسی دفاع کی کیا توقع کی جا سکتی تھی۔ اپنے لئے میدان خالی پا کر دشمنان سادات پہلے کتب تاریخ کو اور پھر کتب انساب کو مسخ کیا گیا، اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلے اس ظلم کا نشانہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآل وسلم کو بنایا گیا۔ ان کی ذات اور ان کے اجداد طاہرین کو بھی اس ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآل وسلم کے زوجہ اطہر ملیکۃ العرب الصلواہ اللہ علیھا کی ایک بہن کی تین بیٹیوں کو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآل وسلم کی حقیقی بیٹیاں بنا دیا گیا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

حالانکہ وہ بحالت یتیمی ان کے گھر میں پروان چڑھی تھیں ۔ان کے والدین کے طرف سے ابوجہل اور بنی امیہ وغیرہ قریبی رشتہ دار تھے ۔جب وہ جوان ہوئیں تو ان کے رشتہ داروں نے انہیں طلب کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآل وسلم نے ابوجہل کے دو بیٹوں سے ان کا عقد کردیا کیونکہ خانہ رسول صلی اللہ علیہ وآل وسلم میں پروان چڑھی تھیں اس لئے انہوں نے اعلان نبوت کے فوراً بعد کلمہ پڑھ لیا جس کی سزا میں انہیں گھر سے نکال دیا گیا۔ اس پر حضرت عثمانؓ نے وہی رشتے طلب گئے جو یکے بعد دیگرے ان کی زوجیت میں آئے کیونکہ وہ پدری طور پر ان کے قریبی تھے کیونکہ وہ بنی امیہ سے تعلق رکھتے تھے اس لئے بنی امیہ نے ان کی دامادی کا پرچار کیا۔(اس موضع پر کئے کتب موجود ہیں اردو میں ایک کتاب ہے قول مقبول فی وحدت بنت رسول جو تفصیل خواہاں ہیں اس کا مطالعہ کریں)۔جو بنی امیہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآل وسلم کو نور ماننے کو تیار نہ تھے انہی لوگوں نے ایک شخص کو ذوالنورین کا خطاب عطا فرمایا کہ اسے نبی کے دو نور ملے تھے۔ اسی طرح سعدہ وغیرہ کا واقعہ ہے۔ مگر نسب کشی کیلئے یہ ایک عظیم ڈھونگ رچایا گیا۔

۲۔ امیہ کو جناب ہاشم علیہ السلام کا بھائی ثابت کیا گیا۔کہ یہ دو بھائی جڑواں پیدا ہوئے تھے۔ان کے ماتھے آپس میں جڑے ہوئے تھے، بعض نے لکھا پشتیں جڑی ہوئے تھیں،بعض نے لکھا ہاشم علیہ السلام کا پیر امیہ کے ماتھے پر سے جڑا ہوتھا۔پھر انہیں تلوار سے کاٹ کر جدا کیا گیا تو ایک کاہن (یہودی) نے شگون لیا کہ ان کو اولاد میں ہمیشہ تلوار چلتی رہے گی۔یہ تھی وہ مسخ شدہ روایت جس کے گھڑنے کے کئی مقاصد تھے۔

۱۔ بنی امیہ اور خاندان پاک ایک ہی نسل وخاندان سے ثابت ہوجائیں اور آل محمد کی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

انفرادیت مجروح ہوگی۔

ب۔ بنی امیہ نے اسلام دشمنی اور سادات دشمنی میں جتنے قدم اٹھائے ہیں انہیں کوئی مذہبی رنگ نہ دے بلکہ ایک کاہن (یہودی) کے شگون کا نتیجہ سمجھا جائے۔واقعہ شب ہجرت اور ابوسفیان وغیرہ کا شب خون مارنا بھی اسلام دشمنی کے بجائے کاہن کے سر تھوپ دی جائے، جناب حمزہ علیہ السلام کی شہادت اور ان کا جگر چبانا بھی اسی شگون کے سر تھوپ دیا جائے۔واقعہ کربلا کے جملہ مظالم کو بنی امیہ کی اسلام دشمنی اور سادات دشمنی کے بجائے کاہن کے شگون کا نتیجہ مانا جائے۔صفین وجمل بھی کفر و اسلام کی جنگ نہ تھی بلکہ کافر یہودی کاہن کی صداقت کا مظہرہ تھا۔

حالانکہ امام مظلوم علیہ السلام نے یزید ملعون کے پیغام کے جواب میں فرمایا تھا۔ہماری تمہاری خاندانی دشمنی تو ہے نہیں ہماری جو آپ کے مابین تلوار چل رہی ہے یہ اصولوں اور نظریات کے اختلاف پر چل رہی ہے، ابوسفیان نے ہمارے جد اطہر صلی اللہ علیہ وآل وسلم کے خلاف جنگ کی تو وہ اصول ونظریات کی جنگ تھی۔معاویہ اور امیر المیومین علیہ الصلواۃ والسلام کے مابین جو تلوار چلی وہ اصول ونظریات کی وجہ سے تھی۔

مگر بنی امیہ کے نمک خواروں نے ایک مفروضہ کاہن کو علم غیب کا عالم ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جتنا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی نہیں مانتے تھے یعنی جو اللہ کے نبی کو علم غیب (علم مستقبل) سے محروم سمجھتے تھے وہی کاہن کے علم مستقبل کو پیش کر رہے تھے۔تو وجہ صاف ظاہر ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۴۔ اسی طرح جناب جعفر طیار کو بھی نشانہ بنایا گیا اور لکھ دی کہ اسماء بنت عمیس جو مادر جناب عبد اللہ بن جعفر طیار تھیں انہوں نے نعوذ باللہ ان کی شہادت کے بعد خلفیہ اول سے عقد کر لیا اور اس میں محمد بن ابی بر پیدا ہوئے جو جناب عبد اللہ علیہ السلام کا نعوذ باللہ مادری بھائی ہے۔ حالانکہ زوجہ ابو بکر اسماء بنت عمیس ایک دوسری عورت ہے اور اس کے خاندان تطہیر سے عقیدت کے واقعات موجود ہیں اور اس نے بیوگی کی زندگی امیر المومنین کے گھر میں گزاری۔ وہ نیک اور پارس مستور تھی اور اس کا فرزند محمد بن ابی بکر وہ شخص تھا جسے امیر المومنین علیہ السلام اپنا بیٹا فرمایا کرتے تھے۔ محمد بن ابی بکر کی بہن ام کلثوم بھی وہ مستور تھی جسے امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی بیٹی کی طرح پالا۔

زوجہ ابو بکر اسماء بنت عمیس کی عظمت کیلئے وہی واقعات کافی ہیں جو پاک حسنین کو ولادت باسعادت کے ضمن میں موجود ہیں یعنی مولا حسن علیہ السلام کو ولادت باسعادت کی جملہ فضائلیہ کلیہ روایات کی روایہ وہی مستور ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے امام حسن علیہ السلام کو گود لیا اور حضور اکرم صلی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور جو احادیث وہاں صادر ہوئیں انہی سے روایت شدہ ہیں۔ حالانکہ اس وقت جناب جعفر طیار علیہ السلام حبشہ میں ہجرت پذیر تھے۔ یعنی ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے وہ اپنی زوجہ اطہر مادر عبد اللہ بن جعفر علیہ السلام کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ اور جنگ خیبر کے وقت واپس آئے۔

ان کی ہجرت ایک دو سال قبل از ہجرت ہوئی ہے۔ اور ۷ ہجری یا ۸ ہجری کو واپس آئے جبکہ ولادت امام حسن علیہ السلام دو ہجری بقولے تین سن ہجری کو ہوئی ہے اور اس سن

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ولادت سے تین سال پہلے وہ حبشہ گئیں اور ۵ سال بعد واپس آئیں ۔یعنی جو بی بی اسما بنت عمیس زوجہ جناب جعفر طیار تھیں وہ علیحدہ مستور ہیں اور جو ولادت امام حسن علیہ السلام کے وقت موجود تھیں وہ زوجہ ابو بکر تھیں مگر بنی امیہ کے نمک خواروں نے سیادت کی انفرادیت کو ختم کرنے کیلئے یہ روایات گھڑی ہیں۔

۴۔ اسی مذکورہ بالا روایت کے بعد دامادی حضرت عمر کا فسانہ بھی سامنے آجاتا ہے کہ انہوں نے محمد بن ابی بکر کی بہن ام کلثوم سے عقد کیا تو اموی نمک خواروں نے دوسرا افسانہ بنا دیا اس کی تفصیل کے لیے دیکھیں (سہم مسموم فی عقد ام کلثوم)۔صرف شیعہ علماء اعلام نے ہی اس واقعہ کو رد نہیں فرمائی بلکہ منصف مزاج علماء اہلسنت بھی اس خلاف فطرت افسانہ کی رد کر چکے ہیں ۔مشہور اہلسنت عالم دین مفتی غلام رسول صاحب نے اپنی کتاب حسب و نسب صفحہ ۱۸۳ تا صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ لندن پر اس پر سیر حاصل علمی، عقلی بحث کر کے اس افسانہ کی رد کی ہے۔

۵۔ اسی طرح فسانہ مصعب بن زبیر ہے کہ کوفہ کا ایک شخص حسین بن علی جو ایک گویا تھا اس کی ایک بیٹی مشہور رقاصہ تھی اور خود شاعری بھی کرتے تھی اور بہت اچھا گاتی بھی تھی اور اس کا گانا بجانا اور ناچنا بہت مقبول ہوا پھر وہ (نسيبة) یعنی حسن عشق کے سیکسی موضوعات پر بہت اچھی شاعری بھی کرتی تھی ۔مصعب بن زبیر اس پر عاشق ہوا۔اس سے شادی کی کیونکہ وہ ایک پیشہ وار عورت تھی اس لیے اس نے ایک لاکھ دینار حق مہر طلب کیا جو مصعب بن زبیر نے ادا کیا۔اس پر عرب کے شعراء نے مصعب کے عشق کی داستانوں کو نظم بھی کیا اور اس لڑکی کے حسن کو موضوع اشعار قرار دیا۔اس لڑکی کا نام تھا سکینہ بنت حسین بن علی یہی لڑکی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کافی عرصہ رہی تقریباً ۵ لوگوں سے شادیاں کیں، ۱۱۰ سال کی عمر میں ہلاک ہوئی۔ اس کی لاش بدبودار ہوگئی، جسم پر کئی ہزار درہم کی کستوری ڈالی مگر پھر بھی اس کا تعفن کم نہ ہوا اور مشکل سے دفن کیا گیا۔

مگر اموی نمک خواروں نے حسین کی ص کو س میں بدل دیا اور مصعب بن زبیر کی دامادی کا افسانہ تراشا اور خاندان پاک کی نسبی عظمت کو مجروح کرنے کی ناکام کوشش کی۔

اسی طرح ہزاروں روایات ہیں جو کذب مسلسل کی وجہ سے اتنے عام ہوئے کہ ان سے شیعہ کتب بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ مگر محققین سے تو جھوٹ نہیں چھپایا جاسکتا۔

(۱) خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریبی ثابت کرکے ہمدردیاں حاصل کی جائیں جیسا کہ سفاح اور منصور نے لشکر جمع بھی اسی پروپیگنڈے سے کیا۔ حکومت حاصل بھی اسی جھوٹ سے کی۔

(۲) سادات دشمنی کو اصولوں اور نظریات کی جنگ یا سادات کی عظمت مٹانے کی کوشش کو لوگوں میں تاثر دینا تھا کہ ہم خاندان کے لحاظ سے ایک ہیں۔ یہ ایک ہی خاندان کے مابین دنیاوی اقتدار کی جنگ ہے نہ کہ اصولوں کی جنگ ہے۔

اسی طرح حسب منشا تاریخ کے کتب لکھوا کر اور کتب انساب کو اپنی مصلحتوں کے عین مطابق اپنے مذموم ارادوں کی تکمیل کی ناکام کوشش کی گئی۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سادات کے بنیادی حقوق سے محرومی

عرف کے جملہ قبائل سادات عظام کے مشترکہ دشمن تھے۔ اپنے ہزاروں اختلافات کے باوجود جملہ قبائل میں سادات دشمنی میں کوئی اختلاف نہ تھا اور ہمیشہ سادات دشمنی پر متفق رہے کیونکہ سادات عظام کی روحانی مرکزیت کا خاتمے میں سب کا مشترکہ مفاد تھا۔ پھر سادات کا علمی مرکز ہونا اور روحانی مرکز ہونا سبھی کیلئے خطرہ تھا۔ اس مرکزیت کو ختم کرنے کیلئے اسلام کے علوم کے مقابلے میں فلسفہ یونان کے نظریات کو عام کیا گیا۔ ارسطو اور افلاطون وغیرہ کے فلسفے اور منطق اور علم کلام کو پیش کر کے وحی الٰہی کے مقابلے میں فروغ دیا گیا۔ حالانکہ یہی ارسطو کی منطق اور فلسفہ خود یونان میں ۲۰۰ سال تک تسلیم کیا جاتا رہا تھا۔ پھر اسے فرسودہ اذہان اور ارتقاء کے سفر کو منجمد کرنے والا ثابت کر کے حکومت کی طرف سے حکماً بند کروایا گیا اور اس فلسفے کی رویج کو جرم قرار دیا گیا۔

ایک طرف علوم کی ترویج اور علمی یونیورسٹیاں قائم ہوئیں دوسری طرف سادات کو عسرت اور افلاس کی زندگی گزارنے پر مجبور کیا گیا۔ خوف جان سے انہیں سزائے دربدری ملی۔ ایک طرف پورے قبائل ترقی اور خوشحالی کی طرف بڑھ رہے تھے دوسری طرف سادات عظام ضروریات زندگی سے محروم جنگلوں، صحراؤں اور پہاڑوں میں چھپ چھپ کر جان بچا رہے تھے، یعنی سادات کو انسانی بنیادی حقوق بھی حاصل نہ تھے۔ نہ جان محفوظ، نہ مال محفوظ، نہ ذرائع آمدن، نہ معقول لباس و غذا، کسی عزت دار نسب سے خود کو ظاہر کر بھی مشکل تھا۔

ان مظلوموں کا جرم یہ تھا کہ اللہ نے انہیں نسل رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم سے قرار

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دیا۔ان کا ناقابل معافی جرم یہی تھا کہ یہ آل رسوم مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے۔اس کی سزا پوری امت نے مل کر اس طرح دی کہ غریب سیدزادیاں بھی دست سوال دراز کرنے پر مجبور ہو گئیں۔

اس دور میں امت محمدیہ نے جو سادات کا حال اس ثبوت میں چند واقعات سپرد قلم کرتا ہوں تا کہ سادات عظام کی زبوں حالی کا نقشہ سامنے آجائے۔

یہ واقعات فضائل سادات پر مبنی اکثر کتب میں موجود ہیں۔شہید ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فضائل السادات میں یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے میں اس کا خلاصہ لکھ رہا ہوں۔

ایک شخص کسی لوہار کے پاس گیا۔دیکھا تو گرم گرم سرخ لوہے کو اپنی ہاتھ سے پکڑ لیتا تھا اور آگ اسے نہیں جلاتی تھی۔اس شخص نے لوہار سے پوچھا کہ تمہیں کرامات کیسے حاصل ہوئی۔اس نے ندامت سے سر جھکا کر بتایا کہ ایک دن میں کام کر رہا تھا اچانک ایک پردہ دار مستور دکان پر آئیں اور فرمایا کہ ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں اب اس حال میں پہنچ چکے ہیں کہ سوال کرنا ہم پر جائز ہو گیا ہے۔یعنی کئی دن کے فاقے ہیں۔

لوہار کی نیت بد ہوئی تو مستور نے فرمایا تمہیں دعا دوں گی تم مجھے پریشان نہ کرو۔تو لوہار نے کہا اگر تماری دعا مستجاب ہوئی تو دعا کرو مجھے آگ نہ جلائے۔اس مستور نے دعا کی، خالق اگر یہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام کرے تو اس دنیا اور آخرت کی آگ سے محفوظ رکھ۔اس دعا کی وجہ سے اسے آگ ٹھنڈی لگتی تھی۔

پھر خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے میری بیٹی کی عزت

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

رکھ لی ہے میں تمہارا شکر گزار ہوں ۔میری بیٹی مجبور تھی اس لئے اس نے اپنا نسب نہیں بتایا کیونکہ جرم سیادت میں حجاج بن یوسف نے اس کے سبھی مردوں کو شہید کر دیا ہے۔اب صرف ایک بچہ بچا تھا جسے بچانے کی خاطر انہوں نے اپنا نسب چھپایا ہے۔(یہ واقعہ میں نے بہت اختصار کے ساتھ لکھا ہے)اب اسی واقعہ سے اندازہ لگائیں کہ سادات کس حال میں زندگی گزار رہے تھے۔

علامہ حسین کاشفی نے اسی طرح کا ایک واقعہ نقل کیا ہے۔وہ بھی اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔عبدالجبار نامی ایک شخص سے روایت ہے کہ اسے حج کیلئے دو ہزار درہم جمع کئے۔جب حج کی تیاری کر کے کوفے آیا تو دیکھا کہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر ایک مستور مردہ مرغی کے پر نوچ رہی ہے۔وہ کہتا ہے کہ میں نے کہا بی بی شریعت کے مطابق مردار حرام ہے۔انہوں نے فرمایا کہ عالم اضطرار میں مردار بھی حلال ہے اور ہم اب اس منزل پر پہنچ چکے کہ رمق جان بچانے کیلئے یہ گوشت کھانا ضروری ہے۔وہ کہتا ہے کہ میں نے وہ دو ہزار درہم ان کو پیش کر دیئے اور کہا کہ میں آئندہ سال حج پر چلا جاؤں گا۔

واپس آیا تو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شکریہ ادا فرمایا کہ تمہاری شکل پر ایک فرشتہ خلق ہوا ہے جو قیامت تک تیری طرف سے ہر حج کرے گا جب حجاج کرام حج سے واپس آئے تو سب اسے مبارک دیتے تھے کہ انہوں نے اس عرفات میں دیکھا کوئی کہتا تھا رمی جمرات میں دیکھا۔ایک شخص نے کہا کہ میں نے مکے میں جو تم سے دو ہزار درہم قرض لئے تھے وہ اب لے لے اور اس نے وہ دو ہزار روپے دیئے۔

یہ بھی ایسا واقعہ تھا کہ سادائی کے گھر سے کفیل مردوں کو جرم سیادت میں شہید کر دیا

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

گیا تھا۔صرف دو بچیاں بچی تھیں جن کو بنیادی ضروریات بھی میسر نہ تھیں۔نہ روٹی نہ کپڑا نہ مکان نہ غذا نہ صحت بلکہ جان بھی اور عزت بھی خطرے میں تھی۔ایسا ہی ایک واقعہ علامہ حلی نے کشف الیقین میں لکھا ہے جس کا راوی عبداللہ بن مبارک ہے اور اس نے ایک سیدانی کو مردہ بطخ صاف کر کے لے جاتے دیکھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدد کرنے پر اس کو بشارت دی۔یہ صدیوں کی تاریخ ہے اس میں اگر تلاش کیا جائے تو بہت سے حقائق سامنے آسکتے ہیں۔

ایک طرف سادات کو بنیادی ضروریات حیات سے محرومی رکھا گیا اور مجبور کیا گیا کہ وہ بھکاری بن جائیں۔عرب ممالک میں سب سے بری نگاہ سے بھکاری کو دیکھا جاتا تھا۔اس لئے دشمنان سادات نے ایک طرف معیار فضیلت دولت کو قرار دیا اور خاندانیت کی تذلیل کی اور دست سوال دراز کرنے والوں کو گھٹیا بنا دیا۔دوسر طرف سادات کو اتنا مجبور و بے بس کی گیا کہ وہ کبھی تلاش روزگار میں نہ جاسکیں۔دو وقت کی روٹی کمانے کی خواہش کریں تو جان سے جائیں۔

انہیں بھیک مانگنے پر مجبور کر دیا، دربدری ہو، مفلسی ہو، زندگی کا خوف ہو، کھانے کو کچھ نہ ہو تو اسلام بھی سوال کی اجازت دیتا ہے۔مگر اس مجبوری کو گھٹیا پن بنا کر رکھ دی گیا۔ان کوششوں کو نتیجہ کہ نکلا؟ آج صدیوں بعد بھی سادات کی ایک بڑی تعداد دست سوال دراز کر کے روٹی کماتی ہے، جن بچوں نے اپنے اجداد کو دربدری میں دست سوال دراز کرتے دیکھا ان بچوں نے بڑے ہو کر بھیک مانگنے میں شرم محسوس نہیں کر۔اس طرح سادات بھکاری بن گئے اور آج بھی کچھ گھر اس ذلت کا شکار ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سادات دشمنی کی تحریک کا ایک حصہ یہ تھا کہ انہیں علمی درس گاہوں سے دور رکھا جائے ۔ جہالت و ناخواندگی جب غربت و افلاس میں شامل ہو جائے گی تو نسبی شرف کو تباہ کردے گی ۔اس طرح سادات فراعنہ وقت اور دولت مند امتیوں کے سامنے کم رتبہ نظر آئیں گے ۔

ادھر امتی دولت و اقتدار کے ساتھ علم زیور سے آراستہ ہو کر جب مفلس و جاہل سادات کے سامنے جائیں گے تو انہیں جھکنا پڑے گا ۔وہ احساس کمتری میں مبتلا ہوں گے ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ماضی کے علماء کے نام دیکھیں بہت کم سادات ہوں گے ۔جو مرجع خلق کی حیثیت سے سامنے آئے ہوں گے ۔دوسرے مکاتب فکر کی درس گاہوں میں تو سادات کو مقام مل بھی نہیں سکتا تھا مگر وہ مکتبہ فکر جو خود آل محمد سے وابستہ سمجھتا ہے وہاں بھی شیوخ کی اجارہ دار ہے ۔

جن چند سادات کے نام ان کے مراجع میں شامل ہیں انہیں بھی معظمہ کونین صلواۃ اللہ علیھا کی سفارش سے یہ مقام ملا ہے مثلاً شیخ مفید علیہ الرحمہ نے ایک شب کو خواب میں دیکھا کہ ملکہ کونین صلواۃ اللہ علیھا السلام انکے ہاں تشریف لائی ہیں اور فرماتی ہیں شیخ میرے حسنین علیہا السلام کو پڑھنا لکھنا سکھاؤ ۔شیخ مرحوم توبہ توبہ کرتے ہوئے بیدار ہوئے کہ میں کہاں اور پاک حسنین صلواۃ اللہ علیھا کہاں ۔صبح کو جب درس گاہ میں پہنچے تو ایک مستور کو دیکھا جو سیاہ برقعے میں تھیں دو کم سن بچوں کو ساتھ لئے تشریف لائیں اور فرمایا شیخ میرے ان دو یتیموں کو پڑھنا لکھنا سکھاؤ ۔

شیخ مرحوم فوراً تعظیم کو اٹھے اور سمجھ گئے کہ یہ بی بی اولادِ سیدہ کونین صلواۃ اللہ علیھا سے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہیں اور دو سید زادے ہیں۔وہ دو سید زادے سید مرتضٰی رحمتہ اللہ علیہ اور سید رضی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔پھر زندگی بھر شیخ ان کا ویسا ہی احترام کرتے رہے کہ تعلیم دیتے تو فرماتے یہ تمہارے گھر اطہر کی امانت ہے جو تمہیں لوٹا رہا ہوں۔کمسن شاگردوں کی جوتیاں خود موزوں فرماتے تھے آگے نہ چلتے تھے۔یہ روایت جملہ علماء نے لکھی ہے۔سید رضی رحمتہ اللہ علیہ وہ ہیں جنہوں نے خطبات امیر المومنین علیہ السلام کو جمع فرمایا اور نہج البلاغہ نام رکھا۔اس روایت سے کئی چیزیں ثابت ہوتی ہیں۔مثلاً:

۱۔ سادات عظام کو درس گاہوں سے دور رکھنے کی سازش کا پتہ ملتا ہے۔

۲۔ سیدزادی صلوٰۃ اللہ علیہا کا اپنا نسب چھپانا اور کہنا کہ ان دو یتیموں کو پڑھنا لکھنا سکھاؤ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اظہار نسب کتنا دشوار تھا۔

۳۔ خواب میں صدیقہ کبریٰ صلوٰۃ اللہ علیہا تشریف لاتی ہیں اور تعبیراً ان کی ایک صاحبزادی تشریف لاتی ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس کی صدر اول میں وہ نبی زادی تھیں۔اس طرح صدیوں بعد ان کی بیٹیاں بھی انہیں کی طرح نبی زادیاں ہیں اور ان سے عقد حرام ہے۔ان حالات میں سادات نے زندگی گزاری۔

اس اجمالی خاکے کو دیکھنے کے بعد ایک عام انسان بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ سادات کے نسبی امتیازات کو کس طرح ختم کرنے کی تحریک چلائی گئی ہے اور سادات کی خونچکاں تاریخ بتارہی ہے کہ سادات دشمنی میں کون کونسے لوگ شامل ہیں اور کس کس طرح ذات کی عظمت کو مٹانے کی کوششیں ہو چکی اور ہوتی رہیں گی۔

پروردگار عالم سادات عظام کو شعور دے تا کہ اپنی ذات کو پہچانیں اور اپنی حقیقت کی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

طرف لوٹ جائیں۔

احترام سادات عظام

قارئین محترم؛ سادات کا احترام واجب ہے اور ان کی نسبی عظمت کو فراموش کرنا ظلم ہے۔ اکثر سادات دشمن عظمت سادات کی مخالفت میں نت نئے حربے آزماتے رہے ہیں۔ بعض سادات دشمنوں نے ایک نفسیاتی حربا استعمال کیا ہے اور کہتے ہیں عظمت سادات کا تصوار ہندو دھرم سے لیا گیا ہے جیسے وہاں برہمن کو دیگر اقوام سے افضل تصور کیا جاتا ہے اسی طرح مسلمانوں میں سادات کو نعوذ باللہ برہمن کا مقام دیا گیا ہے۔

انسانی نفسیات کو سمجھنے والے جانتے ہیں کہ جب بھی انسان کو کسی چیز کے بارے میں برائی سے وابستہ بتایا جاتا ہے تو انسان اس سے اپنی لاتعلقی کا اعلان کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ رونے اور گریہ و زاری پر نجات کو منحصر سمجھنا شیعوں میں کہیں عیسائیت سے تو داخل نہیں ہو گیا کہ وہ رونے پر نجات اخروی کو منحصر سمجھتے ہیں۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ حضور جناب موسیٰ کے جو دس احکام ہیں وہ مکمل طور پر اسلام میں موجود ہیں تو کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ نہ بولنے کا حکم یہودیوں کی وجہ سے اسلام میں داخل ہوا۔ اس لئے سچ نہیں بولنا چاہیے؟ بات صرف اتنی تھی کہ عیسائیت کا نام لے کر وہ مجھ سے کہلانا چاہتے تھے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کہ گریہ وبکا سے نجات کا کوئی تعلق نہیں ۔فضائل گریہ وبکا کے جملہ آیات واحادیث کو پس پشت ڈال کر صرف عیسائیت کو بیان کرنا ان کی بد نیتی پر مبنی تھی ۔اسی طرح سادات دشمنوں نے احدیث کو فراموش کر کے صرف نفسیاتی دباؤ کے طور پر ہندو دھرم کو پیش کیا ہے ۔ورنہ ایک معمولی سا طالب علم بھی جانتا ہے کہ انفرادیت سادات پر کتنی آیات اور کتنی احادیث و روایات کتب میں موجود ہیں جن کا تذکرہ ہم بھی کریں گے ۔

بعض سادات دشمن آلٹرا ماڈرن بن کر انسانوں میں امتیازات نسبی کے خلاف شعلہ بیانایاں کرتے ہیں ۔کہتے ہیں کہ سب انسان ایک جیسے ہیں ۔کسی نسل ونسب کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں ۔انسان سب انسان ہیں ،کوئی ادنیٰ اور کوئی اعلیٰ نہیں ۔اس پروپیگنڈے میں خسیس اور گھٹیا لوگوں کیلئے بہت چارم (کشش) ہے ۔اس لئے اس آواز کو ہمنوا بازاری طبقہ ہے ۔شریف اور عزت دار لوگ ایسی کسی بات کو ہمنوائی نہیں کر سکتے اور اس میں زیادہ شامل مارکس اور کانٹ کے ڈسے ہوئے لوگ ہوتے ہیں ۔اب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ کیا واقعی ایک ہی نوع کے سبھی افراد ایک ہی جیسے صفات وخصوصیات کے حامل ہوتے ہیں؟

ارسطو کا تصور نوع تو اتنا ناقص ہے کہ نوع حیوان میں پرندے چرندے درندے اور آبی مخلوق سب شامل ہیں ۔رینگنے والے حشروں سے لے کر ڈائنو سار تک سب نوع حیوان سے تعلق رکھتے ہیں ۔مگر ہم اس پہ تنقید کر کے اپنا دائرہ بحث نہیں بڑھانا چاہتے کیونکہ مچھلیوں اور پرندوں کی حصوصیات میں تفاوت اور اختلاف واضح ہے ۔اسی طرح ہر قسمی جانوروں کے آپس میں جو خصوصیاتی اختلافات ہیں کھلی کتاب کی طرح ہیں ۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہم نوع کا دائرہ محدود کرکیا یک ہی قسم کونوع قرار دے کر بحث کرنا چاہتے ہیں مثلاً شیروں کی جماعت کے یا کتوں کی جماعت کے گائیوں اور بھینسوں کی جماعت کے افراد پر بحث کر کے دیکھتے ہیں کہ کیا واقعی سبھی بھینسیں گائیں ایک جیسی ہیں؟ کیا سبھی کتے ایک جیسے ہیں؟ کیا سبھی شیر ایک جیسے ہیں؟ کیا سبھی گھوڑے ایک جیسے ہیں؟ میرے خیال میں دنیا کا کوئی احمق انسان بھی نہیں کہے گا کہ ان انواع کے افراد میں نسلی امتیازات نہیں ہیں۔

ایک بازاری ٹٹو اور آرش ہارس (گھوڑے) میں فرق نہ کرنے والا شاید خود عقل سے محروم ہوگا۔ بازاری ٹٹو قسم گھوڑا چند سو روپے میں مل جاتا ہے اور آرش نسل گھوڑا کروڑوں ڈالر سے بھی نہیں ملتا۔ اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کے فارم ان کی قیمتیں ان کی خصوصیات سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ پھر عربی نسل کے اعلیٰ گھوڑوں کے خصوصیات پر سینکڑوں کتب لکھے گئے ہیں۔ قدیم عربوں سے لے کر آج کے ترقی یافتہ اقوام تک سبھی اعلیٰ نسل کے قائل ہیں۔ پھر مادری پدری شجرہ نسب بھی گھوڑے کا دیکھ کر قیمت لگائی جاتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں تحفتاً جتنے گھوڑے پیش ہوئے ہیں ان کے شجرہ نسب بھی ساتھ لائے گئے تھے۔ جناب ابوالفضل العباس علیہ السلام کے ننہال کا ایک واقعہ ہے کہ ان کے نانا کے بھائی میدان جنگ میں گھوڑے کی زین پر جاں بحق ہو گئے اور انہوں نے نیزہ زمین میں گاڑ کر اس کا سہارا لیا اور وہیں زین پر داعی اجل کو لبیک کہا۔ سات دن تک وہیں کھڑے رہے۔ گھوڑے نے ایک قدم بھی نہ اٹھایا۔ یہ عربی نسل کے گھوڑوں کی خصوصیات میں شامل تھا۔

ایک ٹٹو قسم کا گھوڑا چڑیا کے پروں کی آواز سن کر بدک جاتا ہے۔ ایک اعلیٰ نسل کا

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

گھوڑا تلوار اور تیروں کی بارش میں بھی سینہ تان کر گھس جاتا ہے۔ کیا ان دونوں کی نسل میں کوئی فرق نہیں؟

اسی طرح کتوں کو دیکھیں ان کی مختلف نسلوں کے مختلف خصوصیات ہیں۔ ڈیٹکلر ڈاگ اور بازاری کتوں میں واضح فرق نظر آتا ہے۔ ڈوبر مین، بل ڈاگ، بل ٹیریر، لیبر یڈار جیسے اعلیٰ نسل کے کتوں کے سامنے ان کتوں کی کیا حیثیت ہے جنہیں کمیٹی والے ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارتے ہیں۔ اسلام نے بھی اعلیٰ نسل کے کتے کے مارے ہوئے شکار کو حلال قرار دیا ہے اور بازاری کتے کے مارے ہوئے شکار کو حرام قرار دیا ہے۔ ہیں تو دونوں کتے مگر ایک نسل کے کتے کی فضیلت اسلام نے بھی مانی ہے۔ اسی طرح گائیوں کی مختلف نسلیں ہیں، کچھ اعلیٰ ہیں، کچھ ادنیٰ ہیں۔ جدید دور میں نسلوں کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔ سویڈیش، جرسی، فریزن، ساہیوال وغیرہ کی نسل کو جو گائیں ہیں ان کی قیمت دیسی گایوں کی قیمت بوجہ نسل جدا جدا ہے تو ثابت ہوا ہر گائے ایک جیسی نہیں ہوتی۔

بنی عباس کے ایک خلیفہ کے پاس ایک اعلیٰ نسل کی گائے تھی اس نے آذربائیجان سے لے کر افریقہ تلاش کروایا کہ اسی نسل کو کوئی بیل مل جائے تا کہ اس کی نسلی برتری برقرار رہے۔

خود دیکھیں جو انسانوں کو ایک جیسا بتاتے ہیں وہ خود جانوروں میں خصوصیات نسل کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کوئی مرغے لڑانے والا اعلیٰ نسل کو سامنے رکھ شرط کھیلتا ہے، وہ بھی جانتا ہے کہ گھٹیا نسل کی مرغا فوراً میدان چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ یہ چند مثالیں جانورں کی ہیں تا کہ اس طرف شعور کو راستہ ملے اور باقی مثالیں وہ خود ڈھونڈ سکے۔ اسی طرح نباتات میں بھی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اعلیٰ نسل کا تصور موجود ہے۔مثلاً آم کو دیکھ لیں۔ایک آم دس روپے کلو ہے تو ایک سو روپے کلو۔باغ لگانے والے نرسریوں سے پہلے نسل کی ضمانت لیتے ہیں۔پھر پودا خریدتے ہیں، آخر کیوں؟

اسی طرح خود سوچتے چلے جائیں تو آپ کو اس کو لاکھوں مثالیں ملتی جائیں گی۔

جب پوری دنیا ہر نوع میں ادنیٰ اور اعلیٰ نسل کے تصور کو مانتی ہے تو کیا سبھی تصورات اشرف المخلوقات کہلانے والے پر آ کر باطل ہو جاتے ہیں؟

انسان کی مختلف نسلوں کے مختلف خصوصیات سے انکار کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔

اسلام کا نام لے کر جھوٹ بولنے والے خود تاریخ اسلام میں ہزاروں واقعات دیکھ سکتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نسل کو بہت اہمیت حاصل ہے۔مثلاً امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے برادر بجان برابر جناب عقیل علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ میں ایسی مستورہ سے عقد کرنا چاہتا ہوں جو ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہو جو میدان جنگ کا شیر ہو، تاکہ میرا ایک فرزند ایسا بہادر اور اشجع عالم ہو جس کی مثال نہ مل سکے۔اس پر جناب عقیل علیہ السلام نے فرمایا نسلی خصوصیات کے لحاظ سے کلبیہ قبلہ عرب کا شجاع قبیلہ ثابت ہے۔پھر عقد ہوا اور توقعات کے عین مطابق جناب ابوالفضل عباس علیہ السلام کا دنیا پر ظہور اجلال ہوا۔

ثابت ہوا کہ امیر المومنین علیہ السلام بھی نسلی خصوصیات کو اہم سمجھتے تھے۔ہارون رشید عباسی نے جب جانشین مقرر کرنا چاہا تو مامون کے بجائے امین کو جانشین نامزد کیا اور کہا کہ امین کی ماں زبیدہ خاتون اعلیٰ نسل سے تعلق رکھتی ہے اور مامون الرشید ایک عام عورت کا بیٹا ہے اس لئے امین نسلی اعتبار سے مامون سے بہتر ہے۔یعنی قدیم عرب بھی نسل اہمیت کو

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سمجھتے تھے۔

انگریز تو ویسے بھی نسل کا قدردان تھا اور اب بھی ہے۔ پاک و ہند میں جب انگریز حکمران تھا تو کسی گھٹیا نسل کے فرد کو اعلیٰ عہدے پر فائز نہیں کرتا تھا۔

میرے کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ انسان میں نسلی مساوات کا پرچار بازاری لوگوں نے کیا ہے اور اسے اسلام کی خصوصیات بنا کر پیش کیا ہے تا کہ ان کے ذلیل نسب چھپ جائیں۔ کبھی تقویٰ کو طرہ فضیلت قرار دیتے ہیں تو کبھی دولت کو باعث افتخار رہتا تے ہیں۔ حالانکہ احترام سادات بوجہ نسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور اعلیٰ نسل کا احترام شرفا اور صلحا و عقلا کا شیوہ رہا ہے۔

فضیلت سادات عظام احادیث کی روشنی میں

سب سے پہلے مناسب یہ ہوگا کہ میں سادات کے فضائل پر کچھ فرامین نقل کروں تا کہ پتہ چلے کہ سادات فضیلت شرعی اور دینی ہے۔ احترام سادات پر نصوص موجود ہیں اور فضیلت سادات منصوص ہے۔

ا۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی

اس حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے امت کو دو گراں قدر چیزیں دی گئی ہیں۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

عترت سے مراد سادات عظام بھی ہیں۔

کیونکہ عترت کے معنی رشتہ داری کے ہیں۔رشتہ داری چاہے اولاد کے حوالے سے ہو یا اجداد کے حوالے سے، رشتہ داری ہی ہے اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ اجداد کے حوالے سے عترت کیسے ثابت ہے تو انہیں فرزندان جناب مسلم بن عقیل علیہ السلام کو وہ قول دیکھنا چاہیے جس میں انہوں نے اپنا تعارف کروایا ہے۔اس میں فرمایا" ہم تمہاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عترت سے ہیں"۔حالانکہ ان کا رشتہ مادری پدری طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے نہیں ملتا بلکہ جناب عقیل علیہ السلام چچازاد بھائی تھے۔

اس طرح دادا کے حوالے سے جو رشتہ بنتا ہے وہ بھی دائرہ عترت میں آتا ہے۔عترت بھی قرآن کی طرح محترم ہے، گویا سادات عظام کا احترام لازم ہوتا ہے۔

۲۔ النظر الیٰ ذریتنا عبادۃ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے ذریت کی طرف (محبت بھری) نظر کرنا بھی عبادت ہے۔ذریت سے مراد سادات عظام ہیں۔

۳۔ عبادۃ بنی ھاشم(علیھم السلام) فریضۃ و زیارتھم سنۃ

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ بنی ہاشم علیہم السلام کی عیادت کرنا فرض ہے۔اوران کی زیارت کرنا سنت ہے۔اسی حدیث کو خلیفہ ثانی نے بھی بیان کیا ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۴۔ فرمایا کسی کے احترام میں کھڑا ہونا جائز نہیں سوائے میری ذریت کے احترام کے۔ ان کا میری زندگی میں اور میرے بعد احترام کرنا۔

۵۔ فرمایا چار افراد کی شفاعت ہم خود فرمائیں گے۔

(ا) میری ذریت کے احترام کرنے والے کی۔(ب) ان سے محبت کرنے والے کی،(ج) ان کی ضروریات پوری کرنے والے کیا(د) ان پر خرچ کرنے والے کی۔

۶۔ وہی شخص کامل الایمان ہے جو ہمیں اپنی ذات سے اور ہماری ذریت کو اپنی ذریت سے اور ہمارے چاہنے والوں کو اپنے چاہنے والوں سے افضل سمجھے۔

۷۔ اکرموا اولادی الصالحون للہ ولو لطالحون لی

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری اولاد کا احترام واکرام کروا۔ اگر وہ نیک ہوں تو اللہ جل جلالہ کی وجہ سے احترام کرو۔ اگر غیر صالح ہوں تو میری وجہ سے احترام کرو۔

۸۔ احبو اولادی صالحھم للہ وطالحھم لی۔

میری اولاد سے محبت کرو، صالح اور نیک ہوں تو فی سبیل اللہ محبت کرو۔ اگر غیر صالح ہوں تو ہمارے رشتے کی پاس خاطر کرتے ہوئے محبت کرو۔

۹۔ لا تقبل راس احد ویدیه احد الا ارید یدیه رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم

کسی کے ہاتھوں کو اور سر کو احتراماً چومنا جائز نہیں، ہاں صرف تقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے جائز ہے۔

۱۰۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اطاعت صرف ایک امام کی واجب ہوتی ہے اور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

مودت پوری ذریت کی واجب ہے۔

۱۱۔ ثم اورثنا الکتاب الذین

کی تفسیر میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا؛

قرآن کے وارث سادات عظام ہیں۔ چاہے صالح ہیں یا غیر صالح معصوم وغیر معصوم سبھی سادات وارثان کتاب اللہ ہیں۔

۱۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک دعا ہے جسے اہل تشیع کے ساتھ اہل سنت نے بھی نقل کیا ہے۔

اللھم انھم عترت نبیک فھب مسیئھم وھبھم لی	اے اللہ جل جلالہ یہ تمہارے نبی کے عترت ہیں۔ ان کے گناہگاروں کو اپنے نیکوں کی وجہ سے بخش دے اور ان دونوں کی میری وجہ سے بخش دے۔

۱۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے بابائے بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا؛ احترام سادات اور نجات بوجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ بحث ہوئی۔ کسی نے عرض کیا کہ والدین کی وجہ سے بھی اولاد کو فائدہ پہنچا ہے۔ تو فرمایا ہاں نیک اجداد کہ نیکیوں کی وجہ سے اللہ کی طرف سے اس پر رحمت ہوتی ہے۔

پھر آیت پڑھی۔ فرمایا کہ جناب موسیٰ وخضر علیہما السلام نے دو یتیموں کا خزانہ بچانے کیلئے دیوار بنائی تھی۔ یہ حکم الٰہی ان کے نیک والدین کی وجہ سے ہوا تھا۔ پھر فرمایا؛ ہم سادات بھی یتیم ہیں۔ بعد از حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیموں کی طرح بے سہارا ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۱۴۔ یاایھا الدین آمنوصلوعلیہ وسلموا تسلیما

اس آیت کی تفسیر میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛

لا تصلوا علی صلواۃ مبتورۃ	اہل بیت کو مجھ سے منقطع نہ کرو
اذا صلیتھم علی بل صلوالیٰ	کیونکہ ہر نسب روز قیامت باقی نہ
اھل بیتی و لا تقطعو ھم منبی	رہے گا مگر میرا رشتہ نسب کبھی بھی
فان کل نسب منقطع یوم	باطل (منقطع) نہ ہوگا۔

القیامۃ الانسبی

یعنی فرمایا تم صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے وآلہ کو شامل کرو جو طریقہ صلواۃ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے کہ الھم صل علیٰ محمد و آل محمد یعنی آل محمد شامل صلوات ورحمت ہیں۔

کتاب والسائل الشیعہ تفسیر نعمانی میں ہے کہ آل محمد سے مراد سادات عظام ہیں۔ چاہے نیک ہیں یا گنہگار۔

آیت خمس کے ضمن میں امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے؛

خمس کے چھ حصے ہیں۔(۱) اللہ کا حصہ، (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ، (۳) ذوالقربیٰ کا حصہ، یہ تینوں حصے ہر دور کے امام زمانہ علیہ السلام حاصل کرتے ہیں۔ بقیہ تین حصے آل محمد علیہ السلام میں سے یتیموں مساکین مسافروں کیلئے ہیں۔ اسی وسائل الشیعہ میں دوسری روایت میں ہے کہ خمس کا نصف حصہ "آل محمد" علیہم السلام کے یتیموں مساکین اور مسافروں کا ہے۔ کیونکہ ان پر زکواۃ وصدقہ حرام ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ثابت ہو جن پر صدقہ وزکواۃ حرام ہو وہ آل محمد ہیں اور جو آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ان پر دوران نماز صلواۃ بھیجنا واجب ہے۔ سید چاہے گنہگار ہی کیوں نہ ہوں اس پر صدقہ وزکواۃ حرام ہے اور نماز میں صلوات واجب ہے۔

شیخ صدوق کتاب معانی الاخبار میں عبداللہ بن میسرہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے امام صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اللھم صلی علی محمد واھل بیته کے بارے میں ارشاد فرمائیں کہ آل محمد علیہم السلام کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا آل محمد علیہم وہ ہیں جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حرام ہے۔ یعنی قیامت تک آنے والے سادات کی بیٹیاں دختران رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان سے نکاح حرام ہے۔

کتاب سعادت الدارین فی صلوات علیٰ سید الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے کہ جو مجھ پر صلوات بھیجے اور میری آل کو شامل صلوات نہ کرے اس نے مجھ پر جفا کی ہے۔

کتاب انوار زہرا صلوات اللہ علیھا میں عمار السیوفی العصری سے ایک روایت ہے۔ آل محمد علیہم السلام سے مراد اولاد امیر المومنین اور اولاد جناب عقیل علیہ السلام اور اولاد جناب جعفر طیار علیہ السلام ہے۔

امام شافعی سے کسی نے آل محمد علیہم السلام کی فضیلت پوچھی تو شعر پڑھا؛

کفا کم فیی عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لا صلواۃ له

اے آل محمد علیہم السلام آپ کی فضیلت کیلئے یہی کافی ہے کہ جو شخص آپ پر صلوات نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہے۔ ان سے سوال ہوا آل محمد سے مراد کون ہیں تو فرمایا آل محمد وہ ہیں جن پر صدقہ وزکواۃ حرام ہے۔ یعنی جملہ سادات آل محمد ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ سے کسی نے پوچھا کہ جناب سید ابو علی کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہئے کیونکہ انہوں نے ظاہراً اعلان امامت بھی فرمایا تھا اور عباسیوں کے خلاف علی جہاد بھی اٹھایا تھا (یعنی گناہگار تھے) تو اس کو جواب میں سید مرحوم نے فرمایا؛ جب تم اللھم صلی علیٰ محمد و آل محمد کہتے ہو تو وہ بھی تمہاری صلواۃ میں شامل ہوتے ہیں۔ (کتاب عمدۃ الطالب)

سید حسن ابطحی نے دو کتب کی تحقیق کے بعد لکھا ہے کہ "آل محمد علیہ السلام" سے مراد تا قیامت نسل سادات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی بڑے سے بڑے عالم نے بھی خمس کو کسی سید کے عمال سے مشروب نہیں کیا بلکہ ہر نیک و گنہگار سید خمس میں برابر کا حقدار ہے۔ بلکہ ائمہ اطہار علیہم السلام کے دور میں اگر کسی نے سادات کے اعمال غیر صالح کو دیکھ کر خمس نہیں دیا تو انہوں نے سرزنش فرمائی ہے۔ مثلاً آقای امام حسن عسکری علیہ السلام کے نائب خراسان احمد بن اسحاق کا ایک واقعہ ہے کہ انہوں نے سید ابوالحسن حسین کو شراب خوری میں ملوث پایا اور ان کا حق خمس روک لیا۔ جب وہ ان کے در پہ آئے تو انہیں ملنا تک پسند نہ کیا اور کہا کہ مال سادات شراب نوشی پر خرچ نہیں کروانا چاہتا۔

جب احمد بن اسحاق اشعری سامرہ گئے اور اذن بازیابی طلب کیا تو امام علیہ السلام نے اجازت زیارت نہ دی۔ کافی التجا اور گریہ زاری کے بعد وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ تو نے ایک سید کو ملنا پسند نہیں کیا۔ ہم تمہیں دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے معذرت کی اور واپسی پہ سید ابوالحسن سے معافی مانگی۔ تب جا کر امام علیہ السلام سے معافی ملی (ملاحظہ فرمائیں؛ سفینۃ البحار، جلد دوم صفحہ ۲۵۴ مطبوعہ نجف اشرف) یعنی خمس کیلئے شرط اعمال صالح نہیں

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہے، کیونکہ سادات چاہے گنہگار ہی کیوں نہ ہوں آل محمد ہی سے ہیں۔ قرآن کریم کی آیت ہے؛

ولسوف یعطیك ربك فترضیٰ   اے میرے حبیب تمہیں اتنا دیا جائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

جب اس آیت کے معنی و تفسیر ابن عباس سے پوچھی گئی تو انہوں نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اس کے سوا کیا ہو گی کہ ان کی پوری ذریت کے گناہوں سے درگز کیا جائے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

"عقد سیدانی" کا تقدس

قارئین محترم آپ نے دیکھا کہ سادات کے خلاف سادات دشمن ہمیشہ سے مختلف حربے آزما رہے ہیں۔ وہ سادات جو آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کا احترام واجب ہے ان کے خلاف کبھی منطق کو بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے تو کبھی سائنس کو تو کبھی تاریخ کو ان کا مقصد اصلاح انسانیت نہیں۔ امتیازات سادات کو ختم کرنا ہے۔ جو مشن سقیفہ بنی سعد میں آغاز پذیر ہوا تھا اسے مکمل کرنا ہے۔ میں نے سادات کے فضائل بہت اختصار سے لکھے ہیں کیونکہ اس موضوع پر بہت سی کتب لکھی جا چکی ہیں۔ اس دور میں بھی وہی سادات دشمنی نئے انداز سے سامنے آرہی ہے اور کم علم نوجوان ان کے دام فریب میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ مقولہ ہے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے۔

یہاں جو دوست ہیں وہ بدقسمتی سے نادان ہیں اور جو دشمن ہیں وہ بہت شاطر ہیں۔ اس لئے سادہ لوح سادات کو بھی وہ اپنے مشن کو چلانے کیلئے آلہ کار بنا لیتے ہیں اور بھولے بھالے سادات کو اسلام اور دین کا لیبل دیکھ کر دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

اس پروگرام کا پہلا حصہ یہ تھا کہ سادات کے گھروں کو غیر سیدانیوں سے بھر دو۔ جب پورا گھر غیر سادات سے بھر جائے تو پھر ان سے مذموم ارادوں کی تکمیل آسان ہو جائے گی۔ اس لئے سادات کو اپنی بیٹیاں سونپ دی گئی۔ جب ان کے گھروں میں غیر سادات حکومت قائم ہوگئی تو پھر خود رشتوں کے طلبگار بن گئے۔ اس کے باوجود سادات اس کام پر

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

راضی نہیں ہوتے تو پھر انہیں قائل کرنے کیلئے کئی طریقے اپنائے جاتے ہیں، مثلاً:

ا۔ غلط فتوے دکھا کر قائل کیا جاتا ہے کہ سید اور امتی میں کوئی فرق نہیں۔

ب۔ عقلی دلائل دے کر مائل کیا جاتا ہے۔ سارے انسان ایک جیسے ہیں۔

ج۔ جو آلٹرا ماڈرن سوسائٹی میں پہنچ جاتے ہیں انہیں مغربی طرز فکر انجیکٹ کیا جاتا ہے۔ سائنسی دلائل دیئے جاتے ہیں۔

د۔ جو تھوڑا بہت پڑھ لکھ لیتے ہیں انہیں دور امیہ اور بنی عباس کے دور کے لکھوائے گئے کتب انساب دکھائے جاتے ہیں کہ تمہارے اجداد بھی نعوذ باللہ یہ کام کر چکے ہیں۔

بعض کو انگریزی کی ترقی کا راز یہی بتایا جاتا ہے کہ اس میں غیرت نہیں لہذا تم کیوں غیرت کرتے ہو۔ غیرت کرو گے تو دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ جاؤ گے۔ تم غریب سید ہو بڑے دولت مندوں سے رشتے داری ہوگی تو تمہاری عزت بڑھے گی۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب پہلے ہم ان کے ان شیطانی حربوں کا تفصیل سے جائزہ لیتے ہیں۔

جسمانی مناسبت:

ا۔ سب سے پہلے جو بات کی جاتی ہے وہ یہ کہ کہ جسمانی لحاظ سے امتی اور سید میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ کہتے ہیں کہ اگر امتی کا پیٹ پھاڑ کر دیکھو تو اس میں بھی وہی کچھ ہوگا جو سید کا ہوگا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۳۔ سادانی کو سر خاب کے پر نہیں لگے ہوئے کہ امتی کے عقد میں نہیں آسکتی۔

باقی دلائل بھی ایسے ہی ہیں۔

پہلا جواب تو ہی ہے کہ چند رشتے ایسے بھی ہیں جنہیں عقلی دلائل کے بغیر ہم حرام سمجھتے ہیں۔ کیا بہن بھائی میں جسمانی مناسبت نہیں ہوتی؟

ماں کا پیٹ چاک کر کے دیکھو جو اس میں ہوگا وہی بیٹے کے پیٹ میں ہوگا۔ تو کیا ماں اور بیٹے کا عقد جائز ہے؟

اگر جسمانی مناسبت اعضاء کی ہم آہنگی ہی کافی ہے تو پھر قرآن کریم نے جتنے رشتے حرام دیئے ہیں وہ سب جائز ہو جاتے ہیں۔ اس جدید دور میں تو تجرباتی طور پر عورتوں سے گوریلاز سے ہمبستری کر کے بچے پیدا کیے ہیں اور ایسا ایک بچہ مشہور ٹی وی پروگرام "**یو آسکڈ فار اٹ**" میں دکھایا بھی گیا تھا تو پھر گوریلاز سے عورتوں کی شادی جائز ہو جائے گی کیونکہ وہاں ان میں مکمل ہم آہنگی اور جسمانی مناسبت موجود ہے۔ ان دلائل کے بعد کوئی بھی شریف بیٹی کا باپ ایسا بھی ہے جو صرف جسمانی ہم آہنگی کو کافی سمجھے۔

ثابت ہوا کہ جسمانی مناسبت اور ہم آہنگی ہی کافی نہیں بہت سی اور شرائط بھی ہیں۔ اگر انسان دائرہ مذہب میں ہے چاہے وہ کوئی بھی مذہب ہو تو وہاں چند رشتے ضرور حرام ہوں گے حتیٰ کہ مجوس بھی چند رشتے حرام ہیں۔ ہندو دھرم میں تو رشتوں کا احترام اس حد تک ہے کہ جو لڑکی کسی لڑکے کو راکھی باندھ لے تو وہ اس کی بہن بن جاتی ہے اور رندھاوا وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ گھٹیا زبان استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سیدانی کو سر خاب

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کے پر تو نہیں لگے ہوئے جوابا عرض کروں گا کہ ان کی ماں ان کی بہن وغیرہ کو بھی سرخاب کے پر نہیں لگے ہوئے جو ان سے عقد نہیں کرتے۔

اگر برابری ہی کافی ہے تو بہن اور بھائی میں جتنی برابری اور یکسانیت ہوتی ہے کسی غیر کو دے کر دوسری لڑکی لی جاتی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے؟ وجہ ظاہر ہے کہ یکسانیت اور برابری یا جسمانی مناسبت کا موجود ہونا کافی نہیں ہے۔

دیگر بہت سے شرائط ہیں۔ ہمیں اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ کیا کریں مجبوری ہے۔ ان سادات دشمنوں کے دلائل کے جواب دینے کے بجائے دوسرے طریقے سے خاموش کرنا زیادہ بہتر تھا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سادات کی امتیازی تعظیم اور اس پر فقہی دلائل

بعض نام نہاد پڑھے لکھے کہتے ہیں کہ یہ ایک فقہی مسئلہ ہے۔ (حالانکہ یہ سراسر اعتقادی مسئلہ ہے) اور فقہی رو سے مومن مومن کا کفو ہے۔ باقی امتیازات سب باطل ہیں۔ شرط ایمان ہے جس میں بھی موجود ہو اس سے عقد جائز ہے۔ حالانکہ وہی نام نہاد پڑھے لکھے حضرات جانتے ہیں کہ جو بات اعتقاد میں داخل ہو واجب التقلید نہیں ہوتی اور یہ مسئلہ اعتقادی مسئلہ ہے نہ کہ فقہی مسئلہ ہے۔ اس لئے پہلے ہم علماء کرام کے اعتقادات کے چند حوالے سپرد قلم کرتے ہیں تاکہ یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ خالصتاً اعتقادی مسئلہ ہے۔

۱۔ جناب شیخ صدوق رحمۃ اللہ اعتقادیہ میں لکھتے ہیں؛

"سادات کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے سبھی افراد تا قیامت آل پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شامل ہیں۔ ان سے محبت واجب ہے۔ ان کا احترام کرنا واجب ہے کیونکہ یہ اجر رسالت ہے"۔

یعنی شیخ صدوق نے احترام سادات کو اعتقادیہ میں لکھ کر ثابت کیا ہے کہ یہ فقہی مسئلہ نہیں اعتقادی مسئلہ ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۲۔ مقدس اردبیلی علیہ رحمتہ ایک حدیث لکھتے ہیں؛

تقدیم اولاد الرسول فی المشی والجلوس

فرمایا اولاد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کو راہ چلنے میں بھی مقدم رکھو اور بیٹھنے میں بھی مقدم رکھوں،

یعنی ان پر عام مومن کے احکام لاگو نہیں ہوتے بلکہ احترام سادات اعتقادی مسلہ ہے۔

۳۔ صاحب انوار زہرا صلوات اللہ علیہا لکھتے ہیں کہ:

ہمارا مسلک کے اکثر علماء قائل ہیں کہ اگر استاد غیر سید ہو اور شاگرد سید تو استاد کو شاگرد کے آگے نہیں چلنا چاہیئے۔

۴۔ شیخ مفید علیہ الرحمتہ جن کا ایک خواب ہم نقل کر چکے ہیں ان کا حکم ہے کہ "اگر سید موجود ہو تو کسی غیر سید کو نماز جنازہ پڑھانے کا کوئی حق نہیں ہے"۔

۵۔ شہید ثانی علیہ رحمتہ فرماتے ہیں؛

نماز جماعت میں سید پر غیر سید کو ترجیح دینا جائز نہیں ہے۔

۶۔ اہل سنت کے مشہور ترین مفسر قرآن جناب فخر الدین رازی فرماتے ہیں کسی بھی غیر سید کا سید سے بلند مقام پر بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

۷۔ سید حسن ابطحی فرماتے ہیں:

"جس طرح پہلی صدی ہجری میں سیدانیوں کا غیر سادات سے عقد آل محمد علیہم السلام کے حق کی توہین وتحقیر تھا اسی طرح قیامت تک سیدانیوں سے غیر سادات کا عقد باعث توہین وتحقیر

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

حق محمد آل محمد ہے۔(انوار زہرا صلوات اللہ علیہا)۔

۸۔ ابن جنید اسکافی علیہ رحمتہ کا فتویٰ ہے کہ غیر سید کا کسی سیدانی سے عقد کرنا حرام ہے۔(حاشیہ شرح لمعہ کتاب النکاح، اصول الاعتقاد علامہ سید باقر عراقی)۔

۹۔ سید حسن ابطحی فرماتے ہیں؛

تمام اہل بیت کا مثل آیات قرآن احترام واجب ہے۔قرآن میں اچھے اور برے الفاظ موجود ہیں۔انبیاء علیہم السلام کے ساتھ شیطان اور دیگر کفار کے نام بھی موجود ہیں۔ آیات ناسخ ومنسوخ بھی موجود ہیں۔مگر جملہ الفاظ قرآن اور آیات کلام الٰہی واجب الاحترام ہیں۔اسی طرح سادات میں سے ہر صالح وغیر صالح کا احترام واجب ہے(انوار زہرا ص ۱۷/ ۳۷، مطبوعہ ایران)۔

یہ چند حوالے صرف اسی لئے تحریر کئے گئے ہیں تا کہ ثابت ہو جائے کہ یہ مسئلہ احترام اعتقادی مسئلہ ہے۔اس میں فقہی احکام کو مدخلیت نہیں ہے۔اس معاملے میں فقہ کی مدخلیت ہی نہیں ہے تو اس پر فقہی استدلال کرنا اور فقہی نکتہ نظر سے دیکھنا جائز ہی نہیں ہے۔ یہ خالصتاً اعتقادی مسئلہ ہے جسے کثیر تعداد میں احادیث وفرامین ائمہ اطہار علیہم السلام کی تائید حاصل ہے۔اور اس موضوع پر اس تواتر سے احادیث موجود ہیں کہ اہلسنت کے علماء کرام سے لے کر اہل تشیع کے علماء تک کسی کو اختلاف نہیں۔ہاں صرف سادات دشمن گروہ اس احترام وامتیاز کو مٹانے کیلئے ہر طریقہ استعمال کرتا ہے۔

حالانکہ جملہ مسالک کے علماء جانتے ہیں کہ تفضیل مفضول علی الفاضل عقلاً ونقلاً حرام ہے۔کسی ادنیٰ کو اعلیٰ کا حاکم بنا دینا عقل کے حساب سے بھی حرام ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اور قرآن کا فیصلہ

الرجال قوامون علی النساء   کہ مرد اپنی عورتوں کے حاکم ہیں۔

اور ایک فاضل مستور کا محکوم مفضول سے عقد کرنا عقلاً بھی حرام ہے۔ یہ تو صرف سادات دشمنوں کی کارستانی ہے کہ جنہوں نے اس مسئلے کو فقہی مسئلہ قرار دے کر احکام خمس میں بھی غیر سید کی سیدانی سے اولاد کے بارے میں مسائل تحریر کر دیئے حالانکہ انہی حضرات کی فقہی بے نیازیاں دیکھیں تو حیران ہو جائیں کہ ایک یہ کہتے ہیں کہ مومن مومن کا کفو ہے۔ یعنی ایمان شرط ہے۔ اگر یہ دونوں میں موجود ہو تو عقد جائز ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اصول قرآنی نقطہ نظر سے غلط ہے۔ مثلاً انبیاء علیہم السلام جیسے صاحبان ایمان کے عقد میں غیر مومنہ عورتیں رہی ہیں۔ جیسا کہ جناب نوح علیہ السلام اور جناب لوط علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ اس طرح فرعون کی بیوی کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ لہذا یہ کلیہ غلط ہے۔ پھر دائرہ اسلام میں بھی اس کے ثبوت موجود ہیں۔ مثلاً جعدہ بنت اشعث اور ام الفضل وغیرہ جیسی اور بھی ہستیاں جو ائمہ اطہار علیہم السلام کی زوجیت میں رہی ہیں۔ ثابت ہوا کہ یہ کلیہ غلط ہے کہ عورت اور مرد ایمان کی شرط موجود ہو تو عقد جائز ہے۔

اس تصوری کا دوسرا رخ یہ ہے کہ اکثر مسائل فقہ میں دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ بعض صورتیں ایسی بھی ہیں کہ مرد اور عورت دونوں میں ایمان بھی موجود ہوتا ہے مگر فقہی احکام کے رو سے عقد بھی حرام ہوتا ہے۔ مثلاً:

۱۔ بہن بھائی اگرچہ دونوں صاحب ایمان ہوں مگر عقد حرام ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اسی طرح دوسرے محترم رشتوں کے بارے میں خود سوچتے جائیں۔

۲۔ اگر مرد کسی شادی شدہ عورت سے ہم بستری کرلے تو وہ عورت اس پر دائمی حرام ہے۔اگر چہ دونوں صاحب ایمان ہی کیوں نہ ہوں۔

۳۔ اگر مرد نے کسی لڑکے سے کسی بھی عمر میں بدفعلی کی ہو تو اس لڑکے کی بہن اس مرد پر دائماً حرام ہے۔ یہاں بھی ایمان کی شرط نہیں۔

۴۔ اگر دو میاں بیوی برسوں ساتھ رہیں اور پھر ان کا بچہ اپنی نانی کا دودھ پی لے تو مرد پر اپنی بیوی حرام ہے۔ یہاں بھی ایمان کی موجودگی نفع بخش نہیں۔

۵۔ ایک مرد کے عقد میں ایک بہن موجود ہو تو اس کی دوسری بہن سے عقد حرام ہے۔ آخر کیوں؟

ایسے ہی سینکڑوں مسئلے فقہی کتب میں موجود ہیں جن سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ جو جسمانی مناسبت کے باوجود حرام ہیں۔ جو دین و مذہب کی یگانگت کے باوجود حرام ہیں، جو ہمہ پہلو مساوات وتساوی فی الکل کے باوجود حرام ہیں۔تو ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ مسئلہ فقہی ہے ہی نہیں اور اس مسئلہ میں جس فقہی دلیل کا سہارا لیا جاتا ہے وہ دلیل ہی باطل اور ناقص ہے۔اور اس کے علاوہ اگر کوئی کہتا ہے کہ فقہ ایک آفاقی قانون ہے جس میں سادات کیلئے بوجہ نسل و خاندانیت کوئی علیحدہ خانہ موجود نہیں علیحدہ احکام نہیں ہیں جس طرح ایک عام امتی فقہ کے ماتحت ہوتا ہے۔اسی طرح ایک سید بھی احکام فقہ کے ماتحت ہوتا ہے۔ لہذا جب فقہ نے امتیازات نہیں دیئے تو ہم کیوں دیں۔جب امتیازات ہی باقی نہ رہیں گے تو عقد کیسے حرام ہوگا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس کا جواب خود فقہ میں موجود ہے اور احادیث شارع علیہ السلام سے بھی ثابت ہے۔ اگر ہر مومن اور کلمہ گو ایک جیسا ہے تو پھر خمس اور زکواۃ کے مسائل میں سادات کے ساتھ فقہ میں امتیازی سلوک کیوں برتا گیا ہے۔ کیونکہ یہ امتی چاہے مرجع الناس ہی کیوں نہ ہو اس پر خمس سہم سادات کا استعمال حرام ہے۔ یہ خالصتاً سادات کا حق ہے اور سید چاہے جتنا گناہگار ہی کیوں نہ ہو اس پر صدقہ وزکواۃ حرام ہے۔

جملہ کتب فقہ دیکھیں یہ سادات کے امتیازات واضح نظر آئیں گے۔ احکام خمس و زکواۃ پڑھ کر دیکھ لیں۔ سادات پر صدقات وزکواۃ حرام کر کے شارع علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بتا دیا ہے کہ تم غیر سادات جیسے نہیں ہو۔ تم میرا خون ہو۔ پھر اپنے فرمان میں صدقہ و زکواۃ کے حرام ہونے کی وجہ بیان فرمائی ہے۔ حدیث ہے:

(ان صدقه الله علينا محرمة لانها او ساخ ايدى الناس) فرمایا ہم سادات پر صدقہ وغیرہ حرام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عام لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے۔

یہ حدیث متعدد مرتبہ ارشاد ہوئی ہے۔ کبھی پاک حسنین علیہما السلام سے فرمایا گیا ہے تو کبھی دیگر اولاد سے۔ خاندان پاک کی مستورات نے یہی حدیث بازار کوفہ میں اس وقت بیان فرمائی جب اہل کوفہ نے سادات کے بھوکے پیاسے بچوں پر صدقے کی کھجوریں گرائیں۔

جب جناب عبداللہ بن جعفر طیار اپنے والد علیہ السلام کے ساتھ حبشہ سے واپس ہوئے تو ان کا بچپن تھا۔ اس وقت فتح خیبر کا جشن بپا تھا تو کسی نے صدقے کی کھجوریں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کیں تو ایک دانہ کھجور جناب عبداللہ بن جعفر علیہما السلام نے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اٹھالیا۔کھانے کا ارادہ کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمان دیا کہ ہم پر صدقہ وغیرہ حرام ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے۔ثابت ہوا کہ عام لوت تو ہاتھوں کی میل کھا سکتے ہیں کیونکہ یہ کم مرتبہ چیز کھانے والے بھی ہیں مگر کسی اعلیٰ کیلئے ان کے مرتبہ کی مناسبت سے کم چیز کھانا حرام ہے۔ثابت ہوا کہ اسلام نے سادات کے امتیازات کو تسلیم کیا ہے، جسے کسی بھی فقہ نے رد نہیں کیا۔اولاد بھی صدقہ جاریہ کا مقام رکھتی ہے تو غیر سید کی والا د سیدانی کو دینا حرام ہے تو عقد کیسے جائز ہے۔

اسی لئے آغا محمد باقر الصدر نے مقدمہ اصول فقہ میں ابن جنید اسکافی معاصر کلینی علیہ الرحمتہ کا فتویٰ نقل کیا ہے کہ کسی سیدانی سے غیر سید کا عقد حرام ہے اور اس کی تائید یہ حدیث بھی کرتی ہے کہ ہر نسبت قیامت کے دن منقطع ہو جائے گی میرا نسب باقی رہے گا۔

اسی کی تفسیر میں صاحب انوار زہرا صلوات اللہ علیہا نے فرمایا ہے؛

صدر اول (سلسلہ نسل اول) میں جس طرح نبی زادیاں نبی کی بیٹیاں تھیں اسی طرح سادات کی بیٹیاں قیامت تک نبی زادیاں ہیں۔یعنی جس طرح کسی امتی کا روز اول سادات سے عقد حرام تھا اسی طرح تا قیامت حرام ہے۔

مامون رشید عباسی نے جو سوالات امام علی رضا علیہ السلام سے کئے تھے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ ہمارے اور آپ کے مابین فرق کیا ہے؟ تو امام علیہ السلام نے سادہ سا جواب عطا فرمایا؛ اگر آج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں اور تم سے بیٹی کی خواستگاری کریں تو جائز ہے؟

اس نے کہا جائز ہی نہیں، ہمارے لئے باعث افتخار بھی ہے۔فرمایا کیا وہ ہم سے بھی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

خواستگاری کر سکتے ہیں؟ مامون نے کہا ناممکن ہے۔ کیونکہ آپ ان کی اولاد ہیں اور اولاد سے نکاح حرام ہے۔ فرمایا تمہارے اور ہمارے مابین یہی فرق ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا تھا کہ جن سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حرام ہے وہ آل محمد ہیں، وہ خمس کے مالک ہیں ان پر صدقہ وزکواۃ حرام ہے۔ ان پر دوران نماز صلوات نہ پڑھنے والے کی نماز ہی باطل ہے۔ اب کوئی شخص کہتا ہے کہ یہ فقہی مسئلہ ہے تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ یہ مسئلہ ہے ہی اعتقادی۔ اور اعتقادی مسئلے میں تقلید واجب نہیں ہے۔ اس لئے کسی بھی (مجتہد) کا فتویٰ ماننے کا کوئی بھی پابند نہیں ہے۔ (بالخصوص جن مسائل پر فرامین معصومین واضح اور متواتر ہوں)

فتاویٰ علماء کی حثیت

جن علماء نے "لا یجوز ذالک" کہا ہے انہیں اشتباہ ہوا ہے۔ انہوں نے سادات اور غیر سادات کو لفظ مومن کے ماتحت سمجھ کر باقی امتیازات کو نہیں دیکھا اور فتویٰ دیا ہے۔ پھر اس کے مقابلے میں خود علماء میں اختلاف ہے۔ کثیر تعداد میں علماء کے خلاف ہیں اور جنہوں نے جائز قرار دیا ہے ان کی تحقیق نامکمل ہے۔ پھر اس کے جواز میں کسی امام معصوم کا قول موجود نہیں کہ جس میں فرمایا گیا ہو کہ یہ عقد جائز ہے۔

ان علماء کی تحقیق اس حد تک نامکمل ہے کہ ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بیٹیاں ہیں یا صرف ایک دختر پاک ہے؟ جو یقیناً ایک ہے اور وہی بافرمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی کا حصہ ہیں جس نے انہیں ناراض کیا اس نے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کیا اور جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کیا اس نے اللہ کو غضبناک کیا۔ جس کے احترام میں حضور ہمیشہ کھڑے ہو جاتے تھے کہ جب بھی پاک معصومہ صلواۃ اللہ علیہا تشریف لاتیں اپنی جگہ بٹھاتے تھے۔ حدیث کساء میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسی معظمہ صلواۃ اللہ علیہا کو مرکز تعارف بنایا اور یہی جنت کی سرداروں کی مادر گرامی اور ساقی کوثر کی زوجہ محترمہ و خاتون روز قیامت ہیں۔ یہی واحد معصومہ صلواۃ اللہ علیہا آیت مباہلہ اور آیت تطہیر و آیت اجر رسالت کا حصہ ہیں اور یقیناً سچی اور پاک بی بی ہیں اور یقیناً انہی سے مودۃ ہی اجر رسالت ہے۔ جس کی سچائی اور پاکیزگی کی اللہ گواہی دے یہی واحد دختر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک بی بی فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا ہیں۔ اس مسئلہ پر بہت سے جید محقق تحقیق کر چکے ہیں اور بہت کتب مکمل دلائل کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں۔ جس سے یہ واضح ہو چکا ہے۔ کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صرف اور صرف یہی پاک خاتون سلام اللہ علیہا ہی واحد دختر ہیں۔ اگر کوئی اور بیٹیاں ہوتیں تو ان کے بھی مراتب اسی طرح ہوتے۔

اور اس حقیقت سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ کوئی بھی عالم معصوم نہیں ہے۔ انہوں نے انساب کے کتب دیکھے اور اس میں جو مواد بنی عباس اور بنی امیہ وغیرہ نے شامل کروایا اس کی مصلحتوں اور مقاصد کو نہ سمجھتے ہوئے اس کو بالکل درست مان لیا ہے اور اس پر فتوے دیئے ہیں کہ فلاں کا عقد ہوا ہے، فلاں کا ہوا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اس غلط مواد کی بنیاد پر دیا جانے والا فتویٰ گمراہی پر مبنی ہے اور سادات دشمنی پر مبنی ہے۔ اس لئے نا قابل علم اور نا قابل اعتنا ہے۔ کیونکہ فرامین معصوم اس کے خلاف ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

عقد سادات کی انفرادیت کے استدلال

پہلا استدلال:

مناسب رہے گا کہ میں چند استدلال پیش کرتا چلوں تا کہ معلوم ہو سکے کہ قرآن کریم میں سیدزادی کے عقد کو غیر سید پر حرام ہونا وارد ہے۔ یعنی دین اسلام میں نسبتوں کے احترام کو اہمیت دی گئی ہے اور اسے عین تقویٰ قرار دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ جل جلالہ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام سے منسوب بات کا احترام واجب قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً ارشادات قدرت ہے:

یا ایھا الذین آمنو لا تحلو شعائر اللہ و لا الشھر الحرام
و لا الھدی و لا القلائد۔

اے ایمان والو! تم پر شعائر اللہ کی بے حرمتی جائز نہیں اور نہ یہ محترم مہینوں کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی بے حرمتی جائز ہے بلکہ ان جانوروں کے گلوں میں پٹے ہوتے ہیں ان کا احترام بھی واجب ہے۔

اللہ نے نسبت کے احترام کو اتنی دور تک بھی واجب قرار دیا ہے کہ جو جانور اللہ سے منسوب ہو جائیں ان کے پٹوں اور رسیوں کا بھی احترام واجب قرار دیا ہے کیونکہ انہیں ایک اعلیٰ ذات سے نسبت ہے۔ جب جانوار اور ان کے پٹوں کی عزت و احترام کرنا واجب ہے تو کیا جن کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خون کا رشتہ ہے ان کا احترام واجب نہیں ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سادات کی عزت کو نسبت دی ہے کہ نیکوں کا احترام اللہ کی نسبت سے کرو اور گنگاروں کا احترام میری نسبت سے کرو۔ قربانی کے جانوروں میں صرف ایک نسبت موجود ہے سادات عظام میں تین نسبتیں موجود ہیں۔ ایک اللہ سے نسبت ہے، دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہے تیسری اہم ترین نسبت وہ خون کا رشتہ ہے جو سادات کا اجداد طاہرین سے جڑا ہوا ہے۔

تاریخ وحدیث کے کتب کا معمولی سا طالبعلم بھی جانتا ہے کہ بنی امیہ اور بنی عباس کے خلفاء بغض وعداوت کے پیش نظر سادات کے فضائل ومناقب سے انکار کرتے تھے اور ائمہ اطہار علیہم السلام انہیں عقلی وعلمی وقرآنی دلائل سے شکست دیتے تھے اور سادات کے فضائل کے منکرین کو مستحق لعنت قرار دیتے تھے اور انہیں خارج از اسلام قرار دیتے تھے۔ یہ ایک ایسی حقیقت تھی کہ جس سے انکار کسی بڑے سے بڑے دشمن سادات نے بھی نہیں کی۔

یزید ملعون جیسا دشمن کون ہو سکتا ہے مگر اس کا واقعہ جو جملہ کتب مقاتل میں لکھا ہے اس کے ثبوت کیلئے کافی ہے۔ میں اختصار کے ساتھ لکھتا ہوں جب قافلہ تسلیم ورضا دربار میں پہنچا تو دربار میں ایک شامی نے ایک شہزادی کے بارے میں یزید سے کہا کہ یہ شہزادی مجھے دے دیں تو شریکۃ الحسین صلوات اللہ علیہا کو جلال آیا اور فرمایا اے دشمن خدا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ ہی یزید ملعون یہ کام کر سکتا ہے۔ اولاد پیغمبر انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیروں کے سپرد کرے۔ یزید ملعون نے کہا مجھے اس کام سے کون روک سکتا ہے؟ تو شریکۃ الحسین صلوات اللہ علیہا جلال آمیز لہجے میں فرمایا تو ایسا کام اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک اسلام سے خارج ہونے کا اعلان نہ کرے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

صاحب سعادت دارین نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

کلا و الله ما جعل الله لك ذالك الا ان تخرج عن ملتنا و تدین

؎۱ (صفحہ ۴۹۹)

ہرگز نہیں خدا کی قسم خدا نے ہرگز تمہیں یہ حق نہیں دیا۔ سوائے اس کے کہ تو کھلم کھلا ہماری ملت ابراہیمی سے نکل جاؤ اور ہمارے دین اسام کے علاوہ کسی دین کا اعلان کرو۔

یعنی یزید جو ہر قسم ظلم سادات پر جائز سمجھتا تھا اور اسلام کا صرف لیبل لگا رکھا تھا اسے بھی معلوم تھا کہ خاندان سادات کے مستورات پر غیر کو حق تصرف دینا کفر ہے۔ اسلام میں بھی جائز نہیں اور ملت ابراہیمی میں بھی یہ بات حرام ہے۔ جو شخص اس دور میں سادات پر غیر کے تصرف کو جائز سمجھتا ہے گویا وہ یزید سے بھی بدتر عقیدے کا حامل ہے کیونکہ یزید ملعون اپنی جملہ سرکشیوں کے باوجود یہ کام نہ کر سکا اور دوبارہ خواہش کرنے پر اس ملعون شامی کو ڈانٹ کر کہا کہ خدا تجھے ہلاک کرے۔ کیا تو یہ سب کچھ نہیں سن رہا جو پھر مطالبہ دہرا رہا ہے۔

یہ واقعہ جملہ معتبر کتب میں موجود ہے اور جملہ کتب مقاتل میں دیکھا جا سکتا ہے۔ کچھ کتب میں یہ الفاظ ہیں کہ شامی ملعون نے اپنی خدمت کیلئے شہزادی کو طلب کیا تھا۔ اگر برائے خدمت ہی مان لیا جائے تو

؎۱ (۱) تمام شیعہ اور اہل سنت علماء نے اس واقعہ کو درج کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ (۱) امالی صدوق ص ۱۴۲، مجلس ۳۱، (۲) ارشاد مفید، ص ۲۴۲، (۳) روضۃ الواعظین، ص ۱۹۲، (۴) وسیلۃ الدارین فی انصار الحسین، ص ۳۹۷، (۵) نفس المھموم ص ۴۴۷، (۶) زینت الکبریٰ، ص ۱۱۵، (۷) تاریخ کامل جلد چہارم ص ۸۶۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

بات اور زیادہ عظیم ہو جاتی ہے جو غیر سید سیدانی سے خدمت کروائے وہ خارج از اسلام ثابت ہو جاتا ہے۔ جس سیدانی سے خدمت لینا کفر ہے اس سے عقد جیسی ذلت میں لانا کہاں کا اسلام ہے۔

دوسرا استدلال

وجعلو له من عباده جزا   انہوں نے مخلوق کو اللہ کی جزو قرار دیا۔

اس آیت کی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اولاد اپنے والدین کا ٹکڑا ہوتی ہے۔ نہج البلاغہ میں جناب امیر المومنین نے امام حسن علیہ السلام کے نام وصیت میں ارشاد فرمایا کہ "اولاد والدین کا جز بلکہ کل ہے"۔ جن لوگوں نے ملکوت کو اللہ کی اولاد بتایا تھا گویا انہوں نے ملکوت کو اللہ کا جزو قرار دیا تھا۔ اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ اولاد اپنے والدین کی جزو (ٹکڑا یا حصہ) ہوتی ہے تو منطقی طریقے سے دیکھیں تو سادات عظام ائمہ اطہار علیہ السلام کے اجزا یا ٹکڑے ثابت ہوں گے۔

جب حدود کعبہ اللہ کے کسی حصے یا جز کو نجس کرنا جائز نہیں مسجد نبوی کے کسی حصے یا جز کو نجس کر جائز نہیں اور ائمہ ھدیٰ کے کسی جز بدن کو نجس کرنا کفر ہے تو پھر ان کی اولاد جو انہی کا ایک حصہ ہے اس نجس کرنا ان پر نجس نظر کرنا کس طرح جائز ہے۔ مزارات اقدس پر ہل چلانے والا تو لعنتی ہے ان کی لاش پامال کرنے والا لعنتی ہے اور اس کیلئے ابدی جہنم ہے تو ان کی عزت و حرمت کو پامال کرنے والا کس طرح اس لعنت سے بچ سکتا ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

تیسرا استدلال

یا ایہا الذیب آمنو لا تد خلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم الیٰ طعام غیر ناظرین انہ۔

اے ایمان والو! تمہیں نبی علیہ السلام کے گھروں میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ہاں اگر تمہیں طعام کیلئے بلایا جائے تو جاسکتے ہو۔مگر شرط یہ ہے کہ تمہیں اس گھر کے برتنوں پر بھی نگاہ نہیں کرنا چاہئے۔(یعنی ان کے استعمال کے سامان کو بھی مت دیکھو)۔جب بلایا جائے تو جاؤ اور کھانا کھانے کے فوراً بعد وہاں سے منتشر ہو جاؤ اور وہاں گپیں ہانکنے نہ بیٹھ جائے۔یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے باعث اذیت ہے(کیونکہ وہ گپیں ہانکنے کا مقام نہیں ہے)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ بات کہنے سے شرماتے ہیں مگر اللہ کو کسی بات کی جھجک نہیں ہے۔ہاں اگر تمہیں ان گھروں سے یا گھر والوں سے کچھ طلب کرنا ہو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔اسی میں تمہارے ہی دلوں کیلئے طہارت ہے اور ان گھر والوں کیلئے بھی باعث تقدس ہے۔اس کے خلاف علم کر کے تم رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کو اذیت نہ دو۔اسی سورۃ میں ایک اور آیت ہے؛

ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدینا وفی الاخرۃ واعدلھم عذاب مھینا(سورۃ احزاب،۵۷)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کہ جس نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دی اللہ کی اس پر اس دینا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کیلئے ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔

اب خود سوچئے "بیوت النبی" کون سے گھر ہیں؟ (O_۱)

جتنے بھی آل محمد کے گھر ہیں سبھی بیوت النبی ہیں اور سادات آل رسول ہیں۔ ان کے گھروں کے احترام کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ یہ سب رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر ہیں اور یہاں تک حکم ہے کہ ان کے گھروں کے برتنوں پر بھی غیر کو نظر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ باعث ایذا ہے تو کیا جس گھر کے برتنوں پر غیر کی نظر حرام ہے کیا اسی گھر کی بہو بیٹیوں پر نظر کرنا ئز ہے؟

جن گھروں میں گھس ہانکنے والا بوجہ ایذا ئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنمی ہے اور لعنتی ہے ان گھروں کی عزتوں سے کھیلنے والا لعنتی نہیں تو کیا ہے؟

چوتھا استدلال

فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذ کر فیها اسمه یسبح له فیها بالغدو والاصال(سورة النور؛٣٦)

نور الٰہی ان گھروں میں ہے جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کرو اور ان میں اس کے نام کا ذکر کرو اور اس کی صبح شام تسبیح کرو۔

O_۱) سرکار آیت اللہ العظمیٰ فرماتے ہیں: "ہر سید کا گھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ہے" زہرا، ص۲۰۲۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس آیت سے مراد وہ گھر ہیں جن میں انبیاء علیہم السلام رہائش پذیر تھے یا خاندان تطہیر علیہم السلام رہائش پذیر تھے۔بعض کے نزدیک ان گھروں سے مراد مساجد ہیں۔یہ آیت اہلبیت علیہم السلام کی فضیلت میں وارد ہے۔حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اس سے بیوت آل محمد مراد ہیں۔یعنی علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ صلوات اللہ علیہم اجمعین کے گھر مراد ہیں۔ملاحظہ فرمائیں تفسیر البرہان جلد سوم ص ۱۳۹ مطبوعہ قم مقدسہ۔

سرکار سید المفسرین علامہ السید ہاشم بحرانی موسوی اعلیٰ مقامہ نے پندرہ احادیث درج فرمائی ہیں۔امام اہلسنت حافظ حاکم حکانی فرماتے ہیں۔

ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا بیت سے کن کے گھر مراد ہیں۔آپ نے فرمایا انبیاء کے گھر۔حضرت ابو بکر نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا علی و فاطمہ سلام اللہ علیہا کا گھر بھی شامل ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں وہ افضل ترین گھر ہے۔ملاحظہ فرمائیں:شواہد التنزیل ص ۴۱۰ مطبوعہ بیروت۔اس سے پہلی آیت میں لو لم تمسسه نار کے الفاظ خدا نے فرمائے ہیں۔اس نور سے آگ مس نہیں کرتی۔اس کا باطنی معنیٰ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس خانوادہ نور کی مقدسات (خواتین) جو زجاجہ قندیل یعنی پردے کے اندر ہیں ان سے غیر خاندان کا مرد نکاح نہیں کر سکتا۔ان کے قریب بھی نہیں جا سکتا۔

اسی طرح احکام تقریباً سبھی کے ایک ہیں۔یعنی مساجد میں مجرم شرعی کو قتل کرنا وہاں ذکر خدا کر علاوہ باتیں کرنا حالت جنب میں وہاں جانا،وہاں نجاست پھیلانا یہ سب چیزیں حرام ہیں۔اب عقد سیدانی کو فقہی نظر سے دیکھنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ عقد تو فعل شرعی ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

یہ باعث تحقیر وتوہین کیسے ہوسکتا ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ مباشرت اگر چہ فعل شرعی ہے مگر دونوں کیلئے باعث نجاست ہے۔تبھی تو غسل جنابت واجب ہےاور مساجد میں اس حالت میں جانا قرآن کو اس حالت میں چھونا حرام ہے۔ہر وہ چیز جو عبادت کا حصہ ہے اسے حالت جنب مین استعمال کرنا حرام ہے۔مساجد میں مباشرت حرام کیوں ہے؟ کہ اگر چہ یہ فعل شرعی حیثیت کا حامل ہے مگر عبادت کی توہین وتحقیر ہے کیونکہ یہ باعث نجاست ہے۔جب مقام عبادت کو نجس کرحرام ہے تو جن کا ذکر اصل عبادت ہے یعنی جن پر دوران نماز وعبادت صلواۃ نہ پڑھنے والے کی عبادت ہی نہیں ہے تو کیا انہیں نجس کرنا جائز ہوسکتا ہے؟

پانچواں استدلال

ولا تنکحوا ازواجه من بعد ابدا ذالکم کان عند الله عظیما

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اللہ فرماتا ہے کہ ان کے ازواج (بیویوں) سے ان کے بعد ہرگز نکاح نہ کرنا کیوں کہ اللہ نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے۔

اسی آیت کے ضمن میں یہ عقیدہ وضع ہوا ہے کہ ازواج نبی علیہ السلام امہات المومنین ہیں۔یعنی مومنین کی مائیں ہیں۔اب اس پر تو کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ جو بھی عقد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم میں آئی وہ ام المومنین صلواۃ اللہ علیہ ہوگی۔جس نے اپنا نفس ہبہ کیا وہ بھی ام المومنین ہے۔یہ بات جملہ مکاتب فکر کیلئے قابل انکار نہیں ہے کیونکہ یہ تسلیم شدہ امر ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

مسلک اہل بیت علیہ السلام کے مطابق جملہ ائمہ اطہار علیہم السلم کے ازواج مطاہرات بھی امہات المومنین صلوات اللہ علیھن ھی ہیں جیسا کہ بحارالانوار جلد نہم میں یہ بات امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر کے بعد ان کی کسی زوجہ نے دوسرا عقد نہ کیا کیونکہ یہ ان کیلئے حرام تھا۔ وہ بھی اسی آیت کے حکم میں آتی ہیں کہ ان سے بھی کسی کا عقد کرنا حرام ہے۔ جن لوگوں نے ایسے خرافات لکھے ہیں انہوں نے اموی و عباسی فریب کاریوں سے دھوکہ کھایا ہے ورنہ تحقیق عمیق کے بعد وہ باتیں غلط ثابت ہوئی ہیں۔ ثبوت کیلئے صرف ایک روایت کافی ہے۔

شہزادہ علی اصغر علیہ السلام کی والدہ پاک صلوات اللہ علیہا جب کربلا سے واپس تشریف لائیں تو اکابر قریش نے ان سے خواستگاری کی۔ تب انہوں نے فرمایا

ما کنت لا تخذ بعد رسول اللہ صھرا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہمیں کسی اور کو خسر بنانا جائز نہیں ہے۔

(تاریخ کامل جلد ۴، ص ۸۸، مطبوعہ بیروت)

لہذا ثابت ہو کہ جملہ انبیاء علیہم السلام اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے ازواج گرامی القدر امھات المومنین صلوات اللہ علیھا ہیں۔ اگر ازواج مطہرات اگر مائیں ہیں تو کیا ان کی دختران اخوات المومنین نہیں ہیں۔ کیا نبی زادیاں مؤمنین کی بہنیں نہیں ہیں اگر بہنیں ہیں تو بہن سے عقد کرنا کہاں جائز ہے۔ نبی کی بیویاں امت کی مائیں ہیں تو نبی کی بیٹیاں امت کی بہنیں نہیں تو کیا ہیں؟

پھر بہنوں سے عقد کرنے کا جواز کوئی مجوسی ہی تلاش کر سکتا ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کوئی مسلمان تو یہ جرات نہیں کرسکتا ہے۔اسی لئے سید حسن الطحی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ سادات کا احترام ومحبت ضروریات دینیہ میں سے ہے اور ضروریات دینیہ سے انکار کفر ہوتا ہے صفحہ ۱۲۷۔لفظ احترام بھی حرمت سے ہے جس کے معنی ہیں کہ ہر قسمی توہین وتحقیر حرام ہوتی ہے۔یعنی سادات کی ہر قسمی تذلیل وتحقیر حرام ہے اور اسے حرام سمجھنا ہی احترام ہے۔

چھٹا استدلال

جولوگ اسلام میں مکمل مساوات کا پرچار کرتے ہیں اور عقد وغیرہ میں صرف مناسبت جسمانی اور ایمانی واسلام کو شرط سمجھتے ہیں انہیں کلام الٰہی میں اس مفروضے کے خلاف جو آیات موجود ہیں انہیں دیکھنا چاہئے کیونکہ قرآن کریم میں ان شرائط کے مکمل ہونے کے باوجود بعض لوگوں سے عقد کو منع فرمایا ہے۔ارشاد قدرت ہے کہ زانی مرد زانیہ عورتوں کیلئے اور زانیہ عورتیں زانی مردوں کیلئے ہیں۔اس کے خلاف کرنے سے روکا ہے۔ زانی مرد اور پاکدامن عورت میں اسلام وایمان کی شرط اگرچہ پوری ہو اور مناسبت جسمانی بھی موجود ہو تب بھی اس عقد کو اللہ نے مستحسن قرار نہیں دی۔کیونکہ انہی شرطوں کی بنیاد فطری واخلاقی ہے۔بعض لوگ انبیاء علیہم السلام کی کچھ بیویوں کا حوالہ دے سکتے ہیں کہ جن سے وہ ہمارے استدلال کو کمزور کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں تو ان کے جواب میں عرض کروں گا کہ جناب نوح علیہ السلام اور جناب لوط علیہ السلام وغیرہ کی بیویاں غیر صالح تھیں۔دشمن خدا اور رسول تھیں۔ان کے مقصد ومشن کی دشمن تھیں۔ان میں جملہ برائیاں تھیں۔مگر وہ زنا کار نہ تھیں۔وہ اس جرم میں ملوث نہ تھیں۔

جب شرائط ایمان واسلام اور مناسبت جسمانی ہی کافی نہیں تو پھر سادات کو انہی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

شرائط کی بنیاد پر غیر سادات کے برابر کیسے کھڑا کیا جا سکتا ہے؟

جس طرح پاکدامن مستور کا عقد زانی مرد سے کرنا اس مستور کی توہین وتحقیر ہے اسی طرح غیر سید سے عقد کرنا بھی حق آل محمد کی تحقیر وتوہین ہے۔

ساتواں استدلال

وعلموا انما غنمتم من شیئ فان الله خمسه وللرسول ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل ان کنتم آمنتم بالله (٤١) الانفال

تم جان لو ماسوائے اس کے نہیں ہے کہ جو کچھ بھی تم کو کسی چیز میں سے غنیمت ملے۔پس یقیناً اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے قرابتداروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے۔اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو۔

تفسیر صافی میں ہے۔امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ذوالقربی ہم ہیں کہ جن کو اللہ نے اپنی ذات اور ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقرون فرمایا ہے، (صفحہ:۱۹۸)۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکرام فرمایا ہے۔اور ہمارا اکرام فرمایا ہے کہ ہمیں لوگوں کے میل کچیل کھانے سے بچالیا ہے۔جو لوگ اسلام کے مساوات کا پرچار کرتے ہیں اور جسمانی مناسبت کی بات کرتے ہیں اور فقہ کی آڑ میں تساوی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

فی الکل کے دعوے کرتے ہیں انہیں اس آیت پر غور کرنا چاہئے کہ اللہ نے عام ایمان والوں سے کس طرح خطاب فرمایا ہے۔

اگر تم ایمان باللہ رکھتے ہو تو پھر اللہ کے حقوق سے متصل تمہیں سادات کا حق ماننا پڑے گا۔ یعنی اللہ نے غیر سادات کو علیحدہ رکھا ہے اور سادات کو اپنی ذات اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے حکم فرمایا ہے۔ سادات اور غیر سادات میں کوئی فرق نہیں ہے تو قرآن نے اس فرق کو کیوں بیان کیا ہے۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے سادات کے اکرام کو کیوں بیان فرمایا ہے۔ اور فخر یہ فرمایا ہے کہ اللہ نے سادات کو میل کچیل کھانے سے بچایا ہے۔

امتی جتنا بڑا صاحب علم ہو جائے اس پر صدقہ یعنی میل کچیل حرام نہیں ہے۔ سید جتنا بدکردار ہو اس پر صدقہ حرام ہے آخر کیوں؟ اگر یہ فاضل و مفضول کا فرق نہیں ہے تو کیا ہے؟ پھر مفضول کو فاضل پر فضیلت دینا علم و عقل وفقہ کی رو سے حرام ہے۔

سادات نسلی اعتبار سے اعلیٰ نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی پوری نسل میں کوئی کافر اور بت پرست نہیں ہے۔ ان پر دوران نماز صلواۃ پڑھنا واجب ہے۔ ان کی گھٹیا چیز کھلانا حرام ہے۔ اس نسل کے گنہگاروں کا بھی احترام واجب ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

آٹھواں استدلال

والذین امنو واتبعھم ذریتھم بایمان الحاقنابھم ذریتھم الیی آخر

جولوگ ایمان لائے اوران کی اولادنے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد کوان کے ساتھ ملا دیا۔

اس آیت کی تفسیر میں پیغمبراسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے۔اگر کوئی مومن درجات اخروی میں بڑھ جائے گا۔اوراس کی صاحب ایمان اولاد پست درجات کی حامل ہو گی۔یعنی اس کے مقام کو نہ پہنچ سکے گی۔تو اللہ اس کی اولاد کے درجات کو بلند فرمائے گا۔ انہیں ایک درجے میں جمع فرمادے گا تاکہ اس سے مومین کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں (ص ۷ ۴۸ تفسیر صافی)۔

یعنی جن ایمان والوں کی ذریت نے ایمان میں ان کی اتباع کی تو اللہ اس کی ذریت کوان سے ملحق فرمائے گا۔اب یہ آیت ایک قانون مان لیا جائے تو یہ ماننا ضروری ہوگا کہ جو سادات صاحباب ایمان ہوں گے وہ ذریت رسول ہونے کی وجہ سے ان سے ملحق ہوں گے۔خاندان تطہیرہ کے ساتھ ان کے درجات میں ہوں گے۔کوئی امتی جتنی بلندی حاصل کرلے درجات ائمہ ھدی تک پہنچنا اس کے بس کا روگ نہیں ہے جو نسلی اعتبار سے دنیا میں بھی پست اور آخر میں بھی پست ہیں۔ان کے مابین مساوات ثابت کرنا کہاں کا انصاف ہے جنکے احکام فقہیہ جداجدا ہیں درجات جداجداغذا جداجدا ہے انہیں صرف ایمان کی شرط کے ماتحت لاکرایک ثابت کرنا صرف اورصرف سادات دشمنی ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ سورۃ نساء ؛ ۱۵۹

اور اہل کتاب میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو ان پر مرنے سے پہلے ایمان نہ لائے۔

ثقہ جلیل جناب مفضل بن عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اس آیت کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا۔ یہ آیت خصوصاً ہمارے بارے میں آئی ہے کہ اولاد حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا میں کوئی ایسا مرد نہیں مرتا اور دنیا سے کوچ نہیں کرتا جب تک وہ اپنے امام اور اس کی امامت کا اقرار نہ کرے۔ یہ بلکل ایسے ہے جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عظمت کا اقرار کیا تھا اور کہا تھا تااللہ لقد آثرک اللہ علینا خدا کی قسم خدا نے تمہیں یقیناً ہم پر فضیلت دی ہے۔ (تفسیر البرہان جلد اول ص ۴۲۹، مطبوعہ ایران تفسیر الصافی جلد اول ص ۴۱۲، مطبوعہ ایران)۔

وامر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا اپنے اہل بیت کو آپ صلواۃ کا حکم دیں۔

کی تفسیر میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو حکم دیا کہ اپنی ذریت کو اور اپنی ذات کو کل آدمیوں کے مقابلے میں مخصوص فرمائیں تاکہ سب لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اہل بیت کو جو منزلت خدا کے سامنے ہے کسی غیر کی ہرگز نہیں ہے۔
(تفسیر صافی ۳۲۵)۔

قرآن اور احادیث فضیلت سادات بیان کرتے نہیں تھکتے مگر سادات کے دشمن ان کے جملہ امتیازات کو مٹانے کے درپے ہیں جن کا مقصد تبلیغ کسی دینی غرض سے وابستہ نہیں

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہے بلکہ سقیفے کا مشن جاری رکھا جارہا ہے تا کہ خاندان تطہیر کو اپنے جیسا ثابت کیا جائے۔ دور بنی عباس و دور یزید میں سادات کی جانیں خطرے میں تھیں مگر عزتیں محفوظ تھیں۔اس دور میں سادات کی عزت فتووں کی زد میں ہے۔

نواں استدلال

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه

پھر ہم نے کتاب اللہ کے وارث منتخب فرمائے۔ان میں سے کچھ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں اور کچھ میانہ رو ہیں اور کچھ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں (یعنی گناہ گار ہیں)۔

سورۃ فاطر کی اس آیت کی تفسیر امام باقرؑ سے منقول ہے۔یہ پوری آیت سادات عظام کی شان میں ہے۔ومنھم سابق بالخیرات سے مراد تو ائمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔ومنھم مقتصد سے مراد میانہ رو سادات ہیں جو معرفت امام زمانہؑ رکھتے ہیں اور ظالم لنفسہ سے وہ سادات مراد ہیں جو معرفت امام علیہ السلام سے بے بہرہ ہیں۔احتجاج طبرسی میں ہے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آیت سادات کے فضائل کیلئے کافی ہے۔مگر اس میں صرف وہ سادات شامل نہیں جنہوں نے اپنے امام زمانہ علیہ السلام کے خلاف تلوار بلند کی یا خود دعوے امامت کیا اور لوگوں کو گمراہ کیا۔یعنی چاہے کتنا ہی پست کردار کا مالک سید ہو وہ وارث کتاب الٰہی ضرور ہے۔اسے وارث قرآن سے کوئی مانع نہیں ہے۔اور امتی چاہے علم کی آخری ڈگری حاصل کرلے تقوے اور پاکیزگی کی انتہاء کو پہنچ جائے وہ وارث قرآن نہیں بن سکتا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

قرآن وارث ہے اور سادات وارث ہیں۔غیر کا اس میں حصہ نہیں ہے۔چاہے وہ کتنا ہی زاہد کیوں نہ ہو جائے۔اسی لئے سید البطحی لکھتے ہیں کہ تمام اہل بیت (سادات) کا احترام مثل قرآن واجب ہے۔یعنی یہ بھی آیات کلام الٰہی کی طرح واجب الاحترام ہیں۔

ان الذریۃ الفاطمیہ (ع) عندی کلھم کالکتاب العزیز یجب احترامھم فالصالح کا لا یہ المحمکتہ یعمل بھا و یقتدی بھا والذی لا یکون صالحا منھم کالایہ المنسوخہ بکرم ولا یتبع ولا یقتدی بہ

ذریت فاطمہ سلام اللہ علیہا قرآن مجید کے مثل ہیں، احترام واجب ہے، ان میں سے صالحین آیات محکمہ کی طرح ہیں۔ان کی پیروی کی جائے اور جو غیر صالح ہیں آیات منسوخہ کی طرح احترام و اکرام تو واجب ہے مگر ان کی اقتداء نہ ہوگی۔
(ملاحظہ فرمائیں: القطرہ من بحار المناقب النبی العترۃ جلد ا ص ۳۲۵، مطبوعہ نجف اشرف)۔

حقائق:

اس حدیث شریف سے مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں:

ا: تمام سادات عظام کا اکرام و احترام مثل قرآن واجب ہے۔

ب: صالح سادات کی پیروی ہوگی اور احترام بھی۔

ج: غیر صالح سادات کا احترام واجب ہے مگر پیروی نہیں ہوگی

د: آیت منسوخ اگر ہو تو قرآن کا حصہ ہے، کوئی دیگر کتاب سماوی کی آیت اس کا ناسخ نہیں ہو سکتا کہ یہ بھی مثل قرآن ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

قرآن میں بھی کچھ آیات کتے اور خنزیر کے ذکر پر مبنی ہیں۔ کچھ اقوال کفار پر مبنی ہیں۔ کچھ آیات ابلیس پر مبنی ہیں جیسے اس نے کہا انا خیر منہ یہ ابلیس کا قول ہے۔ مگر پھر بھی واجب الاحترام ہے کیونکہ داخل قرآن مجید ہے۔ اس فقرے کو بھی بغیر وضو کے چھونا جائز نہیں ہے۔ قرآن میں ابلیس و فرعون و نمرود کے نام موجود ہیں۔ مگر انہیں بھی بغیر وضو کے مس کرنا حرام ہے کیونکہ یہ نام کفار کے ہیں، مگر ہیں تو کلام پاک میں۔ اسی طرح سادات عظام میں کچھ صالح اور نیک سادات ہیں۔ کچھ غیر صالح اور غیر عارفہ ہیں۔ کیونکہ ہیں سبھی وارث کلام الٰہی اس لئے واجب الاحترام ہیں۔ جو شخص قرآن کو واجب الاحترام سمجھتا ہے اس سے ہم سوال کرتے ہیں۔ کیا اللہ کی کتاب پر (نعوذ باللہ) رفع حاجت کرنا جائز ہے؟ کیا ذکر اللہ والی آیات کو چھوڑ کر ابلیس والے آیات ہی سہی ان کی بے حرمتی کرنا نعوذ باللہ جائز ہے؟ قرآن مجید میں جہاں ابلیس، فرعون نمرود وغیرہ کا ذکر ہے انہی آیات کو نجس کرنا جائز ہے۔ جو شخص ذرہ بھر ایمان رکھتا ہو وہ کہے گا کہ یہ سراسر کفر ہے۔ اب فرمایئے امت کا رویہ ورثے کے ساتھ تو یہ ہے اور وارثان کتاب کے ساتھ کیا ہے۔

ورثہ پہ پیشاب کرنا کفر ہے اور وارث پہ پیشاپ کرنا ایمان کیسے بن گیا ہے۔ مادہ منویہ تو پیشاپ سے بھی زیادہ نجس ہے کیونکہ پیشاب کرنے کے بعد غسل واجب نہیں ہے۔ نیک تو نیک ہیں جو فاسق و فاجر سیدانیاں ہیں ان سے عقد کرنا بھی ایسا ہی ہے۔ جیسے (نعوذ باللہ) کلام الٰہی پر رفع حاجت کرنا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دسواں استدلال

قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربیٰ

خاندان پاک سے مودت رکھنا ہی اجر رسالت ہے

شیخ صدوق علیہ رحمتہ کے اعتقادات کا حوالہ دہرا رہا ہوں ۔انہوں نے فرمایا۔سادات کے بارے میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ افراد تا قیامت آل پیغمبر انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اوران سے محبت رکھنا اوران کا احترام کرنا واجب ہے کیونکہ یہ "اجر رسالت" ہے۔اجر کے بارے میں مشہور حدیث ہے۔

جو آجر اجیر کو اجرت نہ دے اس پر اللہ اور ملکوت کی لعنت ہے اور لوگوں کی بھی تا قیامت اس پر لعنت ہے۔اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہے اور وہ راہ خدا میں جتنا خرچ کرے وہ باطل ہے۔اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ آجر اجیر کو اجرت دینے کا پابند ہے۔ اگر اجیر فوت ہو جائے تو اس کی اولاد کو اجرت دینے کا پابند ہے۔چاہے اس کی اولاد نیک ہو یا بری اور بد کردار ہو۔اجرت کردار سے مشروط نہیں ہے۔جب عام مزدور کی اجر غیر صالح اولاد کو بھی ملتی ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مودت کو اجرت رسالت قرار دیا ہے اس سے ان کی اولاد کے کسی فرد کو محروم کیسے رکھا جا سکتا ہے۔یہاں بھی نیک اور غیر صالح سب کا احترام واجب ہے اور ان سے محبت کرنا واجب ہے۔انکا احترام کرنا لازم ہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئمہ طاہرین علیہم السلام کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے اور اس احسان کو خالق نے خود بیان فرمایا ہے کہ:

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذ کم (آل عمران)

کہ اے لوگوں! تم جہنم کے کنارے کھڑے تھے تو انہوں نے تمہیں نجات دی ہے۔ اس محنت کا اجر طلب کیا جا رہا ہے جو مودت ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

اب جو بھی اجرت نہ دے گا اس پر اللہ کی لعنت ہو گی۔ صاحب انوار نے اپنے مشہد کے ایک دوست کا واقعہ لکھا ہے۔ جو احسان کے ضمن میں لکھنا مناسب لگتا ہے۔:

ان کا دوست مشہد کا مشہور تاجر تھا۔ اس نے بتایا کہ بچپن میں وہ ایک انتہائی مفلس گھر میں پیدا ہوا۔ اس کی غربت پر ترس کھا کر مشہد کے ایک دولت مند تاجر نے انہیں اپنا لیا۔ اس نے پالا پوسا۔ جوان کیا اور بزنس میں لگا دیا۔ سارا پیسہ خود دیا تا کہ آنکہ وہ غریب سے امیر ترین شخص بن گیا اس نے اس کا عقد وغیرہ کروایا، مکان سامان سب کچھ اسی تاجر نے دیا۔

کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہو گیا۔ اس کا ایک بیٹا تھا جو بہت عیاش تھا۔ اس نے باپ کی ساری دولت تباہ کر دی۔ ایک دن نوبت دست سوال دراز کرنے تک پہنچی۔ وہ لڑکا بھیک مانگ کر پیٹ پال رہا تھا۔ ایک دن اس شخص نے اپنے محسن کے بیٹے کو بھیک مانگتے دیکھ لیا۔ اس نے بھی اسے دیکھ لیا وہ نظر چرا بھاگنا چاہتا تھا۔ اس تاجر نے اسے پکڑ لیا اور گھر لے آیا۔ اور اس کی جی جان سے خدمت کرنے لگا۔ اور چھوڑے بیٹے کو اس نے اس کے باپ کے احسانات کا تذکرہ کیا اور پوچھا کہ اب اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ اس بچے نے کہا جس طرح اس کے باپ نے آپ کے ساتھ کیا ہے وہی سلوک کریں۔ انہوں نے فوراً سوال

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کیا کہ بیٹا مجھے جو کچھ دیا ہے اس کے باپ نے دیا ہے اس کا تو کوئی احسان نہیں۔اس نے تو کچھ نہیں دیا تو اس ک جواب میں چھوٹے سے بچے نے کہا آج جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ اس کے باپ کی دیا ہوا ہے۔اگر اس کا احسان اتارنا ہو تو ہمیں اس کی اولاد کے ساتھ احسان کرنا ہوگا۔

اس کے باپ کا شکریہ اس طرح ادا ہو سکتا ہے کہ ہم اس کی اولاد کی غربت دور کریں۔اس کے بعد تاجر نے اپنے محسن کے بیٹے کو بلایا اور کہا کہ یہ گھر یہ سامان یہ دولت یہ بزنس سب تمہارا ہے کیونکہ یہ تمہارے باپ کا ہے۔(یہ واقع بہت مختصر کر کے لکھا گیا ہے)۔

مقصد یہ ہے کہ اگر والدین پر احسان کرنا ہو تو اس کی اولاد پر احسان کرو۔جس خاندان نبوت نے امت مسلمہ کو ابدی ہلاکت سے نجات دی ہے۔جہنم کی گہرائیوں سے کھینچ کر جنت کی بلندی پر بٹھایا ہے جملہ عالم انسان کی گردنیں جن کی رحمت کی زرخرید ہیں انسان کی جملہ سانسیں انہی کی عطا کردہ ہیں۔کیا ایسے محسن اعظم کی اولاد کی بے حرمتی کرنا ان کے فضائل کو مٹانا،ان کے نسلی امتیازات کو ختم ان کی عزت وحرمت کو پامال کرنا کہاں کا انصاف ہے۔حالانکہ مذہب شیعہ میں سے ہے کہ تبرکات انبیاء علیہم السلام کا استعمال غیر کیلئے حرام ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ اور گھوڑے پر سوار ہونا ان کی درع ذوالفصول کو استعمال کرنا ان کے عمامہ سحاب کو استعمال کرنا،ان کی تلوار اور بستر کو استعمال کرنا،سب حرام ہے۔امت کے کسی شخص کو اجازت نہیں کہ ان کے تبرکات استعمال کرے۔

ام المومنین ام حبیبہ جو ابو سفیان کی بیٹی تھی ان کا واقعہ مشہور ہے کہ ایک دن ابو سفیان ان سے ملنے ان کے گھر آیا۔وہاں بستر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آراستہ تھا اور وہاں

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس میں موجود نہ تھی۔ وہ بستر پر بیٹھ گیا۔ جب بی بی ام المومنین تشریف لائیں تو انہوں نے فوراً باپ کو یہ کہہ کر بستر سے اٹھا دیا کہ " تمہیں معلوم نہیں کہ یہ کس کا بستر ہے۔ اس پر کسی غیر کو بیٹھنا ہرگز جائز نہیں ہے۔" یعنی ان کے استعمال کی اشیاء کے استعمال کی کسی کو اجازت نہیں ہے۔ اب خود سوچیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ و تلوار و بستر جتنا بھی تعلق ان کی اولاد کا ان سے نہیں ہے۔ کیا اولاد کی عزت اشیاء استعمال کے برابر بھی نہیں۔ کیا اولاد کا رشتہ ناقہ و فرس کے برابر بھی نہیں ہے کہ ان پر تو تصرف کرنا حرام ہے اور اولاد پر تصرف جائز ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نعلین پہننا تو حرام ہے مگر ان کی اولاد کی ہتک حرمت کرنا تصرف میں لانا خدمت کروانا سب جائز ہے۔ یہ منطق ہماری سمجھ سے باہر ہے۔

خلفاء ثلاثہ نے بھی یہ احترام باقی رکھا ہے کہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی اس مقام پر نہیں بیٹھے جہاں آپ تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے بھی سیڑھیوں پر بیٹھنا پسند کیا۔ مگر آج کے امتی ان کی بہو بیٹیوں کی بے حرمتی کو جائز سمجھتے ہیں۔ یہ سادات دشمنی نہیں تو کیا ہے؟

حالانکہ علماء متقدمین کا یہ فیصلہ ہے کہ جس طرح صدر اول میں نبی زادیوں سے غیر کا عقد حرام تھا اسی کی طرح تا قیامت سیدانیوں سے غیر کا عقد حرام ہے۔ (انوار زہرا صلوات اللہ علیہا) حالانکہ علماء فرماتے ہیں:

۱۔ کوئی غیر سید چاہے مرجع الناس یہ کیوں نہ ہو سادات کے آگے نہیں چل سکتا۔

۲۔ قربت الٰہی کا بہترین ذریعہ احترام سادات ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۳۔ سادات کے فضائل تلاش کر کے انہیں نشر کرنا ولایت کا ایک حصہ ہے۔

۴۔ ہر نماز میں سادات کیلئے طلب رحمت کرنا واجب ہے۔

۵۔ غیر سید کو سید کے مقابلے میں بلند مقام پر نہیں بیٹھنا چاہئے

گیارہواں استدلال

دوران گفتگو آیت اللہ سید محمد شیرازی سے کسی نے عقد سیدانی کے جواز کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے ایک بہت خوبصورت دلیل دی۔ فرمایا کہ سجدہ گاہ جو خاک کربلا سے ہو اس پر نجاست پھیلانا جائز ہے؟ سائل نے کہا نہیں۔

فرمایا اس خاک پر گستاخی کرنا جائز نہیں جس کی نسبت سید الشہداء علیہ السلام سے ہے تو کیا سادات کو اس خاک کے برابر بھی ان سے نسبت نہیں ہے۔

اگر خاک کربلا امام معصوم کی نسبت باقی خاکوں سے محترم و مقدس ہے تو خود امام معصوم کی دختران گرامی کا مقام عام دختران کے برابر کیسے ہو سکتا ہے۔ جو کہ امام عالی مقام کی صلبی اولاد میں سے ہیں۔

بات نسبت کی بھی واضح ہے اور ایک اور احتمال بھی ہے کہ شاید اس خاک میں شہداء کربلا علیہم السلام میں سے کسی شہید کے خون کا قطرہ موجود ہو۔ لہذا اسے نجس کرنا کفر و ظلم ہے۔ خود سوچئے خاک کربلا میں ایک ذرہ خون امام علیہ السلام کا امکان ہے تو اس کی نجس کرنا حرام ہے کیا سادات عظام میں امام علیہ السلام کے خون کا کوئی قطرہ موجود نہیں ہے۔ کیا اولاد میں اولاد اجداد کا خون نہیں ہوتا تو کس کا ہوتا ہے؟ کیا اولاد کا مقام خاک تربت کے برابر بھی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

نہیں ہے

بارھواں استدلال

ہم ایک منطقی استدلال پیش کر کے اپنے دلائل کو ختم کرتے ہیں۔وہ یہ ہے کہ بعض کے خیال میں عقد سیدانی غیر سید سے جائز ہے بعض کے خیال میں حرام ہے۔فرض کرو جائز ہو (نعوذ باللہ) تو ہمیں اس کام کی افادیت دیکھنا ہوگا۔کیا اس عقد سے غیر سید کیلئے دینی مذہبی عقلی و دنیاوی جائدہ بھی حاصل ہوتا ہے یا نہیں۔یعنی ایسا فائدہ جو کسی غیر سیدانی سے عقد کرنے میں حاصل نہ ہوسکتا ہے۔لازماً جواب ملے گا کہ نہیں کیونکہ کوئی منفرد فائدہ نہیں ہے۔اس کی افادیت بالکل نہ رہی۔اگر دوسرے فریق کا خیال درست ہے تو غیر سید اس عقد کی وجہ سے توہین آل محمد علیہم السلام کا ارتکاب کرتا ہے جس کا نتیجہ لازماً جہنم ہے۔(جو یقیناً ہے)

اب عقل کا تقاضا یہ ہے کہ کسی غیر مفید کام کیلئے خود کو جہنم جیسے خطرے میں ڈالنا حرام ہے۔لہذا عقلی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ عقد سیدانی غیر سید کیلئے حرام ہے۔

پھر کسی چیز کا جائز ہونا واجب ہونے کے برابر نہیں ہے۔مثلاً ٹڈی (ٹڈی دل) کو کھانا جائز ہے۔مگر کوئی شخص بوجہ کراہت نہ کھائے تو گناہ گار نہیں ہے۔کیونکہ اس کا کھانا جائز ہے واجب نہیں۔اب اگر چیز کے بارے میں دو احتمال موجود ہوں۔ایک میں فائدہ کم ہے مگر نہ ہونے کے برابر ایک میں نقصان ہے جو ناقابل تلافی ہو تو عقل تقاضہ کرتی ہے کہ عظیم نقصان سے بچنے کیلئے معمولی فائدے کو ترک کر دو۔ایک مثال دیتا ہوں۔حکم ہے کہ کھانے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کے بعد نمک کھانا بہتر ہے۔اب احتمال پیدا ہو جائے کہ نمک میں سنکھیا (جو زہر ہے) ملا ہوا ہے اگر اسے کھایا تو موت واقع ہو جائے گی۔عقل کہتی ہے کہ نمک کی بہتری سے سنکھیا کا نقصان زیادہ ہے۔اس لئے نمک کا ترک کرنا عقلاً واجب ہے۔اسی طرح عقد سادائی کے بھی دو احتمال ہیں؛

پہلا احتمال ہے کہ شاید جائز ہو مگر فائدہ نہ ہونے کے برابر ہے۔دوسرا احتمال ہے کہ شاید حرام ہو اور نقصان نا قابل تلافی ہے تو عقلاً اس عقد کو ترک کرنا واجب ہے اور یہ عقد کرنا حرام ہے۔

افعال واقوال معصومین علیہ السلام

اگر ہمارے ان دلائل پر بھی تسلی نہ ہوئی ہو تو پھر چند روایات معصومین علیہم السلام کی پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کس طرح اپنے کردار اور گفتار سے اس چیز سے روکا ہے۔جملہ کتب تواریخ ومقاتل میں تقریباً یہ واقعہ منقول ہے جو میں پیش کر رہا ہوں۔

پہلی روایت: مروان جب معاویہ کی طرف سے مدینہ کا گورنر تھا تو معاویہ نے مروان سے کہا کہ بنی ہاشم سے یزید ملعون کیلئے خواستگاری کرے۔اس ملعون نے اس بات کا تذکرہ عبداللہ بن جعفر طیار علیہما السلام سے کیا۔انہوں نے اس ملعون سے کہا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔اس نے عرض کی کہ مجھے جناب امام حسین علیہ السلام سے اس کا جواب سننا ہے تا کہ میں معاویہ سے کہہ سکوں کہ میں بات کر چکا ہوں۔مروان جب جناب عبداللہ علیہ السلام کے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ساتھ وہاں گیا تو دیکھا شہر کے معززین کے درمیان امام علیہ السلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں۔ مروان نے حاضر ہو کر سلام کیا اور بیٹھ گیا اور گفتگو کا آغاز کیا اور یزید ملعون کیلئے خواستگاری کا اعادہ کیا اور عرض کی کہ آپ جس قدر چاہیں حق مہر مقرر فرمائیں منظور ہوگا۔ وظیفے بھی جاری کر دیئے جائیں گے اور قرضے معاف ہوں گے، پھر بنی امیہ اور بنی ہاشم علیہم السلام کو مابین عداوت بھی ختم ہو جائے گی اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ آج کل بنی ہاشم علیہ السلام سے رشک کرنے والے تھوڑے ہیں اور بنی امیہ سے رشک کرنے والے زیادہ ہیں۔ آپ یہ جانتے ہی ہیں کہ یزید ملعون ان افراد میں سے ہے کہ جن سے مہر مانگنا بھی عیب ہے۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ یزید ملعون جیسا "کفو" ملنا مشکل ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یزید ملعون کا واسطہ دے کر بادلوں سے بارش بھی مانگی جا سکتی ہے۔ جب مروان نے بات یہاں تک پہنچائی تو امام علیہ السلام نے ٹوک دیا اور فرمایا کہ تو نے بہت سی باتیں کر لی ہیں۔ اب ہم کلام فرماتے ہیں اور تم سنو۔

فرمایا: تو نے حق مہر کے بارے میں کہا کہ جتنا مانگو ملے گا۔ تجھے یقین رکھنا چاہئے کہ ہماری بیٹیاں حق مہ سنت نبوی سے ایک درہم بھی زیادہ نہیں لیتیں۔ اور وہ چار سو اسی (۴۸۰) درہم ہے۔ تیرا یہ کہنا کہ معاویہ بنی ہاشم علیہ السلام کے قرضے معاف کرے گا اور وظیفے جاری کرے گا بھلا آج تک تو نے کبھی دیکھا ہے کہ ہماری بیٹیوں نے ہمارے قرضے ادا کئے ہوں یا ہم نے اپنی بیٹیوں کو اپنے قرضوں کے عوض فروخت کیا ہو یا وظیفوں کے لالچ میں قربان کیا ہو۔ وہ اور لوگ ہیں جو بیٹیاں قرضوں میں دیتے ہیں۔ اگر بنی ہاشم تمہارے مقروض ہو۔ (یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ معاویہ ایک لاکھ دینار کا جناب

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

عبداللہ بن جعفر طیار علیہ السلام کا مقروض تھا)۔

جہاں تک تیرا یہ کہنا ہے کہ ہمارے مابین عداوت ختم ہو جائے گی تو یہ بات اس لئے درست نہیں کہ ہماری اور تمہاری باہمی جنگ دنیا کیلئے نہیں ہے بلکہ ہماری تم سے جنگ اور عداوت صرف دین کیلئے ہے اور جب دین کی جنگ میں نسبی رشتے بھی کام نہیں آتے تو یہ عارضی رشتے کیسے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں؟ تیرا یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ یزید ملعون ان افراد میں سے ہے جن سے حق مہر مانگنا عیب ہے۔ یہ بھی تجھے معلوم ہے کہ مہر کا مطالبہ تو اس ہستی نے بھی کیا تھا جو یزید ملعون اور یزید ملعون کے باپ اور اس کے دادا سے بدرجہا اشرف و اعلیٰ تھی۔

تیرا یہ کہنا کہ یزید ملعون جیسا کفو ملنا مشکل ہے۔ شاید تو یہ بات بھول گیا ہے۔ کہ یزید ملعون کا کفو آج بھی وہی ہے جو پہلے تھا۔ دولت اور حکومت ملنے سے کفو نہیں بدلتے۔ تیرا کہنا یزید ملعون کا واسطہ دے کر بارش مانگی جاتی ہے یہ بات سراسر بے ہودگی ہے۔ کیونکہ جس چہرے کا واسطہ دے کر بارش مانگی جاتی ہے وہ صرف اور صرف ایک چہرہ تھا جو ہمارے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا۔

تیرا یہ کہنا کہ آج کل اہل بیت سے رشک کرنے والے کم ہیں بنی امیہ سے رشک کرنے والے زیادہ ہیں تو خود دیکھ لے بنی امیہ سے رشک کرنے والے جاہل اور بے دین لوگ ہیں جب بنی ہاشم علیہم السلام سے رشک کرنے والے ہمیشہ عقل مند اور صاحبان علم رہے ہیں۔

اور ہماری آخری بات یہ ہے کہ "ہماری بیٹیاں صرف ہمارے بیٹوں کیلئے ہیں اور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

صرف ہمارے بیٹے ہم ہماری بیٹیوں کیلئے ہیں"۔ یہ فرمان ہی سادات کیلئے قانون رہا ہے کہ سیدانیاں ہمیشہ سادات کیلئے مخصوص رہی ہیں اور سادات ہی سیدانیوں کیلئے مخصوص رہے ہیں۔ جب امام حسین علیہ السلام نے یہ قانون ہمیں عطا فرمایا ہے تو اسے توڑنا کبھی بھی جائز نہیں۔

یہ روایت تھوڑے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ سینکڑوں کتب میں موجود ہے۔ اور اس روایت سے ثابت ہے کہ سیدانیوں کا عقد غیر سیادات سے جائز ہی نہیں ہے۔ اور اس قانون پر بعد والے جملہ بنی ہاشم نے بھی عمل کرتے ہوئے اس عقد کو جائز قرار نہیں دیا۔ جو شخص بھی اس قانون کو توڑتا ہے وہ دین آل محمد علیہم السلام سے بے بہرہ ہے۔

نیز یہ بات مروان بھی جانتا تھا کہ نہ ماضی میں بنی ہاشم علیہم السلام سے ان کی رشتہ داری ہوئی تھی اور نہ ہو سکتی تھی ورنہ وہ کہہ دیتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو خلیفہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ جو اموی تھا اس کے ساتھ ناطہ جوڑا تھا۔ آپ یہ کیوں فرما رہے ہیں۔ کیونکہ ایسا نہیں تھا اس لئے وہ نہ کہہ سکا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ پہلے یہ بات نہیں ہوئی ہے اور نہ پھر ہو گی۔

دوسری روایت: جناب امیر المومنین علیہ السلام کا دستور عمل؛

سرکار امیر المومنین نے اپنی کسی دختر کا عقد خاندان سے باہر نہیں کیا۔ مصر کے معروف مورخ سید عبدالعزیز سید الاھل نے کتاب السیدۃ زینب ص ۱۲۱ طبع مصر میں لکھا ہے "ایک شخص نے اشعب بن قیس جو غیر سید تھا حضرت علی علیہ السلام سے جناب زینب سلام اللہ علیہا کا رشتہ طلب کیا تو انہوں نے غضبناک ہو کر فرمایا دور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہو جا۔ اگر تو نے پھر اس بات کا اعادہ کیا تو میں تجھ سے سخت بر پیش آؤں گا۔ یہی اشعث بن قیس بعد میں اولادِ علی کا سخت دشمن بنا اور ظلم و ستم توڑے۔"

تیسری روایت: صاحب منتھی الامال نے لکھا ہے کہ امام موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام کی اکیس دختران صلوات اللہ علیہن تھیں اور انہوں نے ایک بھی شہزادی کا عقد نہیں فرمایا تھا۔ اس کی وجہ کیا تھی۔"

کسے را کہ ہمسر و ہم کفو ایشان جو دنمی یافتند

یعنی انہیں ان شہزادیوں کا کفو نہ تھا۔ یعنی سادات کے شہزادے میسر نہ تھے۔ ورنہ مومنین تو موجود تھے مگر ان سے عقد حرام تھا۔

اس کے بعد شیخ عباس قمی لکھتے ہیں کہ:

اینمطلب درمیان دختران ایشاں عادت شدہ

یہ بات تو پا گھر کی بیٹیوں کا دستور تھا کہ غیر سے عقد جائز نہ سمجھتی تھیں۔ اسی لئے امام محمد تقی علیہ السلام نے مدینے کے دس دیہات ان مستورات کے نام وقف کروا دیئے تھے کہ جن مستورات نے عقد نہیں فرمایا تھا ان مستورات میں ان کی اپنی دختران اور ان کی ہمشیرگان اور دیگر مستورات سادات صلوات اللہ علیہن تھیں۔ اور ان دیہات کی آمدنی مدینے سے لے کر قم پہنچائی جاتی تھی کیونکہ وہ مستورات صلوات اللہ علیہن قم میں قیام پذیر تھیں۔ بلکہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اپنی اولاد کے نام لکھی گئی وصیت میں یہ آیا ہے کہ میرے بعد کسی بچی کا عقد میرے وصی امام علی رضا علیہ السلام کی اجازت اور ان کے امر کے بغیر نہ کیا جائے۔ اگر میری وصیت کی کوئی مخالفت کرے گا تو ملعون ہوگا"۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

(بحار الانوار جلد ۷ ۴ ص ۲۷۹/۲۸۰)

نیز اسی طرح وصیت میں وارد ہے کہ میرے فرزند امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام اپنی قوم کے رشتوں سے بخوبی واقف ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو حسب منشاء اپنی بہنوں کا عقد کر سکتے ہیں۔ اور اگر ترک کرنا چاہیں تو ترک کر سکتے ہیں۔ میں نے اپنی بیٹیوں کو بھی یہ وصیت کر دی ہے۔ (بحار جلد ۴۸ ص ۲۸۰)

مگر علم انساب و تاریخ کی کتب شاہد ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے سادات میں کفو نہ ہونے کی وجہ سے اپنی اکیس یا بروایت اپنے اٹھارہ ہمشیرگان کی کہیں عقد نہ کیا حتیٰ کہ معصومہ قم حضرت فاطمہ بنت موسیٰ کاظم علیہا اسلام نے بھی سولہ سال کی عمر میں کنواری وفات پا گئیں۔ مگر خاندانی عظمت و وجاہت پر حرف نہ آنے دیا۔

دیکھئے ان مستورات کے بارے میں نہ تو کسی شخص نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ان کے عقد کیوں نہیں ہوئے۔ اگر سادات کے رشتے نہ تھے غیر سادات میں رشتوں کی کیا کمی تھی۔ امام کے ماننے والے غیر سادات موجود تھے۔ مگر امام ان کو رشتہ دینے کا تصور ہی نہ کیا اور نہ ہی کسی نے فقہ کی موشگافیاں کی ہیں۔ سبھی جانتے تھے کہ جب کفو موجود ہی نہیں تو غیر سے عقد کیسا؟ تو امام علیہ السلام نے فعل پر کیسے تنقید کی جا سکتی ہے۔

چوتھی روایت: علامہ شیخ عباس قمی مرحوم نے منتھی الامال میں اور صاحب عمدۃ الطالب نے اس روایت کی لکھا ہے۔ یہ ایک طویل روایت ہے۔ اس لئے اختصار کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ تفصیل کیلئے مدرجہ بالا کتب کی طرف رجوع کریں۔

جناب زید بن امام زین العابدین علیہا السلام کے ایک صاحبزادے تھے جن کا نام تھا

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

جناب عیسیٰ زید علیہم السلام۔جناب زید شہید علیہ السلام کی شہادت کے بعد حسنی سادات کا خروج ہے۔اس میں جناب عبداللہ بن حسن علیہما السلام کے فرزند جناب محمد و ابراہیم علیہما السلام شہید ہوئے۔جب انہیں شہید کیا گیا تو جناب عیسیٰ بن زید شہید علیہ السلام بھی وہاں موجود تھے۔ان کی شہادت کے بعد یہ روپوش ہو گئے اور گمنامی کی زندگی گزارنا شروع کر دی۔

اپنی نسب چھپا کر کوفہ میں سقائی کا پیشہ اختیار کیا۔کرائے کا اونٹ لے کر اس پر پانی کی مشکیں بھر کر لاتے تھے اور اس کی اجرت سے گزر بسر کرتے تھے۔اور اسی عالم میں عقد فرمایا اور اپنی زوجہ اطہر کو بھی نہ بتایا کہ وہ کون ہیں اور سسرال والوں سے بھی نسب مخفی رکھا۔وہاں ان کی دختر ہوئیں۔جب وہ حد بلوغت کو پہنچیں تو سسرال والوں نے خواہش عقد کی اور ان کی زوجہ کو اپنی وکیل بنایا۔اس واقعہ کو کتب میں خود انہیں کی زبانی اس طرح بیان کیا گیا ہے۔فرمایا؛

زوجہ ام اصرار بلیغ کرد و من	میری زوجہ نے اس عقد پر بہت
جواب ساکت بودم و جرات	اصرار کیا اور میں اس کے جواب میں
نمیکردم کہ نسب خود دا باو بگویم	خاموش رہا اور یہ جرات نہ کر سکا کہ
و او را خبر دہم کہ دختر من فرزند	انہیں اپنے نسب سے آگاہ کر سکوں
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	اور انہیں بتاؤں کہ میری دختر اولاد
است و کفو او ہم شان او رغیر	پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے
نیس (ج۲ص۶۳)	اور اس کا کفو اور ہمسر کوئی غیر نہیں ہو سکتا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

فرمایا کیونکہ ہماری زوجہ کو حقیقت معلوم نہیں تھی اس لئے انہوں نے بہت اصرار کیا اور میں تدبیر کار سے عاجز آ گیا کہ اب کیا کروں اور پھر میں نے اس مسئلے کو حل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ غیر سے اس کا عقد جائز نہیں لہذا میری اس دختر کو دنیا سے اٹھالے۔ پھر خالق نے میری دعا مستجاب فرمائی اور میری دختر صلوات اللہ علیہا فوت ہو گئیں۔ لیکن مجھے آج بھی یہ افسوس ہے کہ میں اپنی دختر کو زندگی بھر نہیں بتا سکا کہ تم نبی زادی ہو۔

مقاتل الطالبین کی عبارت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن زید شہید نے فرمایا لم اقدر علی اخبارھا بان ذالک غیر جائز ولا ھو یکفو لھا میں اس بچی کی والدہ کو یہ نہیں بتلا سکا کہ اس کی مرحومہ بچی کا نکاح غیر سید سقا زادہ سے جائز نہیں ہے اور وہ اس کا کفو بھی نہیں ہے۔ (زید الشہید صفحہ ۱۷۷ طبع نجف)

یہ عیسیٰ بن امام جعفر صادق علیہ السلام کے شاگرد رشید اور راوی احادیث اہل بیت تھے۔ تمام علماء رجال نے ان کو اصحاب امام جعفر صادق علیہ السلام میں شمار کیا ہے۔ علامہ عبدالرزاق موسوی مقرم نجفی فرماتے تھے کہ سادات عظام میں بڑے زاہد عابد متقی تھے اور اکثر یاد الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ (زید الشہید ص ۱۷۱)

اس روایت سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سادات عظام کا ہمیشہ سے یہی دستور تھا کہ اپنی بچیوں کا غیروں سے عقد جائز نہ سمجھتے تھے بلکہ بیٹیوں کی موت کو اس عقد پر ترجیح دیتے تھے۔

ہر وہ چیز جو حرام ہے دراصل اس میں ایک احترام مخفی ہے۔ مثلاً جملہ برائیاں اور غیر طیب و طاہر اغذیہ صرف احترام انسانیت کے پیش نظر ہیں کہ اللہ نے انسان کو اکرام و اعزاز

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

انسانیت سے نواز ہے۔اس عزازو اکرام کا تقاضہ ہے کہ گھٹیا چیزوں سے اجتناب کرے۔

ماں، بہن، بیٹی سے عقد کرحرام دیا ہے تو صرف سلئے کہ یہ نازک رشتے محترم ہیں اور مباشرت شرعی بھی توہین کے مترادف ہے۔اس لئے ان رشتوں کی بے حرمتی انسان کو اسلام سے خارج کردیتی ہے، جن نومسلموں کے باپ دادا مجوسی تھے ان کی اولین خواہش تھی کہ ان کی بیٹیاں، بہنیں ان کیلیے حلال قراردی جائیں۔مگر اسلام نے جو پاکیزہ اقدار تعین فرمائی تھیں وہ بے لچک تھیں کہ اس میں ہر نسبت کا احترام لازم تھا۔قربانی کے جانوروں سے لیکے ان کے گلے کی پٹوں زنجیروں تک کا احترام کا حکم دیا گیا تھا۔ان مجوسی النسل لوگوں نے دائرہ اسلام میں آکر اپنی بہنوں، بیٹیوں کو تو چھوڑ دیا مگر نبی کی بیٹیوں کا حلال قرار دے دیا۔یہ ظلم نہیں تو کیا ہے۔

جن علماءسو نے اس عقد کو جائز قرار دیا ہے انہیں کے کتب مسائل میں باب خمس میں لکھا ہے کہ اگر کسی سادانی کا شوہر غیر سید ہو اور اس مستور کو سہم سادات میں سے کچھ دیا جائے تو اس کا غیر سید شوہر سہم سادات (مال) کو ہاتھ نہیں لگا سکتا، اس پر تصرف حرام ہے۔اب خود سوچیئے کہ امتی سادات کے مال کو تو ہاتھ نہیں لگا سکتا خود سادانی کی عزت سے کھیل سکتا ہے۔یہ کیسی منطق ہے؟

اب کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ صدقات وزکواۃ وغیرہ سادات پر حرام ہے جس طرح غیر سید پر خمس ہے لہذا عقد بھی دونوں طرف سے حرام ہونا چاہیئے۔جواباً عرض کروں گا کہ احکام خمس وصدقات میں دونوں طرف سے احترام ہی کوملحوظ رکھا گیا ہے۔صدقہ سادات پر حرام ہے تو اس میں بھی عظمت سادات کوملحوظ رکھا گیا ہے۔اگر خمس غیر سادات پر حرام ہے تو اس

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

میں بھی عظمت سادات کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ لہذا افضل بحثیت فاضل قبول ہے ورنہ نہیں۔ اور شوہر ہمیشہ فاضل ہی ہوتا ہے۔ لہذا مفعول کو فاضل پر برتری دینا جائز نہیں ہے۔ اس لئے غیر سید کا سیدانی کو عقد میں لانا حرام ہے۔

سید مرتضیٰ علم الھدیٰ علی اللہ مقامہ اور حضرت شیخ جنید رحمتہ اللہ نے اس عقد کو حرمت پر بہترین دلیل دی ہے۔ فرماتے ہیں سیدانی پر نصوص متواترہ سے صدقہ حرام ہے۔ جب وہ غیر سیدہ کے حبالہ عقد میں آجائے گی تو اس کا نان ونفقہ شوہر پر واجب ہوگا۔ حالانکہ اس پر صدقہ شرعاً حلال ہوگا۔ صاف ظاہر ہے وہ اپنی زوجہ کی موُنت صدقے سے کرے گا جو اس عورت پر حرام ہوگا۔ گویا اللہ کے حرام کردہ صدقہ کو اس نے عورت پر حلال کر دیا۔ اس طرح یہ باعث تغیر احکام الہیہ ہوگا۔ جو یقیناً جائز نہیں۔ اس کے جواز میں کہنے والوں نے کہا کہ جب صدقہ کسی کو مل جاتا ہے تو اس کی ملکیت ہوجاتا ہے۔ اس کی صدقے والی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تاویل علیل کافی نہیں ہے۔ علت حرمت صدقہ اس سے ختم نہیں ہوسکتی۔

صدقہ سادات پر حرام اس لئے کیا گیا تھا کہ اس کے کھانے سے محرم علیہ پر غلط آثار مرتب ہوں گے اور اللہ کے حرام وحلال کردہ چیزوں کے کچھ اسباب و مقاصد ہیں۔ ہر حلال میں ایک مفاد ہے اور ہر حرام میں ایک ضرر۔ ظاہراً سیدانی وہ صدقہ کھا بھی لے تو مضرات سے کوئی مانع نہ ہوگا۔ صدقہ میں "صدقیت" ہر حال میں قائم رہے گی۔ لہذا یہ تاویل غلط ہے۔

علماء اعلام کا یہ فتویٰ ہے کہ سیدہ کا غیر سید سے نکاح قطعاً ناروا اصلاً جائز ہے اور رضیاً باطل اور حرام ہے اور اس فعل کا مرتکب خود رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کو نعوذباللہ گالی دینے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کے مترادف ہے۔ (ناموس سادات صفحہ نمبر ۸)

کتاب الخراج از امام ابو یوسف سنی حنفی میں لکھا ہے: "جو مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے (نعوذ باللہ) یا حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت دے۔ فقد کفر و باللہ و بانت منه امرائة یقیناً کافر باللہ ہے اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے۔"

ان شا تم محمد صلی الله علیه آله وسلم کافر و من شك فی عذابه و کفره کفر (شفاء شریف بزازیه فتاویٰ خیریه)

بلکہ اہل بیت علیہم السلام جس میں سادات بھی شامل ہیں پر سب وشتم کرنے والے کے بارے میں حدیث ہے؛

من سب اهل بیتی فانما یرتد عن الله والا سلام (صواعق محرقه) جس نے اہل بیت کو گالی دے تو وہ اللہ اور اسلام سے مرتد ہو گیا۔

شتم کی تعریف یہ ہے کہ "ہر وہ قول و فعل جس سے مسبوب لہ (گالی دیئے جانے والا) کی ہتک واہانت ہو۔

پانچویں روایت: اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غلام بنانے والا کافر ہے۔

جیسا کہ دربار یزید میں ایک شامی نے ملعون شام سے کہا تھا کہ ایک بچی بطور کنیز مجھے دے دو۔ تو معظمہ کائنات صلوات اللہ علیہا نے فرمایا اے یزید تو ایسا نہیں کر سکتا۔ جب تو واضح کفر کا اعلان نہ کرے یعنی جو شخص اولاد رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم کو غلام یا کنیز قرار دے گا یقیناً کافر ہو گا۔ اس بات سے یزید ملعون بھی انکار نہ کر سکا۔ احیاء العلوم و کشف الاضمہ میں

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اسما بنت ابی بکر سے روایت مروی ہے۔

ان نکاح رق فلینظر احد کم این برق عتیقه یقیناً نکاح بھی ایک غلامی ہے تمھیں پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ اپنی بیٹی کو کس کی غلامی میں دے رہے ہو۔

منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ : سیدانی کو غلام بنانے والا کافر ہے" اور نکاح کرنے والا گویا غلام بنانے والا ہے۔لہذا نکاح کرنے والا کافر ہے۔

چھیٹی روایت ; ہر ذی شعور اسلامی تاریخ دان کو یہ واقعہ ازبریاد ہے کہ جناب سیدۃ نساء العالمین خاتون جنت فاطمہ زہرہ سلام اللہ علیہا کے عرب کے نامور خاندانوں سے رشتے آنے لگے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بختی سے سب لوگوں کو منع فرمایا اور کہا کہ میری خت جگر کا فیصلہ خود پاک پرودگار فرمائے گا اور جب یہ روحانی واقعہ ہو چکا جناب پاک بی بی اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام رشتہ ازواج میں منسلک اللہ کے حکم سے ہو گئے تو سادات کے جد امجد پاک سرور کونین رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لو لم یخلق علی لما کان فاطمه کفوا في الدنیا اگر علی خلق نہ ہوتے تو فاطمہ زہرا کا مساوی دنیا میں کوئی کفو نہ ہوتا۔(ملاحظہ فرمائیں: کشف الغمہ ۔جلد اول ص ۴۷۲، بحار الانوار، جلد ۴۳، ص ۱۴۳، امالی طوسی ،جلد اول ،ص ۴۲، مناقب ابن آشوب، جلد دوم، ص ۲۹، عیون اخبار الرضا جلد اول ص ۱۷۷، عوام العلوم والمعارف، جلد ششم ص ۱۳۶ تا ۱۴۲)

ساتویں روایت : فرمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے؛

ونظر النبی صلی الله و اله و الاد علی و جعفر علیه السلام فقال؛ بناتنا لبنینا و بنو نا لبناتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد جعفر و علی سلام اللہ علیہا کو دیکھ کر فرمایا؛

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کیلئے ہیں اور ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کیلئے ہیں۔
(ملاحظہ فرمائیں: من لا یحضرہ الفقیہ، جلد سوم، ص ۲۴۹ مطبوعہ ایران)
اب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے بعد جو کہ آپ نے جملہ سادات کیلئے ایک قانون بنا دیا ہے کوئی ناعاقبت اندیش اور گستاخ رسول ہی اس فرمان کو توڑے گا اور یہی فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام نے مروان کے آگے دہرایا تھا (جس کا ذکر پہلی روایت میں ہو چکا ہے)۔

حجۃ الاسلام الحاج علامہ السید **نجم الحسن** صاحب قبلہ کراروی قدس سرہ العزیز

نسل رسول میں ہونے کی وجہ سے سادات کی عظمت مسلم ہے

لفظ "سید" کا استعمال اور اس کا اختصاص؛

حدیث نور "مسلم بین الفریقین" ہے۔ جس میں پیغمبر اسلام باعث خلقت عوالم حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے؛ کہ خداوند عالم نے خلقت آدم سے ہزاروں سال پہلے میرے نور وجود کو پیدا کیا۔ پھر اسے اصلاب طاہرہ اور ارحام مطہرہ کو ذریعے سے صلب حضرت عبدالمطلب تک پہنچایا۔ صلب حضرت عبدالمطلب تک پہنچنے کے بعد یہ نور دو حصوں میں منقسم کر دیا گیا۔ ایک صلب حضرت عبداللہ میں گیا اور دوسرا صلب حضرت ابو طالب میں۔ صلب عبداللہ (یعنی پدر بزرگوار) سے میں اور صلب حضرت ابو طالب سے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

میرے بھائی علی بن ابی طالب پیدا ہوئے۔ (ریاض النضرہ و بحارالانوار)۔

اس حدیث سے ظاہر و باہر ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی الحکیم علیہ السلام کے نقطہ وجود کی بنیاد حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ہزاروں سال اور بروایت لاتعداد سال پہلے پڑ چکی تھی اور انبیاء و مرسلین کے دنیا میں آنے کے بعد ان حضرات کا ظہور ظاہری ہوا تھا۔

میرے نزدیک یہ نوری پیدائش ہی شرف سیادت کی اصل و اساس ہے اور اسی پر سادات کی شرافت نسلی کو بنیاد قائم کی گئی ہے۔ ہمارے نبی کے علاوہ کوئی نبی اول پیدا نہیں ہوا اور کسی کی اولاد کو شرف سیادات نصیب نہیں ہوا۔ قدرت نے اس شرف سیادت کو امتیاز کامل دینے کیلئے حضرت رسول کریم کے صلب مطہر سے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو پیدا کر کے حضور کی اولاد نرینہ کو دنیا سے اٹھالیا اور نور محمد مصطفیٰ اور علی مرتضیٰ کو ملانے کیلئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ فاطمہ کی تزویج علی علیہ السلام سے کر دی جائے چنانچہ مناکحت و مزاوجت ہوگئی اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ وغیرہما پیدا ہوئے۔ (نوارالابصار)۔

یہ سچ ہے کہ نسلوں کا سلسلہ اولاد نرینہ سے قائم ہوتا ہے لیکن اس امتیازی خصوصیت کو کیا کیا جائے کہ خداوند عالم نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل کے سلسلے کو فاطمہ و علی کے ذریعے سے قائم کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ جعل ذریتہ کل نبی فی صلبہ و جعل ذریتی فی صلب علی بن ابی طالب خداوند عالم نے تمام انبیاء کی ذریت انہیں کے صلب میں رکھی ہے لیکن میری ذریت صلب علی میں قرار دی ہے۔ (صواعق محرقہ، ص ۷۴۔۹۳)۔ پھر فرماتے ہیں کہ علی و فاطمہ کی جو اولاد ہے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

انا ابوھم و عصبتھم میں ہی ان کا باپ اور ان کی بنیاد ہوں۔(صواعق محرقہ،ص ۹۳) غالبًا اسی کی طرف آیہ مباہلہ اشارہ کررہی ہے جس میں حضرات حسنین کو فرزندان رسول بتایا گیا ہے۔اس حدیث سے مخالفوں کا یہ کہنا فع ہوگیا کہ فاطمہ اور علی کی اولاد رسول کی اولاد کیونکر ہوسکتی ہے۔

اس سے بھی باخبر رہنا چاہئے کہ ہمارے نزدیک وہ اولاد علی جو بطن فاطمہ سے نہیں ہیں وہ سید شرفی ہیں کیونکہ شرافت نور یہ وجودیہ میں حضرت علی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کے شریک وسہیم ہیں۔(مطالب السئول)اسی لئے ہم حضرت عباس علمدار اور محمد بن حنفیہ کو سید سمجھتے ہیں۔یہ اور بات ہے کہ شرف سیادت میں ان کے برابر نہیں قرار دیتے جو علی و فاطمہ دونوں سے پیدا ہیں۔حضرت امام حسنؑ وحضرت امام حسینؑ کتاب لوامع التنزیل،ج ۳ص ۱۴۱ میں ہے کہ ہم حضرت علی کہ جملہ اولاد کو سید جانتے ہیں لیکن درجے میں فرق کے قائل ہیں۔اسی لئے علماء انساب نے علوی اور فاطمی میں تفرق کی ہے۔

بہر حال یہ واضح ہو جانے کے بعد کہ اولاد علی و فاطمہ،اولاد رسول ہیں اور یہ مسلم ہونے کے بعد شیخ کی اولاد کو شیخ،برہمن کی اولاد کو برہمن کہا جانا قدیم الایام سے چلا آتا ہے۔اولاد رسول کو سید کہنے میں قطعاً کوئی قباحت نہیں قرار دی جاسکتی۔

تبادری ذہنی دلیل حقیقت ہے:

علم اصول کا یہ اٹل قانون ہے کہ لفظ بولنے کے بعد اس کے مختلف معانی میں سے جس معنی کی طرف تبادر ذہنی ہو وہی حقیقت معنی ہوتا ہے،مثال کیلئے عرض ہے کہ لفظ صلواۃ جس کے معنی دعا ہیں جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو تبادر ذہنی اس کے لغوی معنی دعا کی طرف نہیں

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

نہیں ہوتا بلکہ لفظ کی حقیقت شرعیہ کی طرف ہوتا ہے۔ یعنی لفظ صلواۃ (نماز) سے دعا نہیں، ارکان مخصوصہ کے ساتھ عبادت نماز سمجھ میں آتی ہے۔ اسی طرح جب بھی لفظ بولا جاتا ہے تو تبادر ذہنی اولادرسول ہونے کی طرف ہوتا ہے۔ یہ منقول شرعی ہے جو حقیقت ثانیہ ہے۔

نسلی الحاق وانتساب کی پائیداری

نسل کا الحاق اس کا انتساب کسی صورت سے ختم نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ چیز قدرتی نظام کے تحت چل رہی ہے۔ قرآن کریم پ ۲۷ سورۃ طور، رکوع ۳ میں ہے:

والذین آمنو وتبعتم ذرتھم بایمان الحاقنا بھم یتھم وما التناھم من عملھم من شیئی (ترجمہ) اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا تو ہم نے ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ ملحق کر دیا اور ہم ان کی کارگزاریوں میں سے کچھ بھی کم نہ کریں گے۔

علامہ شبیر احمد عثمانی، شیخ الہند دیوبندی کے ترجمہ قرآن کریم کے حاشیہ ص ۶۸۰ پر لکھتے ہیں کاملوں کی اولاد اور متعلقین اگر ایمان پر قائم ہوں اور ان ہی کاملوں کی راہ پر چلیں جو خدمات ان کے بزرگوں نے انجام دی تھیں یہ بھی ان کی تکمیل میں ساعی ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جنت میں ان ہی کے ساتھ ملحق کر دے گا۔ گو ان کے اعمال واحوال سے کما" وکیفا" فروتر ہوں تاہم ان بزگوارں کے اکرام وعزت افزائی کیلئے ان تابعین کو ان متبوعین کے جوار میں رکھا جائے گا اور ممکن ہے کہ بعض کو بالکل انہیں کے مقام اور درجے پر پہنچا دیا جائے۔ یہی کچھ صحیح بخاری اور تفسیر صافی ص ۴۳۱ پر بھی ہے۔ شبیر احمد عثمانی اور شیخ الہند کی عبارت میں جو راہ پر چلنے کا حوالہ دیا گیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

آباؤ اجداد کی راہ پر چلیں گے وہی آخرت میں کامیاب و کامگار رہوں گے اور جو ان کی راہ کو چھوڑیں گے وہ خائب و خاسر رہیں گے۔ اس سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ جو سید بارہ امام کی راہ پر نہیں چلتا اور ان کے مذہب و مسلک پر قائم نہیں ہے وہ اس لحاق نسلی سے فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔

غرض اس آیت اور اس کی تفسیر سے صرف یہ پتہ نہیں چلا کہ نسل کا الحاق اور سلسلہ ختم نہ ہوگا بلکہ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ الحاق نسلی دنیا تو در کنا آخرت میں بھی رہے گا اس اس کا بھی پتہ چل گیا کہ الحاق نسلی کو خداوند عالم نے عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جو جس قسم سے اعمال کا مالک ہوگا اس کی اولاد بھی اسی کے ساتھ ملحق ہوگی۔ اس لئے حضرت سرسر کائنات نے اپنی نسل کی بلندی اور اس سلسلہ کا پائیداری کا بار بار ذکر فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ یہ فرمادیا کہ میری نسل دینا تو درکنار آخرت اور قیامت میں بھی منقطع نہ ہوگی۔ وہ فرماتے ہیں: کل سبب ونسب منقطع یوم القیامہ ماخلا سببی کہ قیامت کے دن میرے سبب اس نسب کے علاوہ تمام سلسلے منقطع ہو جائیں گے۔ (صواعق محرقہ ص ۹۳)۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میری اولاد قابل عزت ہے اور اس کی تعظیم کیا کرو۔ اچھوں کی تعظیم مرضی معبود حسین واعظ کاشفی لکھتے ہیں کہ تمام انبیاء کی اولاد ہمیشہ قابل تعظیم سمجھی جاتی رہی ہے اور اولاد رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس سلسلہ میں سے زیادہ حقدار ہیں۔ (روضۃ الشہداء ص ۴۰۴)۔

لفظ "سید" کا اولاد رسول کیلئے اختصاص

کہا جاتا ہے کہ (۱) لفظ سید کے کئی معنی ہیں۔ اس کسی مخصوص معنی کیلئے معین کر دینا درست نہیں ہے۔ (۲) لفظ سید اولاد علی و فاطمہ کیلئے مخصوص نہیں ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

میں کہتا ہوں کہ بے شک لفظ سید جس کی جمع سادۃ اور سادات ہے کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایسے بہت سے الفاظ ہیں جو مختلف مقامات پر مستعمل ہوئے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کون سا محل استعمال ہے جسے حقیقت کا درجہ مل سکے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسے کثیر الفاظ ہیں جن کے کئی معانی ہیں اور قرائن کے سہارے سے وہ مستعمل بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ان کا حقیقی محل استعمال وہی ہوتا ہے جس کی طرف "تبادر ذہنی" جو جیسا میں اوپر لکھ چکا ہوں۔ مثلاً لفظ "عین" کو لے لیجئے اس کے تقریباً ستر معانی ہیں، عین کے معانی آنکھ، گھٹنہ، آفتاب، روشن آفتاب، گھر والے، اہل شہر، جاسوس دیدبان، جماعت۔ چشمہ وغیرہ وغیرہ ہیں (المنجد ص ۵۶۸) لیکن جب لفظ عین بولا جاتا ہے تو اس سے عام طور پر آفتاب سمجھ میں آتا ہے نہ گھٹنہ نہ کوئی اور معانی بلکہ لفظ عین سے تبادر ذہنی صرف آنکھ کے معنی ہوتا ہے اور یہی حقیقت معنی کی دلیل ہے۔ بالکل اسی طرح لفظ "سید" کا معاملہ ہے۔ اس کے بھی کثیر معانی ہیں اور اس کا استعمال بھی بہت سے مواقع پر مختلف قرائن سے ہوا ہے۔ لغات میں اس کے معنی اور ا استعمال کے متعلق ملتا ہے۔ سردار، شریف، فاضل، رئیس قوم، بزرگ خاندان، سخی، کریم، حلیم، مصائب برداشت کرنے والا، دوست، رب، زوج وغیرہ (مجمع البحرین، مفردات راغب) مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جب لفظ سید بولا جاتا ہے تو ان معانی میں سے کسی ایک طرف بھی تبادر ذہنی نہیں ہوتا۔ یعنی ان کو مذکورہ معانی میں سے کوئی معنی بھی سمجھ میں نہیں آتا بلکہ صرف "فرزند رسول" ہونے کا تصور ہوتا ہے۔ اس مقام پر یہ خیال نہ کیا جائے کہ تبادر ذہنی کسی قوم یا فرقے سے متعلق ہے کیونکہ جمہور مسلمین کا یہی مسلک ہے اور چند متعصب قسم کے افراد کے علاوہ تمام لوگ لفظ "سید"

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سے فرزند رسول ہی سمجھتے ہیں۔ المنجد ص ۴۲۷ طبع بیروت میں ہے کہ "سید" صاحب سیادت کو کہتے ہیں۔ وہ عند المسلمین من کان سلالہ نبیھم الخ مسلمانوں کے نزدیک سید ہو ہے جو ان کے نبی کی اولاد اور نسل میں سے ہو۔ اسی کتاب کے ص ۳۰۲ میں لفظ "سلالہ" کے معنی خلاصہ، نسل، فرزند کے تحریر ہیں۔ اب رہ گیا یہ فرمانا کہ لفظ "سید" اولاد علی و فاطمہ کیلئے مخصوص نہیں اور مختلف محل پر مستعمل ہوا ہے جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا لیکن اسلام قرون اولیٰ ہی سے یہ لفظ اولاد رسول اور فرزندان علی و فاطمہ کیلئے مخصوص ہو گیا ہے اور قیامت تک صرف انہیں کیلئے استعمال ہوتا رہے گا۔ اسی کو حقیقت مستعملہ کہتے ہیں جو حقیقت وضعیت پر غالب ہے۔

اب وہ حضرات خصوصیت سے متوجہ ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ لفظ سید نہ اولاد علی و فاطمہ کیلئے مخصوص ہے اور نہ اس کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہ سکتا ہے۔ کتاب رشفۃ الصاوی من بحر فضائل النبی الہادی، طبع مصر ۱۳۰۳ھ کے ص ۵ سطر ۱۶ میں ہے:

فھم الا والی جبلت مناقبھم ورثو السیادۃ کابرا عن ابر

(ترجمہ) اولاد رسول اور فرزندان علی و فاطمہ جملہ مخلوقات سے بہتر ہیں۔ ان کے فضائل و مناقب پیدائشی و تخلیقی ہیں جو نسلاً بعد نسل سیادت کے مالک ہیں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۷ سطر ۲ میں ہے۔ قال العلماء ولا یمنع ھذا الحصر دخول اولادھم و ذریتھم الی آخر الابد علماء کا ارشاد ہے کہ فضیلت اور سیادت کا جو شرف میں منحصر ہے کہ رہتی دنیا تک رہے گا۔ اس کے علاوہ کتاب صحاح الاخیار فی نسب السادۃ الفاطمیہ الاخیار طبع بمبئی کے ص ۱۲۰ سطر ۲ میں ہے، خصص بیوت النبوۃ لا سیادۃ ---- فکل من یثبت لہ بنوۃ النبوت سید

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

خداوندِ عالم نے نبی کے گھرانے کو سیادت کیلئے مخصوص کر دیا ہے لہذا جس فرد بشر کیلئے یہ ثابت ہو جائے کہ یہ نبی کی اولاد ہے وہ "سید" ہوگا۔اس سے معلوم ہوا کہ لفظ "سید" حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علی حکیم اور ان کی اولاد کے سوا کسی اور کیلئے استعمال نہیں ہو سکتا۔

سید کی تعظیم واجب ہے

اسے نہیں بھولنا چاہئے کہ نسل رسول میں ہونے کی وجہ سے سادات قابل تعظیم اور واجب الاحترام ہیں۔ان کو خدا نے قیامت تک کیلئے باعزت بنایا ہے اور ہر وہ عمل جس سے توہین ہوتی ہو ان کے خلاف ناجائز اور حرام ہے۔امام المسلمین حضرت وعلامہ جلال الدین سیوطی،حضرت فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا اور ان کے فرزندان امام حسین علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں؛ فتخصیص السیادۃ لھم و تذیلہ الشر افتہ لا جل الاباء ولام---فمن ولد منھما ذکراً او انثی فھو سید الی یوم القیامتہ ویجب علی اجمع الخلق تعظیم ابدا الخ یعنی حضرت حسنین علیہم السلام اور ان کی اولاد کیلئے سیادت مخصوص ہے ہر مرد ہو یا عورت جو بھی ان کی نسل سے ہے وہ قیامت تک سید رہے گا اور ساری کائنات پر یہ واجب ہے کہ ان کی ہمیشہ ہمیشہ تعظیم کرتی رہے۔(لوامع التنزیل،ج ۳،ص ۳۴۳)۔

علامہ شیخ محمد صبان اپنی مشہور کتاب اسعاف الراغبین جی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہل بیت الطاہرین مطبوعہ،برحاشیہ کتاب نورالابصار امام شبلنجی بطبع مصر ۱۳۲۲ھ کے صفحہ ۱۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں:

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

وقد صرح العلماء بانه ینبغی اکرام سکان بلده وان مقق منهم ابتداع او نحوه برعایته حرمته جوار ه فما بالك بذریته الذین هم بضعقه منهم ولو کان بینهم وبینه وسائط ۔"یعنی علماء نے اس امر کی صراحت کی دی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت جوار کی رعایت سے یہ ضروری ہے کہ ان کے شہر کے رہنے والوں کی تعظیم تکریم کی جائے اوران کی توقیر اوران کا اکرام کیا جائے ۔چاہئے ان کا گناہ گار اور بدعتی ہونا ثابت ہی کیوں نہ ہو؟ تو جبکہ یہ بات طے ہوچکی ہے تو پھر ان کی ذریت اور اولاد کے بارے میں کیا ہوسکتا ہے کہ ہم ان کی تعظیم وتکریم میں پس وپیش کریں ۔وہ تو ان کے جگر کے ٹکڑے ہیں ۔دیکھو ان کی تعظیم ضروری ہے چاہے کتنا ہی سلسلہ طویل کیوں نہ ہوگیا ہے ۔پھر اسی کتاب کے ص ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ فرزندان رسول چونکہ سید ہیں لہذا چاہے ان کے اعمال اچھے ہوں یا نہ ہوں لیکن یحب و یحترم من حیث قرابته آنخضرت کی ذریت اور اولاد ہونے کی وجہ سے ان سے محبت کرنا اور ان کا احترام کرنا ضروری ہے ۔آگے چل کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت نے ایک دن برسر منبر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میرا سلسلہ نسب قیامت میں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا ۔یہ بالکل غلط ہے ۔ان رحمی موصلته فی الدنیا و الاخرة باور کرنا چاہئے کہ میری نسل دنیا اور آخرت دونوں میں متصل ہے جدا نہ ہوگی ۔

بہر حال علمائے اسلام کا فیصلہ یہ ہے کہ لفظ "سید" محمد وآل محمد اوران کی اولاد کیلئے مخصوص ہے اور اولاد رسول قیامت تک قابل احترام رہے اور کسی غیر کیلئے جائز نہیں کہ اس لفظ مخصوص کو اولاد رسول اور فرزندان علی وبتول کے علاوہ کسی کیلئے استعمال کرے ۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس سلسلہ میں دو باتیں بھی پیش نگاہ رہنی چاہئیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ جو شخص سید ہے وہ اپنی سیادت کو نہ چھپائے جو سید نہیں ہے وہ اپنے کو سید کہنے کی جرات نہ کرے کیونکہ حضرت رسول کریم صلی علیہ و آلہ وسلم نے اس قسم کے دونوں حضرات پر لعنت فرمائی ہے۔

آیت اللہ علامہ السید محمد اشرف نبیرہ امام المحققین حضرت آقا السید محمد باقر داماد اپنی کتاب "فضائل السادات" کے ص ۴۷۷ پر لکھتے ہیں قال رسول الله من انتسب الی غیر ابیه او تولی غیر موالیه فعلیه لعنت الله و ان من دخل الینا بلا سبب ظاهر و خرج بلا سبب موجب فهو ملعون حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی نسبت دے اور اپنے آقاؤں کے غیر سے محبت کرے، اس پر خدا کی لعنت ہے اور وہ شخص بلا سبب ظاہری نسل میں داخل ہونے کا دعویٰ کرے یا بلا کسی مجبوری کے ہماری نسل سے خارج ہونے کا اظہار کرے وہ ملعون ہے۔ یہی کچھ صحیح بخاری اور دیگر کتب فریقین میں ہے۔

دوسری بات یہ کہ جو شخص سیدزادی سے عقد نکاح کرتا ہے وہ توہین خدا اور رسول کا ارتکاب کرتا ہے اور ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے جیسا کہ آئندہ ارشادات و تحقیقات سے واضح ہوگا والسلام۔

سید نجم الحسن کراروی

۵ ستمبر ۱۹۸۱ء

(ملاحظہ فرمائیں: عظمت سادات مطبوعہ راولپنڈی)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

حجت الاسلام والمسلمین حضرت علامہ سید محمد عارف صاحب قبلہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلیٰ الذی الارضین والسموات العلی الذی جعل السیادۃ علماء لمن اصطفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء ولمرسلین و خاتم النبین ابی قاسم محمد ن المصطفیٰ الذی دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ اولہ الطیبین الطاھرین السادات المصطفین الشرفاء النجبا لعنۃ اللہ علیٰ من ترک نسبہ وادعیٰ السیادۃ التی خصت فی ال النبی المجتبیٰ الی یوم الجزاء ام بعد حسب فرمائش السید فضل عباس صاحب ہمدانی والسید طاہر حسین شاہ صاحب ہمدانی یہ حقیر پر تقصیر چند سطور تحریر کر رہا ہے تا کہ ہر خاص و عام پر یہ بات روشن ہو جائے کہ سید کون ہیں؟ ان کے شرائط ولوازم اور حقوق وخصوصیات کیا ہیں؟ تا کہ حق و باطل اور صحیح وغلط میں تمیز ہو جائے اور کوئی غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔

لفظ سید:

سادقومہ فیسو دھم سیادۃ فھو سید ھم سے ماخوذ ہے۔اس کی جمع سادۃ، سیائد اور سادات استعمال ہوتی ہے۔بصریین اور کوفیین اور خلیل اور دیگر متکلمین سب کا اس پر اتفاق ہے کہ لفظ سید قابل وعزت، مستحق اطاعت اور مالک کو کہتے ہیں۔اضافت کے ساتھ بھی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

استعمال ہوتا ہے۔ جیسے سید القوم، سید العرب وغیرہ اور بلا اضافت بھی جیسے جاءسید، سید آیا، سید امامنا، سید ہمارا امام ہے۔

سید کے لغوی معنی ؛

لغایہ میں ہے کہ سید رب، مالم، شریف، فاضل، کریم، حلیم، زوج اور رئیس کیلئے بولا جاتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ سید وہ ہے جو خیر میں سے بلند ہو تو اس میں یہ تمام لغوی معانی جمع ہو جاتے ہیں۔ سموئل نے اپنے قصیدہ میں کہا ہے ؛

اذا مات منا سید قام سید

یقول بما قال الکرام مقول

جب ہمارا ایک سردار مر جاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا سردار کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ وہی کہتا ہے جو بزرگ کہتے ہے اور وہی کرتا ہے جو بزرگ کرتے رہے۔

سادات کے شرعی معنی ؛

اسلام میں سید کائنات باعث ایجاد ممکنات، فائض البرکات اور ان کی آل کا علم "نام" ہو گیا ہے۔ بعض نے شرعی معنی یوں تحریر کیے ہیں کہ وہ نور پاک جو جامع جمیع خیرات و برکات، وصفات کمالیہ وجلالیہ اور تمام ظاہری اور باطنی نقائص سے پاک ومنزہ ہے یعنی سید موجودت فخر کائنات محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ جو سارے جہاں کا مرجع وماویٰ ہیں۔ ان کا نور جن اصلاب طاہرہ وارحام مطہرہ میں منتقل ہوتا ہوا گزرتا رہا ہے وہ بھی سردار تھے۔ اس لئے کہ ظرف مظروف کے مطابق

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہوتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نسل سے ہمارا نور گزرا ہے سب پاک تھے۔ ہمارے بزرگوں میں سے کوئی ولد سفاح نہیں ہے۔ سب ولد نکاح تھے، یعنی مسلمان تھے۔

چونکہ مظروف سے ظرف کی مطابقت ضروری ہے لہذا عبداللہ اور حضرت ابو طالب بھی سردار تھے اور ان کے وہ بزرگ بھی جن کے اصلاب سے ان کا نور گزرا ہے اس شرافت اور نجابت کا اثر ہے کہ اب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد قیامت تک سید قرار پا گئی۔ بے شک اولاد عبدالمطلب میں جو بھی مومن ہوئے وہ سردار ہیں خاص کر حضرت ابو طالب کی اولاد اور بالخصوص حضرت علی اولاد۔

مگر خاتون جنت حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے جو نسل چلی ان کا علم "نام" ہی سید قرار پا گیا۔ اس لئے کہ یہ نسل اس گھر سے چلی جہاں نانا، ماں، باپ اور خود شہزادے نور اور جوانان جنت کے سردار ہیں۔

سوال؛

اگر یہ کہا جائے کہ لفظ "سید" ایک حقیقت کو ظاہر کرتا ہے یہ صفت ہے اسم ذاتی نہیں ہے جیسے انسان، جن، ملک وغیرہ اسم ذاتی ہیں مگر قائم کھڑے ہونے والا نائم سونے والا یہ نام نہیں بلکہ صفات ہیں اس طرح سی بھی صفت ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے یحییٰ کیلئے فرمایا؛

ان اللہ یبشرک بیحیٰ مصدقا بکلمۃ من اللہ وسیدا و حصورا و نبیا من الصلحین (آل عمران)

حضرت زکریا علیہ السلام کو ملائکہ آواز دیتے ہیں کہ خداوند عالم آپ کو حضرت یحییٰ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کی بشارت دیتا ہے جو " کلمۃ اللہ عیسیٰ " کی تصدیق کرے گا۔ سید و سردار ہوگا۔ عورتوں کی طرف رغبت نہ کرے گا اور صالح نبی ہوگا۔۔۔اس آیت میں نبی کا نام یحییٰ بتایا گیا ہے۔
تصدیق کرنا، سید ہونا، حصور ہونا، صالحین میں سے نبی ہونا یہ سب ان کی صفات ہیں، ان میں سے سید بھی ان کی ایک صفت ہیں نام نہیں۔ تو پھر سرور کائنات اور ان کی آل کیلئے لفظ سید علم "نام" کیونکر ہوسکتا ہے؟؟؟

جواب:

یہ درست ہے کہ لفظ جہاں جہاں استعمال ہوا ہے بطور صفت استعمال ہوا ہے۔ مگر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کی صرف صفت نہیں بلکہ علم "نام" قرار پا گیا ہے۔ نقل کے ذریعے جیسا کہ نقل کی مثالیں عرف اور شرع دونوں میں موجود ہیں جیسے دابہ کے معنی زمین پر چلنے والا لہذا اس کے لغوی معنی میں ہر چلنے والا شامل ہے مگر عرف میں صرف چوپائے کیلئے بولا جاتا ہے اور جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو چوپائے ہی فہم میں آتا ہے۔

اس طرح لفظ صلواۃ کے معنی لغت میں دعا کے ہیں۔ مگر اسلام نے ان ارکان مخصوصہ کا نام صلواۃ رکھا جسے نماز کہتے ہیں۔ اب جب بھی لفظ صلواۃ بولا جاتا ہے تو اس سے نماز ہی فہم وادراک میں آتی ہے۔

اسی طرح لفظ اسم وسم سے ہے جس کے معنی شان ہیں لیکن اب مستقل طور پر کسی نام کیلئے بولا جاتا ہے اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو۔ اس طرح اسود کا معنی بہت سیاہ مگر اصطلاح میں کالے سانپ کیلئے بولا جاتا ہے لا ور لفظ،

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ارقم چتکبرا کیلئے وضع کیا گیا، مگر اب کوڑیالے سانپ کیلئے بولا جاتا اور اسی طرح لفظ سید سردار کیلئے وضع کیا گیا جیسا کہ اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ مگر اب سردار دو جہاں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کیلئے مخصوص کر دیا گیا۔ جنہیں اب بھی شرف سرداری حاصل ہے۔ آپ خود سید الانبیاء، آپ کے عم زاد داماد حضرت علی سید الاوصیا اور آپ کی دختر نیک اختر سیدۃ نساء العالمین اور نواسے سیدا شباب اہل الجنۃ ہیں۔ لفظ سید ان کی اولاد کیلئے اس طرح مخصوص ہو گیا کہ جب بھی لفظ سید بولا جائے تو خاتون جنت کی اولاد سمجھ میں آتی ہے۔ اسی کو منقول کہتے ہیں جو حقیقت بن جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اولاد عبد المطلب میں جو بھی مومن ہے وہ سردار اور مستحق خمس بھی۔ ان پر زکواۃ حرام ہے۔ مگر سید ہونا ان کی صفت ہے۔ جیسے حضرت یحییٰ علیہ وعلی نبینا السلام کیلئے صفت ہے مگر ہمارے نبی اور آپ کی آل کا نام قرار پا گیا ہے۔

سادات کے اثرات:

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ اسلام اور رسول اسلام سے محبت رکھتے ہیں خواہ علماء ہوں یا امراء یا سلاطین و شاہان وقت جب ان کے سامنے سید زادہ آجائے اور انہیں علم ہو جائے کہ یہ سید ہے تو وہ اسے ضرور امتیازی نظر سے دیکھتا ہے۔ اگر ظاہر میں نہیں بھی تو دل میں اس کا احترام کرتا ہے۔

یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قائم مقام اعجاز ہے کہ قیامت تک ان کی ذریت کو عرفاً، شرعاً قولاً، عملاً جو عزت وقار، اکرام و احترام حاصل ہے وہ کسی دوسرے خاندان کو حاصل نہیں ہے۔ بے شک دولت و ثروت، امارت و سلطنت ہر قوم کو حاصل ہو

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سکتی ہے۔ مگر مبدا فیاض نے یہ انتہائی مرتبہ سیادت، اول موجود، علت نمائی ممکنات، سید کائنات، نور ارض وسماوات، حضور خاتم الانبیاء اور سید واصیین، یعسوب الدین امیر المومنین علیہ السلام کی ذوات مقدسہ میں ودیعت فرمایا ہے۔ یہ سیادت ذریت رسول اکرم وعلی وبتول میں تاحشر جاری وساری رہے گی۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

سادات کی عظمت اور اس کا سبب

سطور بالا سے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ ہر خورد و بزرگ، ہر پست وبلند، ہر غریب وامیر، ہر شاہ و گدا اپنے آپ کو نسب کے اعتبار سے سید سے کمتر کیوں سمجھتا ہے بلکہ ان کی تعظیم واحترام پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ مختلف شجروں یعنی نسلوں سے ہیں۔ میں ان میں سے بہترین نسل سے ہوں اور میں اور علی ایک ہی نسل سے ہیں یہ بھی فرمایا کہ میں اس درخت کی جڑ ہوں، علی وفاطمہ اس کے تنا ہیں اور حسن و حسین اس کی شاخیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ حسن وحسین اس کے پھل اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ آدم سے لے کر اب تک ہمارا نور جن صلبوں اور رحموں سے گزرا ہے وہ سب پاک تھے۔ ان میں کوئی بھی ولد سفاح یعنی بے نکاح کی اولاد نہ تھا بلکہ ہر ایک ولد نکاح یعنی مسلمان تھا تو گویا حضور کا ہی خاندان ہے کہ آدم سے اب تک کفر و شرک سے پاک رہا۔ سب مسلمان تھے، سب نکاح سے پیدا ہوئے۔ آدم سے آنحضرت تک

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس نسل کی مادی پاکیزگی اس ارشاد سے ظاہر ہو گئے۔ اس کے بعد آپ کی نسل علی وفاطمہ جیسی پاکیزہ ہستیوں سے چلی۔ ایک سید کہہ سکتا ہے کہ آدم سے لے کر اس کی ذات تک اس کی نسل پر کفر و شرک کا داغ کبھی نہیں لگ سکا۔ یہ خصوصیت سوائے سادات کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔

آیت مباہلہ شاہد ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام نفس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جیسے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے علی پاک، حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا دختر رسول ہیں۔ لہذا جیسے رسول ویسی ان کی دختر نیک اختر پاک، حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین فرزندان رسول ہیں۔ جیسے رسول پاک ویسے یہ فرزند پاک اور یہ سب آیت تطہیر کا مرکز ہیں۔ پھر ان پاک ہستیوں سے جو نسل چلی وہ کیوں نہ سید کہلائے اور ان کی تعظیم واحترام کیوں نہ کیا جائے۔ جبکہ آنحضرت نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

کل نسب مقطوع یوم القیامۃ الا نسبی سوائے میرے نسب کے بروز قیامت سب نسب کٹ جائیں گے۔ اور یہ بھی فرمایا: من احسن واعان ذریتی فقد احسن الی واعاننی و مکافاتہ علی۔۔۔ جس نے میری ذریت پر نیکی اور ان کی مدد کی اس نے مجھ پر نیکی کی اور میری مدد کی اس کا عوض میرے ذمہ ہے۔

ذریت رسول وارث کتاب ہے:

خداوند عالم نے اپنی مقدس کتاب میں وارث کتاب کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق باخیرات باذن الله ذالك هو الفضل الکبیر، جنت عدن یدخلونها فیها من اساور من فضة ولولواء لباسهم فیها جریر و قالوا الحمدلله الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور شکور ن الذی احلنا دار المقامة من فضله لا یمسنا فیها نصب ولا یمسنا فیها لغوب (سورۃ فاطر، پارہ ۲۲، آیت ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۸)۔

پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے جو کچھ تو اپنی جان پر ستم ڈھاتے ہیں اور کچھ نیکی بدی کے درمیان ہیں اور کچھ خدا کے اذن سے نیکیوں میں سبقت لے گئے ہیں ان کو چن کر قرآن پاک کا وارث قرار دیا۔ یہی تو خدا کا بڑا فضل ہے جنات عدن سدا بہار باغات ہیں۔ یہ لوگ داخل ہوں اور انہیں وہاں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا اور یہ لوگ خوشی لے لہجہ میں کہیں گے خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا ہے بے شک ہمارا پرودگار بڑے بخشنے والا ہے۔ جس نے ہم کو بہشت ہمیشگی کے گھر میں اتارا جہاں ہمیں کوئی تکلیف چھوئے گی ہی نہیں۔

ان آیات کے ذیل میں تفسیر مجمع البیان: ج ۲، ص ۲۶۶ میں ہے:

ان جمیعهم ناج وئیوید ذالك ماوارد فی الحدیث عن ابی الدر دا قال سمعت رسول الله یقول فی الایة اما السابق فیه فیدخل واما المقتصد فیحاسب حسابا یسیراء واما الظالم لنفسه فیحبس فی المقام ثم یدخل الجنته فهم الذی قالو ا الحمد الله الذی اذهب عنا الحزن

ابو دردا کہتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر میں نے رسول مقبول کو فرماتے ہوئے سنا کہ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سابق بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور مقتصد کا آسان حساب ہوگا اور ظالم لنفسہ کا حساب یہ ہے کہ تنگ مقام میں حبس کئے جانے کے بعد جنت میں داخل ہوں گے۔ یہی لوگ ہیں جو کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم سے حزن وغم کو دور کیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیت اولادعلی وفاطمہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ بصائر الدجات میں ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد اولادعلی وفاطمہ ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ حضرت فاطمہ الزہرا سلام علیہا کہ عظمت ہے کہ خداوند علام نے ان کی اولاد پر آتش جہنم کو حرام کردیا ہے۔ (کافی)۔

ازالہ اشتباہ

یہ شبہ نہ ہو کہ اولادعلی وفاطمہ میں جو ظالم لنفسہ ہوں ان پر آتش جہنم کا حرام ہونا عدل وانصاف کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ متعدد احادیث میں وارد ہے کہ جو صحیح النسب اولاد فاطمہ سے ہو وہ توبہ کر کے ہی دنیا سے رخصت ہوگا۔ امیر المومنین ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول کو یہ دعا کرتے سنا ہے؛ الھم انھم عترۃ رسولك فھب مسیھم لمحسنھم وھب لیٰ ففعل قلت مافعل قال فعل ربکم بکم ویفعل بمن بعد کم (مدینۃ المعاجز)۔

خداوند یہ تیرے رسول کی عترت ہے ان کے برے اعمال کو نیک اعمال اور میری وجہ سے بخش دے۔ پس خدا نے قبول کرلیا۔ امیر المومنین فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ کیا دیا؟ حضور نے فرمایا خدا نے تمہیں بھی معاف کردیا اور تمہاری بتول کی اولاد کو بھی بخش دیا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سادات کے امتیازات؛

۱۔ سید کے لغوی معنی ہیں السید یفوق الکل فی الخیر سید ہر امر خیر میں سب پر فائق ہے۔

۲۔ لفظ "سید" شرعاً کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے۔

۳۔ سید اولاد عبد المطلب کا اسم وصفی اور اولاد بتول کا اسم ذاتی ہے۔

۴۔ جب بھی سید یا سیدہ کا ذکر بغیر اسباب خارجی مرد اولاد رسول لی جاتی ہے۔

۵۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے والے جتنے ہیں امیر و کبیر اور با عزت ہوں مگر سید و سیدہ کی توقیر فرض سمجھتے ہیں۔ اگر چہ وہ سید یا سیدہ ظاہر طور پر کوئی مادی یا علم مرتبہ نہ رکھتا ہو۔

۶۔ صحیح النسب سید کا سلسلہ نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منتہی ہوتا ہے اور اس کی عزت واحترام کا یہی سبب ہے۔

۷۔ اولاد علی و فاطمہ کا یہ شرف قیامت تک رہے گا۔

۸۔ بروز قیامت ہر نسب منقطع ہو جائے گا سوائے نسل رسول اسلام کے۔

۹۔ صحیح النسب سیدزادہ اگر مجرم بھی ہو تو توبہ کر کے دنیا سے انتقال کرتا ہے۔

۱۰۔ سیدزادہ پر جو بھی نیکی کرے یا اس کی اعانت کرے یا اس کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ رسول پر نیکی اور رسول کی اعانت اور رسول کے ساتھ حسن سلوک شمار ہو گا اور اس کا اجر آپ ہی ادا کریں گے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۱۱۔ صحیح النسب سید پر آتش جہنم حرام ہے

۱۲۔ صحیح النسب سید اگر ظالم النفسہ ہو تو اسے تنگ مقام پر رکھنے کی سزا دی جائے گی پھر داخل جنت ہوگا۔

۱۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذریت کی مغفرت کیلئے دعا فرمائی اور وہ منظور و مقبول ہوگئی۔

۱۴۔ حسب فرمان معصوم اولاد رسول مغفور ہوگی۔

بنی فاطمہ اور بنی ہاشم میں فرق

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا حضرت ہاشم کی اولاد سے ہیں۔اس لئے جو بھی بنی فاطمہ ہے وہ بنی ہاشم ضرور ہوگا مگر یہ ضروری نہیں کہ جو بھی بنی ہاشم ہو وہ بنی فاطمہ بھی ہو۔

حضرت ہاشم کے تین فرزند ہیں:(۱) شیبہ الحمد (عبدالمطلب)،(۲) واہب،(۳) اسد،حضرت عبدالمطلب کی انیس اولادیں ہیں جن میں حضرت عبداللہ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوا۔حضرت عبدالمطلب کے دوسرے فرزند بھی صاحب اولاد ہیں جو مومن ہوئے وہ سید ہیں اور مستحق خمس بھی مگر چونکہ ان کا سید علم "نام" نہیں صفت ہے اس لئے جو اسلام نہیں لائے وہ نہ سید ہیں اور نہ مستحق خمس ہیں۔

آل رسول کی افضلیت امت رسول پر

ارشار بانی ہے:ان اللہ اصطفیٰ آدم و نو حا و آل ابرھیم و آل عمران علی العالمین، ذریة بعضھا من بعض واللہ سمیع علیم (سورآل عمران)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

بے شک خدا نے آدم، نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو سارے جہاں سے برگزیدہ کیا ہے۔ بعض کی اولاد کو بعض سے خداوند عالم سننے والا اور جاننے والا ہے۔

مترجم قرآن مولانا فرمان علی حاشیہ نمبر۲ پر لکھتے ہیں کہ ابن عباس سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابراہیم سے ہیں (آل عمران آل محمد ہیں)

لہذا اس سے ثابت ہوا کہ ہمارے نبی اور ان کی آل کو خداوند عالم نے سارے جہاں سے افضل قرار دیا ہے۔ بحوالہ درمنثور جلد نمبر۲ مطبوعہ مصر مصحف ابن مسعود میں آل عمران کے بعد آل محمد بھی تھا۔ اہل بیت کی تفسیر میں آل عمران کے بعد وآل محمد علی العالمین ہے۔ (تفسیر مجمع البیان، جلد اول، صفحہ ۲۲۳، ۲۲۴)۔

عترت رسول اور امت میں فرق؛

تفسیر نور الثقلین محدث جلیل علامہ شیخ عبدالعلی، جلد نمبر۱، صفحہ ۲۸۲۔

فیی باب ذکر المجلس الرضاء مع المامن فیی الفرق بین امة الرسو وعترته حدیث طویل فقال مامون هل فضل الله علی العترة علی سائر الناس فقال ابو الحسن ان الله ابان فضل العترة علی الناس فیی محکم کتابه قال المامو ن این ذالك من کتاب الله فقال الرضا علیه السلام فیی قولة تعالیٰ ان الله الصطفیٰ آدم و نوحا وآل ابراهیم و ال عمران علی العالمین، ذریة بعضها من بعض و الله سمیع علیم

امام رضا علیہ السلام مامون کے ساتھ تشریف فرما تھے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

عترۃ رسول اور باقی امت میں فرق کا ذکر آ گیا۔ بات کرتے کرتے مامون نے کہا کیا خدا نے سب انسان پر عترت رسول کو فضیلت دی ہے؟ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: بے شک خداوند عالم نے اپنی کتاب میں سب انسانوں پر عترت رسول کی فضیلت ظاہر کر دی ہے۔ مامون نے عرض کیا کہ اللہ کی کتاب میں اس کا ذکر کہاں ہے؟ فرمایا کہ خداوند پاک کے اس کلام میں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ یعنی ذریۃ بعضها من بعض سے یہ ظاہر ہے ہر دوسری ذریت پہلی کی سردار ہے جیسے قریش آل ابراہیم کے سردار اور بنی ہاشم قریش کے سردار آل عمران بنی ہاشم کے سردار آل رسول سب کے سید و سردار ہیں۔

آل رسول:

تفسیر صافی صفحہ ۸۸ پر ہے: فی المعانی عن الصاق علیہ السلام انه سئل عن معنیٰ آل محمد فقال آل محمد من حرم الله عزوجل علی محمد صلی الله علیه آله وسلم نکاحه۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آل محمد کون ہیں؟ جن سے آنحضرت کو نکاح کرنا حرام ہے۔ یہی جواب معصوم نے اس عباسی بادشاہ کو دیا تھا جس نے کہا تھا کہ ہم دونوں بنی ہاشم ہیں۔ لہذا ہم میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ تب معصوم نے فرمایا تھا کہ فرق یہ ہے کہ آنحضرت ہمارے خاندان سے نکاح نہیں کر سکتے اور تمہارے خاندان سے کر سکتے ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

حرمت صدقہ خاندان رسالت پر

اصول کافی،صفحہ ۱۵۲، قال الراوی سمعت امیر المومنین یقول لم یجعل لنا منهما فی الصدقه واکرم الله نبیه واکرمنا ان یطعم او ساخ الناس ما فی ایدی الناس روای کہتا ہے کہ میں نے امیر المومنین کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے صدقہ میں ہمارا حصہ نہیں رکھا۔اس نے اپنے نبی کا اور ہمارا اکرام کیا ہے کہ لوگوں کو ہاتھوں کا میل نہ کھائیں۔

بحارالانوار،جلد ۱۰صفحہ ۲۲۷، جاءت قصة الصدقة فنزه نفسه ورسوله ونزه اهل البیت فقال انما الصدقات للفقراء والمساکین ملین علیها والمؤلفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل الله وابن السبیل فریضة فهل فی شیئی من ذالك انه عزوجل سهما لنفسه اولرسوله ال لذوی القربیٰ لا نه لما نزه رسوله اهل بیة لا بل حرم علیهم لان الصدقة محرمة علی محمد وآله وهی او ساخ الناس لا مل لهم لانهم طهر وامن کل دنس ووسخ فلما طهرهم الله عزوجل واصطفیٰ هم رضی لهم رضی لنفسه و کره ما کره لنفسه یہ امام رضا علیہ السلام کی طویل حدیث کا جزو ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ صدقہ کا ذکر آیا تو فرمایا کہ خدا نے اپنی ذات کو اور رسول کو اور اس کے اہل بیت کو اس سے پاک رکھا ہے۔پھر فرمایا کہ یقیناً صدقہ فقراء، مساکین، عاملین، مولفتہ القلوب، غلام آزاد کرانے، قرضے ادا کرنے اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کیلئے ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

یہ خداوند عالم کی طرف سے فرض ہے۔پس کیا تم نے دیکھا کہ اس میں کہیں خدا نے اپنے لئے یا اپنے رسول اور اس کی اہل بیت کیلئے کوئی حصہ رکھا ہے۔اس لئے کہ جب خدا نے اپنی ذات کو لوگوں کے ہاتھوں کی میل سے پاک و پاکیزہ رکھا ہے تو صدقہ سے اپنے رسول اور اس کی آل کو بھی پاک رکھا ہے۔بلکہ ان پر صدقہ حرام کر دیا ہے۔اس لئے محمد اور آل محمد پر صدقہ حرام ہے۔یہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے۔وہ نجاست اور میل سے پاک ہیں۔پس جب خدا نے انہیں پاک کیا اور چن لیا تو ان کیلئے اس چیز پر راضی ہوا جس پر اپنے لئے راضی ہے اور ان کیلئے اس چیز کو ناپسند کیا جو اپنے لئے مکروہ قرار دی۔

تہذیب، جلد اول، صفحہ ۳۵۳ میں ہے: الذی لله فالرسول الله حق به فهو له خاصة والذی للرسول فهو لذوی القربیٰ والحجة فی زمانه فالنصف له خاصة والنصف للیتمی والمساکین وابناء السبیل من آل محمد الذی لا امل ملهم والصدقة ولا الزکواة عوضهم فکان الخمس یعنی جو حصہ خدا کا ہے وہ رسول خدا کا ہے اور جو رسول اللہ کا ہے وہ حصہ ذوی القربیٰ اور حجت اللہ کا حق ہے۔لہذا نصف خمس حجت اللہ کیلئے مخصوص ہے اور دوسرا نصف حصہ آل محمد کے یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے۔جن پر صدقہ حلال نہیں ہے اور نہ زکواۃ بلکہ اس کے عوض میں خدا نے ان کو خمس کا حقدار ٹھہرا لیا ہے۔

جب خداوند عالم نے محمد آل محمد کو امت پر فضیلت دی ہے تو جو شے بھی فضیلت کے خلاف اور باعث توہین تھی وہ محمد آل محمد کے احترام میں ان پر حرام کر دی۔زکواۃ ہر قسم کا صدقہ چونکہ لوگوں کو ہاتھوں کا میل ہے اور اس کیلئے (صدقہ لینے کیلئے) فاضل کا مفضول کے آگے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سر تسلیم خم کرنا، فاضل کی توہین ہے۔ اس لئے ان پر حرام قرار دیا گیا اور خمس سرداری کا حق ہے اس لئے انہیں اس کا حقدار قرار دیا گیا۔

سید کے کفو غیر سید نہیں ہیں:

مذکورہ بالا خصوصیات و امتیازات کے ملاحظہ کے بعد اندازہ ہو سکتا ہے کہ غیر سید جتنا بھی بلند و بالا مقام کیوں نہ رکھتے ہوں مگر نسلی خصوصیات میں وہ مساوات کی برابری نہیں کر سکتے اور نہ ان کے کفو ہو سکتے ہیں۔

مجمع البحرین، صفحہ ۷۶۵: لم یکن له کفوا احد قال امیر المومنین لم یکن من خلقه کفوا احد ای عدیلا و نظیر ایماثله قیل معناه ولم یکن له صاحبة و زوجة فیلد منه لان الولد من الزوجة فکفی عنها بالکفو لان الزوجة تکون کفوا لزوجها حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں کہ مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا کفو نہیں اور نہ اس کا عدیل و نظیر ہے۔ جو اس کا مثل ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی صاحبہ یعنی زوجہ نہیں ہے کہ اس کا ولد (فرزند) ہو سکے کیونکہ ولد زوجہ سے ہوتا ہے، زوجہ ہونے کا کنایہ کفو سے کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ زوجہ اپنے زوج کی کفو ہوتی ہے۔

جب زوجہ اپنے زوج کی کفو ہوتی ہے تو یہ ضروری ہے کہ زوجہ اور زوج دونوں مماثل ہوں۔ یعنی ہم وزن و مساوی ہوں لہذا زوج اس سے رشتہ لے سکتا ہے۔ جو اس کا مثل ہو۔ اس سے نہ لے جو اس سے بلند و بالا ہو۔ مماثلت اور مساوات کا مطلب یہ نہیں کہ امارت و ریاست اور شان و شوکت میں ہم وزن ہوں بلکہ ذاتی فضلیت اور اسلام و ایمان میں ہم پلہ ہو جیسا کہ دلفا کا واقعہ اس پر شاہد ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

فروع کافی، جلد ۲، صفحہ ۱۴۷-۱۴۸ زیاد بن عبید انصاری جو کہ امیر و کبیر تھا۔ کی ایک بیٹی دلفا نامی تھی۔ جویر ایک مرد مسکین، بے سہارا جس کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا غربت کے عالم میں رہتا تھا، مگر خالص مومن و عبادت گزار تھا۔ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جویر کو بلا کر فرمایا کہ زیاد بن عبید انصاری کے پاس جا کر میرا یہ پیغام دو زوج جویرا ابنتك الدلفا یعنی اپنی دختر کا عقد جویر سے کر دو۔ یہ سن کر جویر حیران ہو گیا۔ ایک طرف اپنی فقیری و محتاجی، دوسری طرف زیاد بن عبید کی امارات و ریاست، اسی فکر میں تھا کہ یہ کیونکہ ہو سکتا ہے مگر حضور کا حکم تھا ہمت کر کے زیاد کو پہنچا۔ یہ سن کر زیاد بن عبید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی بابی انت وامی ان جویرا امانی برسالتك وقال ان رسول الله يقول زوج جويرا ابنتك الدلفا فلم اكن له في القول ورايت لتحاك ونحن لا نتزوج الا اكفائنا من الا نصار فقال له رسول الله صلعم يا زياد جويرا مومن والمومن كفو المومنة والمسلم كفو المسلمة فزوجه يا زياد

میرے ماں باپ قربان! جویر آپ کا پیغام لے کر میرے پاس آیا ہے جویر سے اپنی دختر دلفا نکاح کر دوں۔ میں ان کے حق میں نہیں ہوں۔ میں نے خیال کہ میں خود حاضر ہو کر گزارش کروں۔ عرض یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے کفو میں تزویج کرتے ہیں جو انصار ہیں آپ نے فرمایا کہ اے زیاد جویر مومن ہے اور مومن مومنہ کا کفو اور مسلم مسلمہ کا کفو ہوتا ہے۔ اے زیاد تزویج کر دو۔ چنانچہ حضور کے حکم کے مطابق زیاد بن عبید نے اپنی دختر دلفا کا عقد جویر سے کر دیا۔

اس روایت سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ (۱) حضور نے یہ نہیں فرمایا کہ اسلام میں کفو کا لحاظ نہیں ہے بلکہ یہ فرمایا کہ اسلام میں کفو کا لحاظ تو ضروری ہے مگر امارت، ریاست اور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ظاہری جاہ حشم کا کفو میں دخل نہیں ہے البتہ اسلام و ایمان کا کفو میں داخل ہے۔ حالانکہ زیاد نے قومیت اور وطنیت کا عذر پیش کیا تھا مگر حضور نے فیصلہ دیا کہ اسلام میں مہاجر و انصار، مکی و مدنی کا فرق نہیں ہے۔ کل مومن اخوۃ کے اصول پر سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

(۲) اس سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ دلفا میں سوائے ایمان کے اور کوئی خصوصیت نہ تھی جو جویر کا کفو ہونے سے مانع ہوتی یعنی جویر دلفا کا کفو نہ بن سکتا چونکہ ان دونوں میں فرق صرف فقر و امارات میں تھا اور یہ فرق کفو ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتا لہذا ان کے کفو ہونے کا فیصلہ سنا دیا گیا۔

افضل محکوم اور مفضول حاکم خلاف عدل و انصاف ہے؛

خداوند عالم کا ارشاد ہے؛ الرجال قوامون علی النساء ای قیمون مسلطون علیھن مجمع البحار۔ مرد عورتوں پر حاکم اور غالب ہیں یعنی مرد واجب الاطاعت ہیں۔ ظاہر ہے کہ مرد فطری طور پر قوی اور عورت ضعیف ہے۔ ہر قسم کی خدمت میں مرد کو قوی حاکم اور عورت کو ضعیف و محکوم قرار دیا گیا ہے۔ اب عورت ذاتی طور پر مرد سے افضل ہو تو اسے مفضول شوہر کا محکوم اس کی تابعداری اس پر فرض ہوگی۔ فاضل پر مفضول کی فوقیت اور اطاعت نہ عقلاً درست ہے اور نہ شرعاً۔ اگر سیدزادی زوجہ قرار پائے تو اس پر آتش دوزخ حرام مگر مرد پر لازم نہیں کہ حرام ہو۔ زوجہ پر صدقہ حرام اور خمس کی حقدار، شوہر پر خمس حرام بلکہ زکواۃ کا محتاج۔ اسی طرح سید اور غیر سید کا فرق گزشتہ صفحات پر روز روشن کی طرح واضح و آشکار کر دیا گیا ہے۔

اصول کافی، جلد اول، صفحہ ۴۳ طبع تہران اور مودۃ القربیٰ میں ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لو لم یخلق علی لما کان فاطمہ کفوا فی الدنیا اگر علی خلق نہ ہوتے تو فاطمہ زہرا کا مساوی دنیا میں کوئی کفو نہ ہوتا۔ اگر ذاتی افضلیات کا کفو ہونے میں دخل نہ ہوتا اور صرف ایمان واسلام میں ہر جگہ مماثلت کافی ہوتی تو حضور ہرگز یہ نہ فرماتے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ سیدہ نساء العالمین لخت جگر رسول میں ایسی ذاتی فضیلتیں موجود تھیں جو بجز حضرت علی کے کسی بشر میں نہیں پائی جاتی تھیں۔ اس لئے حضور نے فرمایا کہ اگر علی نہ خلق ہوتے تو ساری دنیا میں ایسا مرد ممکن نہ تھا کہ جو حضور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا ہم مثل قرار پاتا بلکہ بحیثیت شوہر ہونے کے اس کا حاکم ہوسکتا۔

خاتون جنت کے خصوصیات:

۱۔ سید المرسلین کی لخت جگر اور ان کے نور کا جزو ہیں۔

۲۔ حسب ارشاد باری: انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا کی مصداق اور آیت تطہیر کا ایک رکن ہیں۔

۳۔ ہر قبیح اور جرم سے صغیرہ ہو یا کبیرہ منزہ وپاک ہیں۔

۴۔ حضرت مریم، آسیہ اور دوسری منتخب روزگار عورتوں کی سردار اور سیدۃ النساء اہل الجنتہ ہیں۔

۵۔ ان کی بدولت ان کی اولاد پر آتش دوزخ حرام ہے۔

۶۔ عبدالمطلب سے لے کر قیامت تک آپ کے خاندان پر صدقہ حرام ہے۔

۷۔ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی ایسا مرد نہیں ساری دنیا میں جو ان تمام فضائل ومناقب سے متصف ہو جن سے آپ آراستہ وپیراستہ تھیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر علی نہ ہوتے تو ساری دنیا میں میری دختر کا کوئی کفو نہ تھا۔ جس سے میں اس کا عقد کرتا۔

زید بن حارث کا عقد زینب سے:

یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ زید بن حارث حضور کا آزاد کردہ غلام تھا جو آنحضرت نے خود اس کا عقد اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے کر دیا۔ حالانکہ زینب ہاشمی تھیں۔ آپ پھوپھی امیمہ کی دختر تھیں۔ اس فضیلت کے باوجود آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام سے اس کا عقد کر دیا۔ جس سے فاضلہ کا عقد مفضول سے ہو گیا۔ جو مذکورہ اصول کے خلاف ہے؟ اگر اسلام اور ایمان میں کفو ہونے کے علاوہ کوئی اور شرط بھی ہوتی تو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح ایک آزاد کردہ غلام سے نہ کرتے؟

جواب:

مولانا فرمان علی مرحوم و مغفور آیت اذ یقول للذی انعم الخ سورۃ احزاب کے حاشیہ نمبر ا میں لکھتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدیجۃ الکبریٰ سے عقد کیا تو ان کے مال سے تجارت کرتے تھے۔ ایک دن بازار عکاظ میں تشریف لائے تو دیکھا ایک کمسن لڑکا فروخت ہو رہا ہے۔ آپ نے خرید لیا۔ جب اس کے والد کو اطلاع ہوئی جو ایک سرمایہ دار آدمی تھا تو وہ حضرت ابو طالب کو ساتھ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کر دیں یا فدیہ لے لیں یا آزاد فرما دیں۔ آپ نے اسے آزاد کر دیا اور اجازت دی کہ وہ جہاں جانا چاہے چلا جائے۔ حارث نے ہاتھ پکڑ کر ہر چند اصرار کیا

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کہ وہ ان کے ساتھ چلے مگر وہ کہنے لگا کہ میں حضور کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔تب حارث نے جھلا کر کہا لوگوں گواہ رہنا کہ یہ میرا بیٹا نہیں ہے، یہ دیکھ کر آنحضرت نے فرمایا کہ زید میرا بیٹا ہے۔اس دن سے لوگ زید کو ابن محمد کہنے لگے اور جب آپ نے اعلان نبوت فرمایا تو حضرت علی اور خدیجہ کے بعد سب سے پہلے زید نے اسلام کا اعلان کیا۔

زید کے باپ کا نام بعض مورخین حارثہ تحریر کرتے ہیں اور بعض حارث۔جو حارثہ لکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ حارثہ بن شراحیل کلبی یعنی خاندان بنی کلاب سے ہے۔ہم نے ریاض انساب مؤلفہ سید مقصود نقوی میں تلاش کیا ہے مگر کلاب کی اولاد میں حارثہ سراحیل کا کہیں پتہ نہیں ملتا۔جو ملا ہے وہ ہے حارثہ بن عدنان دوم جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین پشت پہلے ہے اور جو لوگ زید بن حارث تحریر کرتے ہیں تو یہ حارث عبدالمطلب کے فرزند اور حضرت عبداللہ اور حضرت ابو طالب کے بھائی ہیں۔حضرت عبدالمطلب کی اولاد ذکور چودہ ہے۔ابولہب، زبیر، حارث، بہر، عبداللہ، عبدالعزیٰ، امیر حمزہ، عزی یا قشم، عباس، ابوالملن، عبدالحکیم، عمران (ابو طالب) مغیرہ، عبدالمجیب اور دختران؛ صفیہ، عاتکہ، امیمہ۔اروئی۔عصمت امیمہ کی شادی جحش اسدی سے ہوئی۔زینب امیمہ کی بیٹی ہیں اور امیمہ حضرت عبداللہ، حضرت ابو طالب اور حارث کی بہن ہے۔جس طرح زینب آنحضرت کی پھوپھی زاد ہیں اسی طرح زید کی بھی پھوپھی زاد بہن ہوئیں۔دونوں ایک دوسرے کے مساوی، مماثل اور کفو ہیں اور اصول مذکور الرجال قوامون علی النساء کے خلاف نہیں ہیں۔رہا زید کا غلام ہو جانا تو یہ ایسا امر ہے جیسے حضرت سلمان فارسی غلام بنا لئے گئے اور ان سے پہلے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

حضرت یوسف غلام بنا لئے گئے تھے۔ یہ مصلحت خداوندی تھی کہ زید کے ذریعے حقیقی اور منہ بولے بیٹے کا احکام میں فرق عملی صورت میں ظاہر ہوگیا۔ اور غلط تصورات جو عرب میں رائج تھے ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئے۔

اگر زید بن شراحیل کلبی تسلیم کیا جائے تو بھی کوئی فرق نہیں آتا کیونکہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں حضرت ہاشم کے پڑدادا کلاب ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک کلاب سے ہوتا ہوا حضرت ہاشم کی پیشانی مبارک تک پہنچا۔ یہ سب خدا کو سجدہ کرنے والے اور ملت ابراہیمی پر قائم تھے۔ لہذا مسلمان تھے۔ جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے وتقلبك في الساجدين یہ کچھ بعید نہیں کہ حضرت ابراہیم کی دعا کے مطابق حارثہ بن شراحیل کے بزرگ اگر کلاب تک ملت ابراہیم پر ہوں اور مسلمان ہوں اور آنے والی روایت بتلائے گی کہ آل رسول کے علاوہ بنی ہاشم سے قریش کا رشتہ جائز ہے۔ مزید برآں یہ کہ اگر زینب حضرت سرور کائنات کی پھوپھی زاد بہن تھیں تو حضرت زید آپ کے من بولے بیٹے تھے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک خارجی کو جواب؛

فروع کافی، جلد ۲، صفحہ ۱۴۰ مطبوعہ نولکشور میں علی بن بلال سے روایت ہے کہ ہشام بن حکم سے ایک خارجی کی ملاقات ہوئی۔ اس نے سوال کیا یا هشام ما تقول في العجم يجوز ان يتزوجوا في العرب قال نعم فالعرب تتزوجوا من قريش قال نعم قال فقريش يتزوجوا من بني هاشم قال نعم عمن حدثت قال عن جعفر بن محمد سمعة يقول تتكافادمائكم لاتتكافافر وجكم قال فخرج الخارجي حتیٰ اتی ابا

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

عبدالله علیه السلام فقال انی لقیت هشاما فسالة عن کذا فاخبرنی کذا و ذکره انه سمعه منك قال نعم قد قلت فقال الخارجي فها ذا جئتك خاطبا فقال له ابو عبدالله علیه السلام انك لکفوا فيي ربك فيي قومك ولکن عزوجل صائنا عن الصدقة وهي اوساخ ایدین الناس فنکره ان تشرك فیما فضلنا الله به من لم یجعل له مثل ما جعل الله لنا فقام الخارجي وهو یقول والله ما رایت رجلا مثله قط ردني والله اقبح رد وما حرج من قول صاحبه

کہتے ہیں کہ خوارج میں سے ایک شخص ہشام بن حکم سے ملا اور اسے پوچھا کہ ات ہشام اگر ایک عجمی عرب کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہے تو اس کے جواز کیلئے کیا کہتے ہو۔ ہشام نے کہا درست ہے۔ اس نے کہا اگر عرب قریشی سے رشتہ طلب کرے تو ہشام نے کہا جائز ہے۔ اس نے کہا کہ قریشی بنی ہاشم سے نکاح کرنا چاہتے تو ہشام نے کہا تب بھی جائز ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کس کی حدیث بیان کر رہے ہیں۔ ہشام نے کہا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی۔ وہ کہنے لگا کہ تم لوگ اپنے خون میں مماثلت یعنی کفو کا خیال کرتے ہو مگر لڑکیوں کیلئے کفو کا خیال نہیں کرتے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ خارجی وہاں سے روانہ ہو کر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں ہشام بن حکم سے ملا ہوں۔ ان سے اس اس طرح سوال و جواب ہوئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ جوابات آپ سے سن کر بیان کر رہا ہے، امام نے فرمایا ہاں میں نے ہی انہیں بتلائے ہیں۔ اس نے کہا اس وقت میں آپ سے رشتہ لینے آیا ہوں۔ امام نے فرمایا یقیناً تیرا کفو تیری قوم میں ہے۔ خداوند کریم نے ہم کو لوگوں کے ہاتھوں کے میل (صدقہ) سے محفوظ رکھا ہے۔ خدا نے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

جو فضیلت ہمیں دی ہے اس میں ہم تمہیں شریک کرنے سے کراہت کرتے ہیں ۔ بھلا وہ شخص جسے خدا نے ہماری جیسی فضیلت سے محروم رکھا ہے وہ ہم جیسا کیسے ہو سکتا ہے اور ہم میں کیسے شریک ہو سکتا ہے ۔ خارجی یہ کہتے ہوئے اٹھا کہ میں نے آج تک ایسا شخص نہیں دیکھا جس نے اپنے صاحب کی بات کو بھی باقی رکھا اور مجھے بھی بری طرح رد کر دیا ہے ۔

اس حدیث کے دور رس نتائج :

۱۔ اہل بیت رسول کے علاوہ عجم، عرب، قریش، بنی ہاشم، ان سب میں قوم و قبیلہ اور وطن و ملک کا فرق نہیں ہے ۔ اسلام و ایمان میں کفو یعنی ہم وزن ہونا کافی ہے ۔

۲۔ خارجی کا خیال تھا کہ علاقہ یا قوم و قبیلہ کا بھی کفو میں داخل ہے ۔ اس لئے اس نے ہشام پہ سوالات کئے تھے مگر ہشام کے جوابات اور معصوم کی تصدیق سے یہ عقدہ حل ہو گیا کہ صرف اسلام اور ایمان میں ہم وزن اور کفو ہونا ضروری ہے ۔

۳۔ خارجی یہ سمجھتا تھا کہ بنی ہاشم سے اہل بیت سمیت بنی ہاشم مراد ہیں جیسا کہ آج بھی بہت سے حضرات کو یہ شبہ رہتا ہے اور اسی لئے امام سے خارجی نے خطبہ کی پیش کش کی تھی ۔ امام کے جواب نے یہ غلط فہمی دور کر دی اور ظاہر کر دیا کہ خاندان رسول اس سے مستثنیٰ ہے ۔

۴۔ امام علیہ السلام نے خارجی سے یہ فرما کر کہ تمہارا کفو تمہاری قوم ہے، ظاہر کر دیا کہ تم خاندان رسالت کے کفو نہیں بن سکتے ۔

۵۔ امام علیہ السلام نے یہ فرما کر کہ صدقہ سے رب العزت نے ہمیں محفوظ رکھا اور تمہیں نہیں ۔ سے یہ واضح کر دیا کہ جن پر صدقہ حرام نہیں خواہ وہ کسی قوم و قبیلہ سے متعلق

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہوں اگر اسلام و ایمان میں ہم وزن ہیں تو ایک دوسرے کے کفو اور مماثل ہو سکتے ہیں لیکن خاندان رسالت کے کفو نہیں بن سکتے۔

۶۔ امام علیہا السلام نے خارجی سے یہ فرما سکتے تھے کہ تو خارجی ہے لہذا ایمان میں ہمارا کفو نہیں ہے اور یقیناً خارج ان ایمان ہونے کی وجہ سے وہ کسی مومن کا کفو نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ جواب دیا کہ تم اپنی قوم کے کفو ہو یعنی یہ واضح کیا کہ جن پر زکواۃ حلال ہے وہ الگ قوم ہے اور جن پر صدقہ حرام ہے وہ علیحدہ قوم ہے کیونکہ وہ خمس کے حقدار ہیں۔ ان کے ساتھ زکواۃ خور رشتہ نہیں کر سکتا اور خارجی بھی اس کو سمجھ کر خاموش ہو کر واپس چلا گیا اور اقرار کیا کہ امام عالم مقام نے ہشام بن حکم کی تصدیق کرتے ہوئے اس کے سوال کو بری طرح رد کیا ہے۔

۷۔ امام عالی مقام کے ارشاد ان نکرہ ان نشرك فيى ما فضل الله نے یہ بالکل واضح کر دیا کہ آپ سیدانی اور غیر سید کا نکاح گوارا نہیں فرماتے۔ (ما تشائون الا ان یشاء الله)

۸۔ اور من لم یجعل له مثلا ما جعل الله لنا فرما کر یہ ظاہر کر دیا کہ ہم سیدزادی غیر سید کو دے غیر سید کو اپنی مخصوص فضیلت میں شریک نہیں کر سکتے اور انتہائی شدید کراہت کرتے ہیں۔ یعنی سخت برا سمجھتے ہیں۔

۹۔ جس فعل سے امام علیہ السلام کراہت فرما دیں اس سے ان کے موالی اور عقیدتمند کیونکر محبت کر سکتے ہیں۔

۱۰۔ اس جواب نے یہ فیصلہ کر دیا کہ مستحقین زکواۃ کو مستحقین خمس سے رشتہ لینے کا حق

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

نہیں ہے تلك عشرة كاملة

اشعث کا خطبہ اور امیر المومنین کا ناراضگی؛

شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، جلد ۴، صفحہ ۸۲، سطر ۲۹، پر ہے؛

ان اشعث خطب بنتہ فزجر فقال یا بن الحائک یعنی اشعث نے امیر المومنین کی بیٹی کا رشتہ طلب کیا۔ تو آپ نے سختی سے اس جھڑک دیا اور فرمایا: او جولاہے کے بیٹے تیری یہ جرات: زبان عرب میں ابن الحائك ذلیل ترین شخص کیلئے کہا جاتا ہے۔

کراہت کے معنی؛

امام عالی مقام نے فرمایا کہ جو شخص ہماری فضیلتیں نہیں رکھتا اسے اپنا شریک کرنے سے ہم کراہت کرتے ہیں۔ کراہت کی دو قسمیں ہیں؛

۱۔ ایک وہ جو حرام ہو اس لئے وہ اسے گوارا نہیں کرتے۔

۲۔ وہ جو حرام تو نہیں مگر ذلیل اور خلاف شان ہے۔ اس لئے اس کا استعمال پسند نہیں کرتے۔ دونوں میں فرق یہ کہ پہلی صورت میں وہ ممنوع ہے اور حرام ہے اور اس کا ارتکاب جرم ہے دوسری صورت میں اس کا ارتکاب جرم نہیں مگر خلاف ادب اور خلاف شان ہے۔ جب امام کے کلام میں لفظ کراہت ہو تو قرینہ سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ مقصود کون سے کراہت ہے۔۔

اول کی مثال زنا، شراب وغیرہ ہیں، جو شرعا حرام اور ممنوع ہیں اور دوسرے کی مثال جیسے بدبودار پانی سے وضو، جو کسی ناپاک چیز سے مس ہونے سے بدبودار نہ ہوا ہو۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس لئے اس مکروہ سمجھیں گے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ لفظ نکرہ سے امام عالی مقام کا کیا مطلب ومقصد ہے اور کون سی کراہت مقصود ہے؟ ایک قرینہ عمل رسول مقبول اور عمل اہل بیت اطہار ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب، رقیہ اور ام کلثوم جو دختران ہالہ تھیں اور آپ کی ربیبہ تھیں کا رشتہ ابوالعاص اور ابولہب کے بیٹوں سے کردیا۔مگر اپنی صلبی دختر حضرت فاطمہ کا عقد ایسی ہستی سے کیا جو مادی، روحانی بلکہ نوری ہر لحاظ سے کفو تھے۔بلکہ یہ رشتہ حضرت علیہ السلام کے ساتھ خداوند کریم کی وحی سے عمل میں آیا اور حضور نے خود فرمایا:

لولا علی لما کان لا بنتی فاطمہ کفو فی الناس

وہ ام کلثوم جن کا رشتہ حضور عمر بن خطاب سے وہ حضرت ابوبکر کی صاحزادی تھیں اور حضرت علی علیہ السلام کی ربیبہ تھیں۔جب آپ نے اسماء بنت عمیس سے عقد کیا تو ان کے ساتھ حضرت کے گھر میں آئیں۔بنات رسول اور عقد ام کلثوم متعدد رسالے طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی مستحق زکواۃ کو اپنے شرف میں شریک کیا اور نہ امیر المومنین نے بلکہ امیر علیہ السلام نے اشعث کو خواستگاری پر ڈانٹ دیا اور ابن الحائک کہہ کر اس کی زبان بندی کردی۔اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے مستحقین زکواۃ اور مستحقین خمس کا فرق ظاہر کر کے صاف فرمادیا کہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل لینے والوں کو ہم اپنے شرف میں شامل کرنے سے کراہت کرتے ہیں۔اس سے یہ عیاں ہو جات ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی بلکہ اشعث کے امیر المومنین کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس خاندان سے کسی غیر خاندان کا رشتہ طلب کرنا رسول اور آل رسول کی شدید توہین ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اس کے بعد ناظرین کو اختیار ہے کہ اس کو کراہت تحریمی سمجھ کر سیدانی کے رشتہ سے اجتناب کریں یا کراہت تنزیہی سمجھ کر۔۔۔

حضرت زینب وام کلثوم کا عقد فرزندان جعفر طیار سے:

سوال یہ ہوتا ہے کہ جب سیدزادی کا عقد غیر سید سے ممنوع ہے اور خاتون جنت کی اولاد سید ہے تو پھر حضرت علی نے اپنی دختر حضرت زینب عالیہ کا نکاح عبداللہ بن جعفر طیار سے اور ام کلثوم کا نکاح محمد بن جعفر طیار سے کیوں کر دیا؟ بلکہ آنحضرت نے جنگ موتہ کے موقع پر اسماء کے گھر جا کر جعفر کی موت کی خبر سناتے ہوئے یہ وصیت فرمائی کہ دختران امیرالمومنین کا نکاح جعفر طیار کے فرزدان سے کیا جائے؟ اگر یہ رشتہ ناجائز تو امیرالمومنین نے کیوں کیا اور حضور نے وصیت کیوں فرمائی؟

جواب:

ارشاد خداوندی ہے: ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحاً وآل ابراہیم وآل عمران علی العالمین مولانا سید ابوالقاسم رضوی قمی اپنی تفسیر لوامع التنزیل میں لکھتے ہیں کہ اہل بیت کے ارشادات کی روشنی میں واضح ہوا ہے کہ جلیل القدر تین عمران گزرے ہیں۔ (۱) حضرت موسیٰ کے والد، (۲) حضرت عیسیٰ کے نانا (حضرت مریم کے مادر عیسیٰ کے باپ) اور تیسرے حضرت علی کے والد بزرگوار حضرت ابو طالب۔ بالاتفاق آپ کا نام عمران ہے اور کنیت ابو طالب ہے۔ کیونکہ آپ کے فرزند کا نام طالب تھا۔ خاتم الانبیاء و سیدالاوصیا کا سلسلہ نسب حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اور حضرت عمران بن عبدالمطلب سے چلا جو قیامت تک جاری رہے گا۔ اور اللہ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کا وعدہ ہے کہ انا اعطینک الکوثر ہم نے تمہیں کثیر اولاد عطا فرمائی۔حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر عبدالمطلب تک انبیاء اور اصیاء میں یہ سلسلہ رہا اور اس آیت آل ابراہیم سے مراد ہمارے رسول اور عمران سے مراد ابو طالب کی اولاد ہے۔حضرت ابو طالب حضرت اسماعیل کے بارہویں وصی تھے۔

مجالس صدوق، مجلس ۸۸ میں ہے کہ امام جعفر صادق عالیہ السلام فرماتے ہیں کہ

نزل جبرائیل فقال یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ یقرئک السلام و یقول انی قد حرمت النار علی صلب انزلک وعلہ بطن حملک وحجر کفلک فقال یا جبرائیل بین لی ذالک قال امام الصلب الذی انزلک فعبد اللہ بن عبدالمطلب واما البطن والذی حملک آمنۃ بنت وھب واما الحجر والذی کفلک فابو طالب بن عبدالمطلب فاطمۃ بنت اسد

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرائیل نازل ہوئے اور عرض کیا کہ خداوند عالم بعد تحفہ درود وسلام فرماتے ہیں کہ یقیناً میں نے اس صلب پر جس سے آپ تشریف لائے اور اس بطن پر جس نے آپ کو بوجھ اٹھایا اور آغوش پر جس نے آپ کی تربیت کر کے کفالت کی دوزخ کو حرام کر دیا ہے۔فرمایا جبرائیل اس کی تفصیل بیان کرو۔جبرائیل نے فرمایا جس صلب سے آپ تشریف لائے وہ عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جس بطن نے آپ کو بوجھ اٹھایا وہ آمنہ بنت وہب ہیں اور وہ گود جس نے آپ کی کفالت کی وہ حضرت ابو طالب اور حضرت فاطمہ بنت اسد ہیں۔

امالی صدوق مجلس ۴۷ میں ہے؛

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

قال رسول الله نحن بنو عبد المطلب سادة اهل الجنة رسول الله و حمزة سيد الشهداء و جعفر ذو الجناحين وعلی و فاطمة والحسن والحسين والمهدی یعنی رسالت مآب نے فرمایا ہم اولادِ عبدالمطلب جنت کے سردار ہیں، میں اور حمزہ سید الشہداء جعفر ذوالجناحین علی، فاطمہ، حسن اور حسین مہدی تک۔

اصول کافی، جلد اول، صفحہ ۲۵۴ مطبوعہ نولکشور انما جعل الله هذا الخمس خاصة لهم دون مساكين وابناء سبيل هم و عوضاً لهم من صدقات الناس تنزيهم من الله لهم لقرابتهم برسول الله و كرامة من الله لهم من اوساخ الناس فجعل لهم خاصة من عنده من ان يصير هم في موضع الذل والمسكنة ولا باس بصدقات بعضهم على بعض وهولاء الذين جعل الله لهم الخمس قرابة النبي ذكر هم الله فقال انذر عشيرك الا قربين وهم بنو عبد المطلب منهم والذكر والانثى بشرط الايمان وليس فيهم بيوتات قريش ولا من العرب ولا فيه ولا منهم في هذا الخمس من مواليهم

خداوند کریم نے یہ خمس خمس کر سادات کیلئے مقرر کیا ہے نہ دوسرے مسکینوں اور مسافروں کیلئے۔ اس لئے کہ یہ لوگوں کے صدقہ کے عوض ہے۔ قرابت رسول کی وجہ سے، خدا نے انہیں منزہ اور پاک رکھنا چاہا ہے کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل سے بچے رہیں۔ اس لئے خاص کر اپنی جانب سے اس نے دیا ہے کہ وہ غربت اور ذلت سے محفوظ رہیں۔ البتہ ان میں سے بعض دوسرے کا صدقہ لے سکتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے خمس مقرر کیا ہے اور یہی وہ قرابت دار ہیں جن کا خدا نے ذکر کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

قرابت داروں کو ڈراؤ۔ وہ اولاد عبدالمطلب میں مرد ہو یا عورتیں بشرطیکہ ایمان ہو۔ ان میں قریش کا کوئی گھر شامل نہیں ہے اور نہ کوئی عرب شامل ہے اور نہ ان کے غلاموں کا کوئی حق ہے۔

مندرجہ تفاسیر و احادیث کے نتائج؛

۱۔ تفسیر لوامع التنزیل کی روایت سے ثابت ہوا کہ آیت ان اللہ الخ میں آل عمران سے مراد آل ابو طالب ہے یعنی اولاد حضرت ابو طالب۔

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ حدیث قدسی ہے کہ حضرت عبداللہ، حضرت آمنہ، حضرت ابو طالب اور حضرت فاطمہ بنت اسد پر دوزخ حرام ہے۔

۳۔ حضور ختمی المرتبت کا ارشاد ہے کہ اولاد عبدالمطلب میں سے میں ہوں۔ سید الشہداء حمزہ طیار علی اور فاطمہ اور حسن و حسین تا قائم آل محمد ہیں۔

۴۔ اولاد عبدالمطلب خواہ مرد ہوں یا عورتیں، ان پر صدقہ حرام ہے۔

۵۔ اولاد عبدالمطلب میں جو مومن ہیں وہ خمس کے حقدار ہیں۔

۶۔ اولاد ابو طالب سادات ہیں۔ ان پر صدقہ حرام ہے اور بنی فاطمہ کی طرح خمس کے حقدار ہیں۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن جعفر اور محمد بن جعفر حضرت ابو طالب کے پوتے امیر المومنین علیہ السلام کے سگے بھتیجے ہیں۔ لہذا وہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا اور ام کلثوم سلام اللہ علیہا کے مماثل اور کفو ہیں۔ اس لئے ان کو غیر سید سے رشتہ کے جواز میں پیش

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کرنا انتہائی جہالت اور بد نیتی پر مبنی ہے۔

سوال؛

جب یہ ثابت ہوگیا کہ سیدانی کا عقد غیر سید سے ناجائز ہے تو پھر سادانی بجائے ماں کے ہوئی اور ماں محرم ہوتی ہے اور اس سے پردہ درست نہیں ہے۔

جواب؛

ارشاد باری ہے النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم و ازواجہ امھاتھم نبی مومنوں پر خود ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور ان کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں۔اس کے بعد یہ ارشاد فرمایا؛ واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب ذالکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن جب پیغمبر کی بیبیوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو۔یہی تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے واسطے بہت صفائی کی بات ہے۔

حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں اور امت سب بحیثیت ان کی اولاد کے ہے۔پھر بھی حکم یہ ہے کہ انکے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہو۔ جو چیز ان سے لینا ہو دروازے کے باہر کھڑے ہو کر طلب کرو۔

اس لئے کہ وہ اس لحاظ سے مائیں نہیں کہ محرم ہوگئیں بلکہ اس لحاظ سے مائیں ہیں کہ جیسے ماں سے عقد ناجائز ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ہمیشہ کیلئے ان سے نکاح حرام ہے تاکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احترام میں فرق نہ آئے۔

وہاں بھی احترام مقصود ہے اور یہاں بھی احترام ہی مقصود و مطلوب ہے۔وہ بھی بے ادبی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سے بچنے کیلئے ہے اور یہ بھی۔ اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام عظمت دل میں نہ رہی تو ان کے احکام اور ارشادات کا بھی احترام نہ رہے گا۔

خداوند عالم ہمیں ان کی مخالفت یا نافرمانی اور سوء ادب سے محفوظ رکھے آمین

وما توفیقی الا باللہ

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ملاحظہ فرمائیں؛ عظمت سادات، مطبوع راولپنڈی)

سکین فتویٰ الشکر ودی دام ظلہ العالی

سکین فتویٰ الشکر ودی دام ظلہ العالی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

علمائے اہل سنت کے فتاویٰ اور محققانہ دلائل

محسنین سادات عظام جو ہمارے اہل سنت بھائیوں سے ہیں انہوں نے بھی دلائل و فتاویٰ سے ثابت کیا ہے کہ سیدزادی کا عقد غیر سید سے حرام و باطل ہے یعنی مسئلہ دونوں مذاہب و مکاتیب فکر کا متفقہ مسئلہ ہے۔ صاحبان تحقیق عمیق چاہے مذہب اہل سنت سے تعلق رکھتے ہوں یا اہل تشیع سے۔ سبھی یہی بات متفقہ طور پر جانتے ہیں کہ غیر سے عقد سادانی نا جائز و حرام و باطل ہے۔ اس لئے چند معتبرین علماء اہل سنت کے فتاویٰ نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اکثر علماء کرام نے ان احدیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتاویٰ کی بنیاد بنایا ہے جن میں تاکیدی حکم ہے کہ نکاح میں کفو شرط واجب ہے۔ پہلے وہ احادیث پیش کرتا چلوں کہ جن میں غیر کفو میں نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

۱۔ الا لایزوج النساء الا	خبردار عورتوں کا نکاح ان کے ولی
الا ولیاء ویزوجن الا من	کریں اور انہیں حکم ہے کہ نکاح کفو
الا کفا	میں کریں۔

اس کے ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے؛

لا منعھن فروج ذوات	میں حسب نسب والی عورتوں کے
الا حساب الا من الا کفا	رشتوں کو غیر کفو میں نکاح کرنے سے
	ضرور روکوں گا۔

اس حکم کا امام اعظم نے اپنے مسند میں نقل کیا ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۲۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک حدیث مروی ہے؛

ان رسو اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال تخیر و لنطفکم الا کفا وانکحو الیھم (مستدرک حاکم، جلد دوم ص ۱۶۳)

فرمایا اپنی افزائش نسل کیلئے کفو، ہمسر کو پسند کرو اور جو ہم کفو ہو اسی کے بیٹیاں نکاح کردو۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امر مطلق ہے۔ اور یہ مسلمہ ہے کہ امر مطلق للو جوب ہوتا ہے اور اس حکم سے اختلاف کرنا معصیت اللہ ہے جس کی سزا عذا الٰہی ہے۔

۳۔ بخاری شریف میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں کہا؛

ارقبو ا محمداً فی اھل بیۃ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت کا احترام کیا جائے۔

۴۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛

غضب اللہ علی من اذانی فی تی (دیلمی)

اللہ کا ان لوگوں پر سخت غضب ہو جو مجھے اولاد کے بارے میں اذیت پہنچاتے ہیں۔

۵۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشاد ہے؛

کل نبیی انثیٰ ینبون الیٰ اجدادھم الا ولد فاطمۃ صلوات اللہ علیھا انا ولیھم وانا حسبتھم وانا ابوھم اخرج طبرانی عن سیدہ (صواعق محرقہ ص ۱۱۲)

ہر لڑکی کی اولاد اس کے اجداد کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ سوائے میری بیٹی کے کہ میں ان کا ولی ہوں۔ عصبہ ہوں اور باپ ہوں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۶۔ فرمایا؛

اوصیکم لعترتی خیرا وان موعدھم الحوص میں تمہیں اپنی اولاد کی بھلائی وخیر کی وصیت کرتا ہوں اور میری تمہاری ملاقات حوض پر ہوگی ۔(کتاب العلم الظاہر فی نفع نسب الطاہر)

۷۔ فرمایا؛

فقال النکاح رق فلینظر احد این یصنع کریمتہ نکاح ایک طرح کی غلام ہے۔ ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ دیکھے کہ وہ اپنی بیٹی کو کس کا غلام بنا رہا ہے

۸۔ حافظ محمد عبدالحی صاحب نے نسبت کی اہمیت کے بارے میں ایک بہت خوبصورت دلیل دی ہے۔فرماتے ہیں ارشاد قدرت ہے؛

قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین فرمادیجیے اگر ذات رحمٰن کا کوئی بیٹا تو تو میں عبادت کرنے والوں میں سے اول ہوں۔

یعنی معبود کا بیٹا ہونا بیٹے کو معبود کو مستلزم ہے یعنی باپ اگر معبود بادشاہ کا بیٹا بھی ہو تو نوکر کیلئے بادشاہ کی طرح اس کی خدمت بھی فرض ہے کیونکہ مولود میں والد کے بعض اجزاء ہوتے ہیں ۔اسی طرح اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کی بعض اجزاء موجود ہیں۔ یعنی جس طرح کا احترام واجب ہے اسی جز کا احترام ہے"۔اگر سادات میں اجزائے نور الٰہی ثابت ہیں تو کوئی غیر ان کا کفو کیسے ہوسکتا ہے اور نکاح کیلئے کفو شرط ہے۔ جیسا کہ آئندہ اوراق میں واضح کیا جائے گا۔

ارشاد قدرت ہے؛

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۹۔ فرمایا؛

ھوالذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا و صھرا وہی اللہ تو ہے جس نے آب (نور) سے ایک (مثل) بشر بنایا اور سسر اور داماد ہونے کا اعزاز بخشا۔

عن ابن سیرین فرماتے ہیں: اس آیہ شریفہ میں بشراً سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان ہے جس کی نسل حضرت علی علیہ السلام وسیدہ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا سے پھیلی اور اس کو نسب و صھر اقرار دیا گیا۔ جن افراد کیلئے نسب ہوگا صہر بھی ہوگا۔ یعنی نسل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد سیدۃ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا ہے اور سادات نسباً اولاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

فتاویٰ ائمہ اہل سنت کی پہلی بنیاد کفو ہے کہ جس کی رو سے وہ عقد غیر سید کا سیدزادی سے ابطال کرتے ہیں۔

۱۰۔ علامہ ابن قدامہ صاحب المغنی نے امام احمد بن حنبل سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: بنی ھاشم لا یکا فئھم غیر ھم بنی ہاشم کا بنی ہاشم کے علاوہ کوئی کفو نہیں۔

۱۱۔ علامہ شامی نذر الابصار جلد اول ص ۱۹۹ وان کان الخروج غیر ھما لا اصبح النکاح من غیر کفو اگر کسی عورت کا ولی غیر کفو میں نکاح کر بھی دے تو نکاح منعقد ہوتا ہی نہیں۔

۱۲۔ کتاب الفقہ علی المذہب الاربع ج ۴ میں ہے؛ احناب نے اختلاف کیا ہے کہ ولی کے سوئے اختیار کی علامت یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح کرے تو نکاح ہوگا ہی نہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

امام اعظم فرماتے تھے کہ میں عجمی ہوں۔ اس لئے کسی عربیہ کا کفو نہیں ہوسکتا۔ (مبسوط السرخسی) جلد ۵ صفحہ ۲۳)

۱۳۔ وروی الحسن عن الامام انہ لا ینعقد النکاح من اصلہ امام اعظم سے حضرت حسن جو امام اہل سنت ہیں وہ روایت فرماتے ہیں کہ نکاح غیر کفو میں منعقد ہوتا ہی نہیں۔ (فتاویٰ جلد ا صفحہ ۲۵)

ویفتیٰ فی غیر الکفو بعدم ہ اصلاً وھو المختار اللفتویٰ لفساد الزمان

(درمختیار جلد اول ص ۱۹۱ باب الاولیا)

۱۴۔ امام اعظم کے شاگرد اعظم امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں؛

قال ابو یوسف اذا رضی بعضھم لا یسقط حق من ھو مثلہ کالدین المشترك(عینی علی الکنز، جلد نمبر۱ ص ۱٤٨)

اگر بعض اولیاء نکاح غیر کفو پر راضی ہو بھی جائیں تب بھی بقیہ اولیاء کا رشتہ داروں کا حق ساقط نہیں ہوتا جیسے قرضہ مشترک ہے۔

یعنی ایک مقروض ہے اور ایک گروہ کا مقروض مشترک ہے۔ اگر بعض معاف بھی کردیں تو باقی لینے والوں کا حق ساقط نہیں ہوتا۔ کوئی بھی مطالبہ کرسکتا ہے۔

۱۵۔ ان الموجب ھو استنقاص ای للعرف فیدور معہ یعنی جہاں عدم کفو میں کیا جائے اور وہ باعث ہتک و عار ہو تو نکاح باطل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ باب الکفاۃ ص ۱۱۱ فتح القدیر اور عالمگیری شام فتاویٰ وغیرہ)۔

محرکات عقد وخروج میں بہت احتیاط واجب ہے۔ جب تک حلال مکمل طور پر

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ثابت نہ ہو تحریم غالب ہوگی۔یعنی حرام مانا جائے گا۔(طحطاوی شریف)

۱۶۔ امام ابو یوسف کا قول ہے کہ جب تک سارے رشتہ دار راضی نہ ہوں غیر کفو میں عقد جائز مگر جمیع رشتہ داروں کا راضی ہونا امر محال ہے۔اس لئے غیر کفو میں رشتہ کرنا حرام ہے(عینی الکبیر)

۱۷۔ کوئی عجمی عربیہ کا کفو نہیں چاہے وہ عجمی عالم و فاضل ہو یا حاکم و بادشاہ۔(فتاویٰ در مختار ج ا ص ۱۹۵ باب الکفاۃ)

۱۸۔ اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی صاحب کا فتویٰ ہے؛

سیدہ(سیدزادی) کا غیر سید سے نکاح اصلا! ہوتا ہی نہیں کیونکہ غیر سید سادات کا کفو نہیں ہے۔(احقاق الحق والانصاح ص ۱۹)

۱۹۔ امام غزالی وامام شافعی نے اپنی فقہ میں فرمایا؛

لا یجبر فضیلة نسب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بفضیلة اخری ماوراة ذالك وقد تعدل عادتا بجبر فضیلة بضیلة بحیث نیتقص ا لعارة حضور علیہ السلام کے نسب کی فضیلت کے مقابلے میں دوسری کوئی فضیلت نہیں۔ان کے ماسوا کسی دوسری فضیلت کی کمی کسی دوسرے طریقے سے پوری ہو جاتی ہے۔نسبی فضیلت کے برابر کوئی دوسری فضیلت نہیں ہے۔قرآن کریم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تعظیم وتکریم کا حکم ہے۔بے ادبی اور ہتک حرام ہے۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۲۰۔ قاعدہ شرعیہ یہ ہے کہ الامر بشی بھی عن ضدہ یعنی جب تعظیم کا حکم ہے تو ہین حرام ہوگی اور بداہی میں موجود ہے کہ جزفی مضیی نفسہ آدمی کے جزو کا حکم بھی اس کی ذات کی طرح ہوتا ہے۔ اور اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جزو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لہذا اولاد رسول کی تعظیم بھی واجب ہوگی۔ تفسیر کبیر میں خلاصہ (رازی) نے اسباب حرمت نکاح والدہ و بیٹی کے بارے میں تصریح کی ہے کہ:

ان السبب هذا التحريم ان الوطی اذلال و اهانه یعنی ماں بیٹی سے نکاح اس لئے حرام ہے کہ نکاح مقصد وطی (مباشرت) ہے اور وطی میں توہین و تذلیل ہے۔ اس لئے ماں بیٹی بہن سے نکاح حرام ہے۔ (احقاق الحق والایضاح)

۲۱۔ ماما لا ولا سيدة النساء بنت رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم سيادة و شرافة اباً وجداً واما فليس لهم كفواً احد من غير فی كتاب من الكتاب السماويه ولا فی الدين من الا ديان الهية الشرف المويد ٥٤

جناب سیدۃ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا کی اولاد شرافت و سیادت میں اباو جداد و والدات کے حساب سے ان کا کوئی غیر کفو نہیں ہے۔ غیر کا ان کے کفو ہوتا نہ کتب سماوہ سے ثابت ہے نہ کسی ایسی دین سے ثابت ہے جو دین الٰی ہو۔ (یعنی غیر سید کسی سیدزادی کا کفو ہو ہی نہیں سکتا)

۲۲۔ حضرت جلال الدین سیوطی اپنی کتاب خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں؛

ان الا لا يكافيی النكاح احد ا من الخلق

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

یعنی اہل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سادات عظام کے ساتھ عقد نکاح میں خلق خدا میں اسے کوئی غیر سید کفو نہیں ہو سکتا۔

۲۳۔ امام عبدالوہاب شعرانی اپنی کتاب کشف الغمہ ج دوم خصائص و کرامات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے؛

ان الہ یکافیی فیی النکاح احد من الخلق بے شک آپ کی اولاد کا مخلوقات میں سے کوئی کفو نہیں ہے۔

۲۴۔ علامہ فقیہ محدث شہاب الدین احمد بدحجر ہشیمی مکی صواعق محرقہ میں لکھتے ہیں؛

من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولادبناتہ ینسبون اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و الاد بنات غیرہ لا ینسبون الیٰ جد ھم من الکفاۃ و غیر ھا

آپ کی خصوصیات میں یہ ہے آپ کی بیٹی کی اولاد آپ کی طرف منسوب ہوتی ہے اور غیروں کی بیٹیوں کی اولادیں اپنے ننھال کی طرف منسوب نہیں ہوتی۔لہذا اولاد رسول کا کوئی غیر کفو نہیں اور باقی معاملات میں کوئی شریک نہیں۔پھر انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ غیر سید، سیدانی کا کفو نہیں ہو سکتا۔

۲۵۔ کتاب الشرف المؤبد لاھل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامہ یوسف نبہانی میں ہے؛

من خصائصھم کونھم اشرف الناس نسبا و افضل الخلق حبا

اولاد رسول یعنی سادات عظام کا یہ خاصہ ہے کہ وہ سب لوگوں سے نسباً اور حسباً افضل ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۲۶۔ صواعق محرقه علامه ابن حجر مکی لانها بضعة منه صلی الله علیه وآله وسلم وان کان بینه بینها وسائط

اولا دسیدہ صلوات اللہ علیہا ان کی وجہ سے اولادرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اوران کا ٹکڑا ہے۔اگر چہ درمیان میں کثیر نسلیں ہیں ہی کیوں نہ گزر جائیں۔

لہذااولادرسول اللہ کے ساتھ جوروبیہ ہوگا وہی جناب سیدہ بنت محمد صلوات اللہ علیہا سے ہوگا۔اب کوئی اس بات سے انکار کرسکتا ہے کہ انکا کوئی کفو نہیں ہے۔یعنی ان کا ہرگز رہرگز کوئی کفو نہیں ہے۔

۲۷۔ صاحب احقاق الحق والاضیاح فرماتے ہیں: سیدہ کا نکاح غیر سید سے چار وجوہ سے باطل ہے؛

ا۔ غیر سید سیدزادی کا کفو نہیں؛

ب۔ کفو کی شرط شرعی اعتبار سے اس لئے ضروری ہے کہ عورت کے اولیاء کو ضرر،عار، استنقاص نہ ہو جو اہانت کا موجب ہے۔اولاد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دینا یا ہتک کرنا خود ان کی ہتک حرمت ہے کیونکہ یہ نکاح باعث ہتک رسول ہے۔ اس لئے باطل ہے۔

ج۔ اولا دسیدۃ صلوات اللہ علیہا کا ایذا خود معظمہ صلوات اللہ علیہا کو ایذا دینا ہے اور یہ نکاح باعث ایذا ہے۔لہذا باطل ہے۔

د۔ اس نکاح میں ہتک حرمت نبی ہے اولاد رسول کی ہتک شرعا جائز نہیں۔لہذا یہ نکاح باطل ہے۔ص ۳۴۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۲۸۔ کتاب فتاویٰ کبریٰ میں ہے: اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفو کوئی دیگر ہاشمی بھی نہیں ہے۔ مثلاً کوئی عباسی بھی سیدزادی کا کفو نہیں ہے۔ اگرچہ دونوں ہاشمی ہیں۔ ج ۶ ص ۷۹ مطبوعہ مصر۔

۲۹۔ صاحب بغیۃ المسترشدین ص ۱۹۴: شریفہ سیدہ کو اگر غیر سید خطبہ کرے (خواستگاری) تو ہم اس نکاح کو جائز نہیں سمجھتے۔ خواہ وہ عورت راضی ہو اور اس کا ولی بھی راضی ہو۔ اس لئے کہ سادات کا نسب بہت اعلیٰ وارفع ہے جس کی بلندیوں کا قصد نہیں کیا جا سکتا۔ سیدزادی پر صرف سادات کا حق ہے چاہے بعید کے ہوں یا قریب کے۔۔۔ یہ نکاح غیر کفو میں اصلاً منعقد ہوتا ہی نہیں۔

۳۰۔ فتاویٰ حمادیہ جلد اول مؤلفہ ابوالفتح رکن ابن حسام ص ۱۲۴۱ میں ہے: حضرت حسن نے امام ابوحنیفہ سے روایت فرمائی ہے کہ خاوند جب عورت کا کفو نہ ہو تو نکاح وقوع پذیر ہوتا ہی نہیں۔ خانیہ میں ہے کہ امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ نکاح صرف کفو سے ہوتا ہے۔ غیر کفو سے نکاح جائز ہی نہیں۔

فتویٰ برہنہ ص ۵۱ حضرت حسن نے حضرت امام اعظم سے روایت کی ہے کہ نکاح غیر کفو میں باطل ہے۔ زیلعی جلد ۲ ص ۱۱۷ میں ہے: امام اعظم اور امام ابو یوسف کی روایت میں یہ ہے کہ نکاح غیر کفو میں جائز نہیں۔

۳۱۔ روی الحسن عن الامام انه اذا کان الزوج کفواً نفذ نکاحها والا لم ینعقد اصلاً

روایت حسن امام اعظم سے یہ کہ جب نکاح کفو میں نہ ہو تو نافذ تو ہوتا ہے ورنہ اصلاً

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

منعقد نہیں ہوتا۔

وضاحت: جیسے بغیر وضو کے نماز پڑھی تو جا سکتی ہے مگر نماز ہوتی نہیں۔ اس طرح بغیر کفو کے نکاح پڑھا تو جا سکتا ہے مگر ہوتا نہیں۔

۳۲۔ ایک واقعہ:

عاشق نور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت پیر مہر علی صاحب گولڑوی بکھو والہ تشریف لے گئے۔ وہاں راجہ محمد خان رئیس بکھوالہ نے خدمت میں حاضر ہو کر میاں محمد صاحب کی کھڑی والہ کی طرف سے سلام عرض کیا اور رامتی مرد کے ایک سیدہ کے ساتھ نکاح کے متعلق ایک فتویٰ جواز کا ذکر کیا جو موضع چکڑالی میں ایک ایسے واقعہ کے بعد بعض علماء سو نے دیا تھا اور خدشہ ظاہر کیا کہ ایسے فتویٰ سے دنیا میں طوفان بے ادبی پیدا ہوگا۔ حضور نے سلام کا جواب دینے سے بعد فرمایا:

ایسے بے ادب اور گستاخ ہمارے پاس آنے کا حوصلہ نہیں رکھتے جو لوگ عترت نبوت سے بے ادبی کرتے ہیں وہ ازلی بد بخت ہیں۔ نہ وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور نہ ہی ہم انہیں دیکھنا چاہتے ہیں، ہمارے مفتی صاحبان بھی عجیب ہیں۔ اگر کوئی عالم کو بصیغہ تصغیر عولیم پڑھ دے تو یا علما کو جوتوں کی توہین کر دے تو ایسا کرنے پر تو وہ فوراً کفر کا فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔ مگر سفینہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے حرمتی کرنے والے کو وہ کچھ نہیں کہتے۔ حالانکہ علماء کا شرف بوصف علم ہے جو ذاتی نہیں اور بغیر عمل کے جس کی کوئی وقعت نہیں۔ اس کے برعکس اہل بیت نبی کا شرف ذاتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف انتساب کی وجہ سے انہیں موہوب (عطا) ہوا ہے۔ (اقتباس ملفوظات مہریہ ص ۱۱۳)

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۴۳۔ امام سرخسی اپنی مبسوط میں فرماتے ہیں؛

مومن کیلئے خود ذلت میں مبتلا کرنا جائز نہیں جسے حلال کیا گیا ہے بقدر ضرورت ہے۔ کم مرتبہ خاوند کا فراش بننے میں ضروت سے زیادہ ذلت ہے جس کو جائز قرار دینے کا کوئی باعث نہیں۔

قال صلی الله علیه وآله وسلم لیس للمومنین ان یذل نفسه وانما جوز ماجوز منه لا جل الضرورة وفی السفراش من لا یکافیها زیادہ الذل۔۔

لہذا کم مرتبہ مرد سے عورت کا عقد جائز نہیں

۴۴۔ امام قاضی خان فرماتے ہیں: " غیر کفو میں نکاح بالکل جائز نہیں" ۔علماء کرام نے جن چیزوں کو شرط کفو قرار دیا ہے ان میں سے نسب کے سوا سب چیزیں صفات مفارقہ کی حیثیت رکھتی ہیں لہذا کفو صرف نسبی شرط سے مشروط رہ جاتا ہے ۔لہذا غیر نسب کفو ہے اور اس سے نکاح باطل ہے (تحقیق الحق ص ۴۴)

فتوی شرعی میں اولیاء کا ہونا نہ ہو شرط نہیں اور نہ اولیاء کا راضی ہونا نہ ہونا ہے ۔بلکہ صرف کفو ہونا شرط ہے ۔اگر کفو نہیں تو گویا نکاح ہے ہی نہیں ۔(تحقیق الحق ،ص ۴۲)

ان فتاوی کے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے ۔کہ ائمہ اربعو کے مقتدی حضرات بھی اس بات کے پابند ہیں کہ سادات کا احترام کریں ۔اور کسی غیر سید کو سیدزادی سے نکاح کرنے کی اجازت نہ دیں ۔اب یہ لمحہ فکریہ ہے کہ جب نہ تو اہل سنت بھائیوں کے ائمہ اربعو اس عقد کی اجازت دیتے ہیں اور نہ مذہب محمد آل محمد علیہم السلام اس بات کی اجازت دیتا ہے تو پھر وہ کون سے افراد ہیں جو اس نکاح کے قائل ہیں؟ کیا وہ لوگ کسی بھی امام کے مقلد

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہیں؟ کیا کسی مذہب کی فقہ کو وہ مانتے ہیں؟

کیونکہ بنیادی فقہ کے پانچوں مسلک جس بات کو ناجائزو باطل وحرام قرار دیتے ہیں ۔یہ لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں۔صاف ظاہر ہے کہ یہ کوئی غیر مقلد فرقہ ہے یا غیر مسلم فرقہ ہے جو لیبل تو اسلام کا لگاتا ہے اور اسلام کے مختلف مسالک کے تسلیم شدہ ائمہ کے احکامات کا مذاق اڑاتا ہے مثلاً؛

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛بنا تنا لبنینا وبنو نالبناتنا(من لا یحضر الفیقه ، معالم التنزیل، حیوۃ القلوب، جواهر الکلام)ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کیلئے ہیں اور ہمارے بیٹے ہی ہماری بیٹیوں کیلئے ہیں۔یہ فرقہ اس حدیث مقدس کا مذاق اڑاتا ہے۔

۲۔ امام ابوحنیفہ کے آخر شاگرد حسن بن زیاد فرماتے ہیں ؛روی الحسن من الا مام بطلانه بلا کفو " کفو بغیر نکاح باطل ہے " یہ لوف امام ابوحنیفہ اوران کے بعد امام حسن بن زیاد کا مذاق ارتے ہیں۔

۳۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حدیث نقل کرتی ہیں؛لا یزوج النساء الا الا ولیاء ولا یزوجن النساء الا من الا کفاء(رواۃ البیھقی من عائشہ)خبردار عورتوں کی تزوج ان کے اولیاء کریں اور عورتیں اپنے کفو سے عقد کریں۔ یہ فرقہ ام المومنین کا مذاق اڑاتا ہے۔

۴۔ حدیث نبوی ہے:

لولا علی لما کان لا بنتی فاطمه صلوات الله علیها کفواً فی الناس

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

اگر امیر المومنین علیہ السلام نے ہوتے تو ان کا کوئی کفو لوگوں میں نہ تھا۔
حالانکہ یہاں سادات کے کفو کا تعین کر دیا گیا ہے۔ معظمہ کونین صلوات اللہ علیہا کا اگر کوئی کفو امیر المومنین علیہ السلام کا علاوہ نہیں ہے تو ان کی بیٹیوں کا کفو غیر کفع کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ غیر مقلد فرقہ خود امیر المومنین علیہ السلام اور معظمہ کونین صلوات اللہ علیہا کے تقدس کا مذاق اڑاتا ہے۔

۵۔ فروغ کافی جلد ۵ صفحہ ۳۴۵ میں ہے؛ کہ ایک خارجی شخص نے ہشام بن حکم سے سنا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں "تمہارے خون برابر ہیں لیکن تمہاری ناموس و عزت برابر نہیں" اس نے مام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں خود حاضر ہو کر ہشام کے اس قول کی تصدیق چاہی۔ امام نے فرمایا ہاں اس نے مجھ سے سنا ہے۔ خارجی نے کہا پھر میں آپ سے ہی آپ کے خاندان کی لڑکی کا رشتہ مانگتا ہوں۔ امام نے فرمایا:

انك لا كفوا فی دمك و حسبك فی قومك ولكن الله صافيناً عن الصدقة وهيه اوساخ الناس فنكره ان نشرك فيما فضلنا الله به من لم يجعل الله له مثل ما جعل الله لنا۔

لیکن تو اپنے خون و حسب نسب میں اپنی قوم کے اندر ہی کفو ہے اور اللہ نے ہم سادات کو صدقہ سے بچایا ہے جو کہ لوگوں کے ہاتھ کی میل کچیل ہے۔ ہم اس فضلیت خداداد میں کسی غیر کو شریک کرنا پسند نہیں کرتے۔
یعنی تم صدقہ کھانے والے ہمارے کفو نہیں ہو۔ یزیدی فرقہ فقہ جعفریہ کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

۶۔ امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے ساتھ عقد نکاح کیلئے خلق خدا میں سے کوئی غیر سید کفایت نہیں رکھتا یعنی ان کا کفو نہیں ہے۔

ان سب فتاویٰ کا اعادہ کرنا اور جمع کرنا باعث طوالت ہوگا۔ مقصد یہ ہے کہ جب پورا عالم اسلام اس بات پر متفق ہے کہ غیر سید کا سیدزادی سے عقد باطل وحرام ہے تو اس فرقے کے بارے میں کیا خیال ہے کو اسے جائز سمجھتا ہے۔

تذکرہ محرمات نسب

بعض کم علم دوست اور جاہل دشمن یہ سوال کرتے ہیں کہ جن سے عقد حرام ہے ان رشتوں کا ذکر کلام الٰہی میں موجود ہے اور اس ارشاد کے بعد فرمایا گیا ہے۔: واحل لکم ماوراء ذالکم ان کے علاوہ تم پر سب حلال ہے۔ اگر ہم ان متذکرہ رشتوں تک حرمت کو محدود کر دیں تو پھر نانی، دادی، پوتی، نواسی، پھوپھی، بھتیجی کا ایک ساتھ عقد میں لانا، خالہ اور بھانجی کا ایک ساتھ عقد میں لانا بھی جائز ماننا پڑے گا۔ کیونکہ پانچوں فقہیں ان کو محرمات میں شامل کرتے ہیں اور قرآن میں ان کا ذکر بھی نہیں۔

کتب فقہ میں بیسیوں محرمات ہیں جن کا تذکرہ قرآن مجید میں بظاہر نہیں ہے مثلاً مدخولہ سے نکاح، لوطی کی بہن سے نکاح وغیرہ بھی حرام ہے۔ مگر قرآن کریم میں اس کا تذکرہ نہیں ہے۔ کیا ان سب کو آج تک کسی نے حلال قرار دیا ہے۔ اگر کسی کو یہ شوق ہے بھی جن کا تذکرہ قرآن مجید میں نہیں وہ ان سے عقد ضرور کرے گا۔ تو وہ ذرا یہ غور بھی کرے کہ وہ اپنی نانی،

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

دادی پر اپنا شوق پورا کرنے کی جسارت کر سکتا ہے؟ وہ خواہ مخواہ خاندان نبوت کی دشمنی مول نہ لے۔

خاندان سادات و آل رسول کی بے حرمتی کرنا نانی دادا نواسی سے عقد کرنے سے بھی بڑا جرم ہے۔

غیر سید سے عقد سادانی فعل حرام و تحریک محمد آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔ اس جرم کا ارتکاب کرنے والا لعنتی اور جہنمی ہے۔ اس کیلئے جو کلام پاک، احادیث نبوی و قول و فعل معصومین علیہ السلام و فتاوی اہل تشیع و اہل سنت سے جو فرامین و دلائل گوش گزار گئے ہیں اس کے بعد بےوقوف سے بےوقوف انسان بھی کم از کم شک میں ضرور آ جاتا ہے اور فقہ جعفریہ میں شک کو ترک کرنا اور صرف اور صرف یقین پر قائم رہنا ہی جائز ہے۔

ایک مرتبہ ایک شخص مجھ سے اس مسئلہ پر بہت گرم جوشی سے بحث کر رہا تھا تو ایک عزیز نے میری طرف سے اس شخص کو ایک بہت خوبصورت فرضی دلیل دی کہ جناب آپ کسی شادی میں جاتے ہیں، وہاں کم از کم چالیس دیگیں کھانا کی علیحدہ علیحدہ پک رہی تھیں کہ اچانک باورچی کو معلوم پڑتا ہے کہ اس کے ایک کارکن کی غلطی سے ایک خطرناک زہر جو کہ وہاں ایک ڈبے میں موجود تھا، نے نمکی سمجھ کر کسی ایک دیگ میں ڈال دیا ہے جس کا کوئی پتہ نہیں کہ وہ کون سی دیگ ہے۔ اب اس کا چکھنا بھی موت کو دعوت دینے کے برابر ہے۔ یہ خبر باورچی میزبان کو دیتا ہے اور یہ خبر اڑ کر براتیوں کو بھی مل جاتی ہے تو جناب اب آپ بتائیں کہ کوئی عقلمند براتی یہ کہے گا کہ کسی دیگ کا ایک نوالہ بھی لے اور یقیناً ایسی حرکت کوئی نہیں کرے گا کیونکہ شک رہے گا کہ شاید دیگ وہی خطرناک زہر والی نہ ہو تو عقل یہی کہے گی

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کہ اب ان مشکوک دیگوں سے کوئی بھی کھانا نہ کھائے بلکہ سب کو انڈیل دینا چاہئے تو یہ معمولی باتیں انسان کی عقل اور آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہوتی ہیں۔

اقسام سادات

تیرہ چودہ سو سال تک مسلسل سادات کی نسبی فضیلت کو تسلیم کیا جاتا رہا ہے، ہر دور میں سادات کی فضیلت مسلم رہی ہے۔ اسی وجہ سے جو لوگ نسبی طور پر پستی کے شکار تھے انہوں نے رہائش بدل لی اور نسب بھی بدل لیا۔ اس وجہ سے برصغیر میں ایک کثیر تعداد ایسے لوگوں کی موجود ہے۔ جو خاندان سادات سے تعلق نہ رکھنے کے باوجود خود کو سید کہتے ہیں اور اس طرح سادا لوح عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں بہت احادیث وارد ہوے ہیں۔ مثلاً؛

من انتسب الیٰ غیر ابیه او تولیٰ غیر مرالیه فعلیه لعنته الله وان من دخل الینا بلا سبب ظاهر و خرج بلا سبب موجب فهو ملعون (بخاری شریف)

جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر کو باپ ظاہر کرے اور اپنے سر پرستوں کے علاوہ غیر کو سر پرست ظاہر کرے یا ان سے محبت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے جو بلا سبب ظاہری ہمارے نسب میں خود کو داخل کرے یا بغیر معقول وجہ کے خود کو ہمارے سے نسب خارج کرے وہ ملعون۔

ایک اور حدیث ہے؛

من ادعیٰ الیٰ غیر ابیہ وھو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

جو شخص کسی کے بارے میں دعوے کرے کہ وہ اس کا باپ ہے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر یقیناً جنت حرام ہے۔

اس بات سے خود ان کم ظرف لوگوں کو سوچنا چاہئے وہ کتنے بڑے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ نقلی اور جعلی سیادت حاصل کر کے ابدی جہنم اور اللہ کی لعنت کے مستحق قرار پا رہے ہیں۔ اس حدیث کی زد میں وہ قبائل بھی آ جاتے ہیں جو جمعراتی سید بن کر پھر اصلی سید بن جاتے ہیں۔ بعض قبائل میں یہ روایت ہے کہ ان جو بچہ جمعرات کو پیدا ہوتا ہے اس سید بادشاہ کہا جاتا ہے۔

موجودہ سادات میں تیسری قسم ان سادات کی ہے جو ہندوستان سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں عزت حاصل کرنے کیلئے نسب بدل لیا ہے۔ وہ حضرات بھی ان احادیث کی زد میں آتے ہیں۔ انہیں بھی سوچنا چاہئے کہ اس فعل قبیح سے انہیں فائدہ کتنا ہو رہا ہے اور نقصان کتنا ہو رہا ہے۔ سادات کی ایک قسم وہ ہے کہ اثنا عشری ہونے کی وجہ سے جعفری یا شاہ جی کیلاتے تے اور بعد میں سید بن گئے۔ مہاجرین میں سے بعض علاقوں میں ہر شیعہ یہاں آئے وہ ایک دوسرے کو شاہ جی کہتے تھے اور پاکستان میں شاہ جی صرف سادات کیلئے مخصوص اعزاز تھا۔ ناسمجھی میں لوگوں نے انہی سید سمجھ لیا اور سید بن بیٹھے۔

آتا نہیں وہ جن کو راہ راست پہ چلنا

آسان سمجھتے ہیں وہی باپ بدلنا

میرا ایک نوکر بازار سے سبزی لینے جاتا تھا، وہ مراثی تھا۔ میں نے خود دیکھا کہ سبزی منڈی کے مہاجرین اس شاہ جی کہتے تھے حالانکہ اس نے کئی مرتبہ کہا کہ میں امتی ہوں

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

سید نہیں مگر ان کا جواب یہ تھا کہ کیا تم شیعہ نہیں ہو۔آج ہمارے ہی شہر میں سینکڑوں گھر ایسے ہیں جو پہلے شاہ جی بنے، پھر اپنے نام کے ساتھ نقوی لکھنا شروع کر دیا۔نقوی سادات نے احتجاج کیا تو چند سال بعد رضور لکھنا شروع کر دیا۔بعض حضرات ایسے ہیں جو امتی تھے اور کسی دربار کے متولی تھے۔انہوں نے اپنی عزت بڑھانے کیلئے خود کو اس صاحب دربار کی اولاد کیلانا شروع کر دیا اور اس طرح سید بن بیٹھے۔

اسی طرح غیاث الدین بلبن کے دور کے ایک فرمان شاہی نے بھی شاہ بننے کا دروازہ کھول دیا جس کی وجہ سے سینکڑوں گھرانوں کو سید کیلوانے کا سرٹیفکیٹ مل گیا۔ہوا یہ کہ ۱۲۴۰ء کے قریب غیاث الدین بلبن کے دور میں ایک وفد دربار شاہی میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار خلیفے ہیں۔ان میں سے چوتھے خلیفہ امیر المومنین علیہ اسلام کی اولاد اپنے نام کے ساتھ اعزاز شاہی یعنی شاہ کا لفظ لکھتی ہے اور باقی تین خلفاء کی اولاد کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔لہذا آپ کو ایک آرڈیننس جاری کریں کہ ان تین خلفاء کی اولاد کو بھی اپنے نام کے ساتھ شاہ لکھنے کی اجازت دی جائے۔اس پر زور اپیل پر سلطان غیاث الدین بلبن نے ایک نوٹیفکیشن کیا جو شاہ بلبن گزٹ نوٹیفکیشن کے نام سے مشہور ہے۔جس میں انہوں نے اجازت دی کہ امیر المومنین علیہ السلام کیلئے یہ لازم ہے کہ اپنا نام مکمل لکھنے کے بعد لفظ شاہ لکھیں جیسا کہ وہ لکھتے ہیں اور جو تین دیگر خلفاء راشدین کی اولاد میں سے ہیں انہیں اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اپنا نام لکھنے سے پہلے لفظ شاہ لکھیں۔اس لئے جو گزٹڈ شاہ تھے وہ اب تک اس کے پابند ہیں مثلاً شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ فرید الحق وغیرہ وغیرہ۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

جو خاندان سادات سے تھے انہوں نے اپنی روش کے مطابق نام کے بعد شاہ لکھا جاری رکھا۔ جیسا عطاء اللہ شاہ بخاری وغیرہ۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان فطرتاً لالچی و حریص ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ ہر اچھی چیز اسے مل جائے۔ جب سیدھی طرح سے اسے وہ چیز نہیں ملتی تو چور دروازے سے اس حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جملہ علماء کرام (بلا تخصیص مسلک) نے فضیت سادات تسلیم کیا ہے۔ اس پہ احادیث نقل کی ہیں اور سادات عزت و احترام کو واجب قرار دیا ہے۔ فضائل سادات دیکھ کر گھٹیا نسب کے لوگوں کی رال ٹپک پڑی۔ مثلاً علامہ جائری لوامع التنزیل میں لکھتے ہیں کہ سادات کیا ہے؟ فتخصیص السیادۃ لھم۔۔۔۔ ولد منھما ذکراً او انثیٰ فھو سید الی یوم القیامہ و یجب اجمع الخلق تعظیم ابداً ج ۴ ص ۲۴۳۔ سادات پاک حسنین شریفین علیہما السلام اور ان کی اولاد کیلئے مخصوص ہے۔ چاہے وہ عورت ہے یا مرد۔ قیامت تک ان کی نسل سید ہے اور ساری کائنات پر اس نسل تعظیم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے واجب ہے۔

اب خود سوچیں ایسا احادیث فضائل سادات کو دیکھ کر کون نہیں چاہے گا کہ یہ فضائل انہیں مل جائیں۔ مگر یہ فضائل وہبی ہیں کسبی تو ہیں نہیں۔ بس پھر چور دروازے سے سید بننا پسند کیا گیا۔ سادات کو بیٹیاں دے کر پھر خود سید زادی سے عقد کے جواز تلاشے تا کہ کسی طرح یہ سعادت حاصل کی جائے مگر

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ایک مغالطہ اور اس کا رد

عام طور پر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ جناب سیدہ النساء العالمنین صلوات اللہ علیہا ہی کی اولاد سید ہے نہ کہ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی اولاد۔ یعنی اولاد امیر المومنین علیہ السلام میں سے جو دوسرے ازواج مطہرات کی اولاد ہے۔ وہ علوی تو ہے۔ سید نہیں ہے۔ یا اولاد عقیل علیہ السلام ہے یا اولاد جناب جعفر طیار علیہ السلام ہے۔ یہ نعوذ باللہ غیر سید ہیں۔ یہ بہت بڑا مغالطہ ہے۔ اگر ہم فرض کر لیں کہ صرف جناب سیدہ النساء العالمین ہی کی اولاد سید ہے۔ اور باقی کوئی سید نہیں تو اس کلیئے کے حساب سے خود امیر المومنین علیہ السلام بھی نعوذ باللہ غیر سید ثابت ہوں گے جو فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کے مترادف ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ پاک حسنین شریفین جوانان جنت کے سید و سردار ہیں اور ان کے والدان سے افضل ہیں مگر متذکرہ بالا کلیئے سے خود امیر المومنین علیہ السلام اپنی اولاد سے مفضول قرار پائیں گے۔

اس کلیئے میں دوسرا نقص یہ ہے کہ ایک حدیث کی تکذیب کے مترادف ہو گا جس میں ارشاد ہے کہ اگر امی المومنین علیہ السلام نہ ہوتے تو جنا سیدۃ النساء العالمین کا کوئی کفو نہ ہوتا کیونکہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کفو میں شرط یہ ہے کہ اول تو مرد عورت سے افضل ہونا چاہئے ورنہ برابر ہونا ضروری ہے۔ اگر مرد عورت سے کم تر درجے کا ہو تو عقد منعقد نہیں ہوتا۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ یہ کلیہ غلط ہے کہ صرف اولاد سیدۃ النساء العالمنین صلوات اللہ علیہا ہی سید ہے۔ تیسرا نقص عظیم اس میں یہ ہے کہ اس کلیے کی رو سے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نعوذ باللہ غیر سید قرار پائیں گے جبکہ نظریہ کفر ہے۔ لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ کلیہ بذات خود باطل ہے اور جن حضرات انے اس کلئے کو وضع کیا ہے یا تو انہیں اشتباہ ہوا ہے یا پھر عمداً خاندان تطہیر کی تنقیص وتوہین کو روا رکھا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سیادت کا حدود اربعہ کیا ہے اور سیادت کا مبدہ کیا ہے؟

اگر ہم احادیث و فرامین آئمہ اطہار علیہم السلام کا بغور مطالعہ کریں تو ہم پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ سیادت کا سرچشمہ اور مبدہ او روہ نور ہے جو اول ما خلق اللہ نور کا مصداق ہے۔ سرچشمہ سیادت و نوراور ہے جو تخلیق ارض وسماء سے اربوں سال پہلے خالق نے اپنے نور ذات سے ایجاد فرمایا تھا۔ وہ نور جن وسائط و شخصیات میں سرایت پذیر ہوتا ہوا مکہ میں ظہور پذیر ہوا ان سے شخصیات و وسائط کو نور سیادت سے سرفراز کرتا آیا ہے اور یہی شجرہ طیبہ ہے اور اس شجرہ طیبہ میں شامل جملہ افراد سیادت سے سرفراز ہیں۔ چاہئے وہ جناب ہاشم علیہ السلام ہیں یا جناب عبد المناف علیہ السلام ہیں یا جناب عبد المطلب علیہ السلام۔ یہ جملہ شخصیات شجرہ طیبہ میں شامل ہیں اور اعزاز سیادت سے سرفراز ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اجداد طاہرین پر فخر نہ فرماتے۔

حالانکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشہور شعرہ ہے:

انا النبی لا کذب

ان بن عبد المطلبؑ

"میں وہ نبی ہوں جو سراپا صداقت ہے۔ کیونکہ میں عبد المطلب علیہ السلام کا لخت جگر ہوں"

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

خود جناب عمران علیہ السلام کے بارے میں احادیث نور موجود ہیں۔ جناب عبدالمطلب علیہ السلام کا لخت جگر ہوں"

خود جناب عمران علیہ السلام کے بارے میں احادیث نور موجود ہیں۔ جناب عبدالمطلب علیہ السلام کے بارے میں احادیث موجود ہیں۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے:

خلقت انا و علیٰ ابن ابی طالب علیھا السلام من نور واحد عن یمین العرش یسبح الله و یقد سه قبل ان یخلق الله عزوجل آدم باربعه عشر الف سنته فیما خلق الله آدم نقلنا اصلاب الرجال ولرحام النساء الطاھرات ثم نقلنا الیٰ صلب عبدالمطلب علیه الله نصفین فجعل النصف فیی صلب ابی عبدالله علیه السلام وجعل النصب عمی ابی طالب علیه السلام فخلقت من ذالك النصف و خلق علی علیه السلم من النصف الاخر----

میں اور علی علیہ السلام ایک ہی نور سے خلق ہوئے ہیں۔ عرش الٰہی کے دائیں طرف خلقت آدم سے چودہ ہزار سال پہلے سے خدا تعالیٰ کی تسبیح اور تقدس کر رہا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جناب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ہم پاک و پاکیزہ مردوں کے اصلاب اور مقدس مستورات کی پیشانیوں میں منتقل کئے جاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمارا نور جناب عبدالمطلب علیہ السلام کی پیشانی کی زینت بنا۔ یہاں پہنچ کر ہمارا نور دو برابر حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک نصف حصہ میرے والد ماجد جناب عبداللہ علیہ السلام میں منتقل ہوا اور دوسرا نصف حصہ میرے چچا بزرگوار جناب ابو طالب علیہ السلام میں منتقل ہوا۔

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

پس میں نے پہلے نصف حصہ سے عالم شہود کو زینت بخشی ہے۔میرے نور کے دوسرے حصے سے میرے برادر بہ جان برابر کا ظہور اجلال ہوا ہے۔

ایسے احادیث کی ایک طویل فہرست کتب جدید وقدیم میں دیکھی جا سکتی ہے۔مثلاً بصائر الدرجات، اخطب خوارزم کی المناقب، اصول کافی، تذکرہ ابن جوزی، تاریخ بغداد، مودۃ القربیٰ، بحار الانوار، ینابیع المودۃ، تقریباً سو سے زیادہ کتب میں ایسے احادیث موجود ہیں۔نسل وسیادت یہی نور ہے جہاں سے گزرا سیادت سے ہمکنار کرتا چلا گیا۔اسے لئے جناب عبدالمطلب، جناب ہاشم، جناب عبدالمناف علیہم السلام جو بھی اجداد پیغمبر انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبھی حامل سیادت عالیہ ہیں۔

میرے ایک دوست نے مجھے انگلش بک دکھائی جس میں کسی مغربی محقق نے اس اسلامی نظریئے پر تحقیق کی تھی کہ انبیاء علیہم السلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔اس کا ایک فقرہ تھا۔"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ اجداد طاہرین کو جب تک ہم انبیاء علیہم اسلام کی فہرست میں شامل نہ کریں تعداد پوری نہیں ہوتی۔یعنی یہ دریا نور الٰہی جن اصلاب سے بھی گزرا ہے ان کو شرف سیادت سے سیراب کرتا چلا آیا ہے۔یہی دریائے نور الٰہی جب دو حصوں میں تقسیم ہوا تو ایک حصہ نور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد جناب عبداللہ علیہ السلام کی طرف جاری ہوا دوسر جناب ابو طالب علیہ السلام کی طرف اور یہاں یہ دریا مرج البحرین یلتقین بینھما برزخ لا یبغین کی تفسیر بن گیا اور پھر اولاد طاہرین یخرج اللئوم لئو والمرجان کی شکل ظاہر ہوئے۔

اسی لئے اس نور کی دونوں شاخوں پر اللہ نے صلوات والسلام کے موتی نچھاور

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کئے ۔اور آل عمران علیہ السلام پر بھی اپنی طرف سے سلام کیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد جناب ابو طالب علیہ السلام کو اپنا کفو قرار دیا۔ جملہ علماء حق اس پر متفق ہیں کہ جناب عقیل علیہ السلام کی اولاد پر صدقہ حرام ہے۔حدیث ہے ان بنی هاشم علیه السلام و بن الملطب اکفاهم نحن و بنو المطلب شیئی واحد یعنی ہاشم علیہ السلام اور آل مطلب علیہ السلام ایک دوسرے کے کفو ہیں ۔فرمایا ہم آل مطلب علیہ السلام ایک شے ہیں ۔انہیں جیسی احادیث کی رو سے علماء حق بنی ہاشم علیہ السلام پر صدقات وزکواۃ کو حرام قرار دیا ہے۔اور موالات فئی میں شریک آل محمد علیہم السلام کیا ہے۔ سید کی ایک جامع تعریف جو صواعق محرقہ شرح مسلم وغیرہ میں ہے وہ یہ کہ السید من حرمت علیه الصدقه الی یوم القیامة یہی تعریف مشکواۃ اورارج المطالب ۔الاستعاب وغیرہ میں بھی ہے کہ سید وہ ہے جس پر قیامت تک صدقہ حرام ہے حالانکہ جمہور علماء نے صدقے کا جملہ انبیاء علیہم السلام پر حلال ہون سے انکار کیا ہے ۔اس سے اکثر علماء متفق ہیں کی انبیاء علیہم السلام پر حلال ہونے سے انکار کیا ہے۔اس سے اکثر علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام پر صدقہ حرام ہے۔تفسیر القرآن علامہ امداد کاظمی ص ۳۱۸۔

اسی لئے جناب یحییٰ علیہ السلام کو سیداً وّ حضوراً کے القاب سے اللہ عزوجل نے خود نوازا ہے۔اور جناب ابراہیم علیہ السلام و جناب اسماعیل عیلہ السلام اپنے آخری وصی جناب ابو طالب علیہ السلام تک سیادت کے حامل تھے۔

یہ بھی اصول ہے کہ ایک ہی خاندان و نسل و قبیلے کے افراد برابر نہیں ہوتے۔

جماعت انبیاء علیہم السلام میں بھی بعض کو بعض پر فضیلت حاصل تھی۔یعنی جملہ انبیائے جب

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

ہم مرتبہ نہیں ہیں تو پھر کوئی قبیلہ یا نسل کیسے ہم مرتبہ ہو سکتی ہے؟ بالکل اسی طرح خاندان سادات میں بھی بعض پر فضیلت دی گئی ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے۔

قال جبرائیل علیہ السلام قلبت	فرمایا کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر
مشارق الارض و مغاربها فلم	دی ہے کہ میں نے زمین کے مشارق و
اجد رجلاً افضل من محمد صلی الله	اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل
علیه وآله وسلم و قلبت مشارق	نہیں پایا اور میں نے مشارق و مغارب
الارض و مغاربها فلم اجد	زمین میں بہت تلاش کیا ہے مگر کوئی
نبی اب فضل من بنی هاشم	خاندان بنی ہاشم علیہ السلام سے افضل
علیه السلام کنز العمال ج ۲ ص ۱۰۲	نہیں پایا۔

جس سال ابرہہ نے مکہ پر حملہ کیا تھا اس کے ساتھ ہاتھی تھے۔لشکر تھا،اس نے آتے ہی جناب عبدالمطلب علیہ السلام کو اونٹ پکڑوا لئے جن کیلئے آنجناب اس کے پاس تشریف لے گئے۔وہاں چند معجزات رونما ہوئے۔

۱۔ سب سے بڑا ہاتھی جس کا نام محمود تھا اس نے زیارت کرتے ہی سجدہ کیا۔

۲۔ ابرہہ جو تعظیم نہ کرنے کی قسم کھائے بیٹھا بے ساختہ تعظیم کو کھڑا ہو گیا۔

۳۔ آپ جس ہاتھی کے قریب سے گزرتے ہو سر جھکا لیتا تھا۔

یہ کس وجہ سے تھا؟

اکثر علماء نے یہ لکھا ہے کہ آنجناب علیہ السلام کی پیشانی میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ سلم تھا جسے دیکھ کر ہر چیز پر ہیبت طاری ہو جاتی تھی۔حالانکہ یہ بات بھول جاتے ہیں

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

کہ اسی سال یعنی کیم عام الفیل میں ربیع الاول میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے عالم وجود کو زینت بخشی تھی۔یعنی یہ حملہ جو مکہ پر ہوا تھا۔۵۷۰۔۵۷۱ ءمیں ہوا تھا اور اسی سن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت ہوتی تو ماننا پڑے گا اس وقت یہ نور وحدت یا تو اپنی والدہ کی پیشانی میں جلوہ نما تھا خود اپنے والد علیہ السلام کی پیشانی میں یعنی اپنے جد اطہر کی پیشانی سے منتقل ہو چکا تھا۔اس کے انتقال کے باوجود ان کی ذات میں نور سیادت اس قدر جلوہ کشا تھا کہ جانور بھی سجدہ کر رہے تھے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کچھ اس موضوع پر بھی موجود ہیں کہ تخلیق آدم سے قبل نور عبدالمطلب علیہ السلام کی کیفیت کیا تھی؟ نور ابو طالب علیہ السلام کی طرح مصروف تسبیح و تہلیل تھا۔اگر چہ یہ احادیث زیادہ تعداد میں نہیں ہیں مگر موجود ہیں۔اسی طرح جناب جعفر طیار سید الشہدا علیہ السلام کے بارے میں مشہور حدیث ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم نے زید بن حارثہ شہید کو دیکھا مگر جناب جعفر علیہ السلام کا مقام آخرت میں ان سے بدرجہا بلند پایا۔تو جناب جبرائیل علیہ السلام سے سوال کیا کہ جناب جعفر طیارؑ کا مقام اتنا بلند کیوں ہے؟ تو جواب ملا یہ صرف آپ سے نسبی تعلق کی وجہ ہے۔اس مفہوم کے متعدد احادیث برادران اہل سنت نے نقل فرمائے ہیں۔اسی طرح اولاد جناب عقیل علیہ السلام کے فضائل و مناقب کتب احادیث میں ہیں جو بکا علی الحسین علیہ السلام کو موضوع پر ہیں۔

ان کثیر تعداد میں موجود احادیث کے بعد سیادت کو صرف اولاد سیدۃ النساء العالمین صلوات اللہ علیہا تک محدود کرنا جائز نہیں۔ہاں ان کی اولاد کو باقی جملہ سادات عظام سے کو

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

فضیلت حاصل ہے۔ اس سے انکار کرنا بھی جائز نہیں۔ پاک حسنین شریفین علیہا السلام خود سید السادات ہیں۔ ان کی اولاد باقی سادات سے افضل ہے۔ مگر امیر المومنین وعلیہ السلام کی دوسری اولاد پاک کو سیادت سے محروم سمجھنا بھی ایک ظلم عظیم ہے۔ اس لئے مسلک حق یہ ہے کہ آل عمران آل عبد المطلب حامِ سیادت ہیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جناب عبد المطلب علیہ السلام کی جملہ اولاد سید ہے تو دیگر مطلبی بھی سید قرار پائیں گے، جواباً عرض کروں گا کہ کتب انساب میں بہت زیادہ اختلاف ہیں اور ان میں بہت زیادہ مجعولہ انساب شامل ہیں۔

اسی طرح انساب میں ہر اعلیٰ شخصیت کو دس دس بیس بیس اولادیں بنانے کا مقصد یہی تھا کہ کسی طرح کو اموی ومروانی اور دیگر گھٹیا لوگ بھی نسباً آل محمد صلی علیہ وآلہ وسلم سے اپنی تعلق جوڑ سکیں۔ وقت رہا تو انساب پر بھی ایک کتاب لکھی جائے گی۔ جس میں ان گھپلوں پہ مکمل بحث کی جائے گی۔ حضرت آیۃ اللہ مرزا حسن احقاقی نے احکام الشیعہ میں فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں محفوظ نسبی شجرے صرف سادات بنی فاطمہ ہی کے ہیں اور باقی حضرات کا قریشی، عباسی، مطلبی ہونا محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ صرف سادات کا اطلاق صرف سادت بنی فاطمہ ہی پر ہی ہوگا۔ ان کے علاوہ کوئی سید کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔

ان چند الفاظ کے ساتھ اس بات کا اختتام کرتا ہوں کہ مجھ ناچیز کی یہ جسارت صرف ان غیرت مند مسلمانوں وخصوصاً سادات عظام کیلئے ہے۔ اس کیلئے نہیں جو ضد اور ہٹ دھرمی کی ہر وقت عینکیں چڑھائے رکھتے ہیں۔ وہ میری اس کاوش میں کیڑے تو نکالیں گے مگر ان کو اس میں وہ بات نظر نہیں آئے گی جو کہ خود ان کیلئے دین ودنیا وآخرت میں سوائے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

بھلے کے اور کچھ بھی نہیں۔ ایسے لوگوں کا یقینی ذاتی قصور کے علاوہ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ کچھ زمانے کا بھی قصور ہے۔ یہ قوت ہی کچھ ایسا آ گیا ہے، پیار محبت ختم، غیرت اور حیا ختم، سکون اور برکت ختم، حلال اور حرام کا فرق ختم، اعتماد اور لحاظ ختم، حق اور انصاف ختم، شفقت و انکساری ختم، صفائی پاکیزگی ختم، صبر و قناعت ختم، سادگی و تقویٰ ختم، صرف بناوٹ ہی بناوٹ رہ گئی ہے۔ ان نعمتوں کا ایک ایک کر کے صلب ہونا صرف اور صرف اس لئے ہے کہ ہم مسلمانوں نے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام کو چھوڑ دیا ہے، اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے کی بجائے تفرقوں میں پڑ گئے ہیں اور اللہ کے سیدھے کو چھوڑ کر دنیا کو اپنا لیا ہے۔

یہ خون خون زمانہ، ہر طرف یہ اضطراب و بے چینی کو دیکھتے ہوئے دل گواہی دے رہا ہے کہ لگتا ہے کہ اب کچھ ہونے والا ہے۔ اللہ اور صادق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا وعدہ ضرور پورا ہونے والا ہے۔

اور میرا ایمان اور یقین ہے انشاء اللہ بہت جلد میر مظلوم امام وقت، شہنشاہ معظم، حجت اللہ علیہ السلام جو کہ ہر مسئلہ کو ہر کسی سے بہتر جانتے ہیں کا ظہور پر نور ہونے والا ہے۔

ہر سمت انتشار ہے کچھ ہونے والا ہے۔
ہر شخص بے قرار ہے کچھ ہونے والا ہے۔

دنیا سے دل بے زار ہے کچھ ہونے اولا ہے
ہر آنکھ اشک بار کچھ ہونے والا ہے

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com

نیکی یہ چھا رہی ہے زمانے میں برائی
یوں بر سر پیکار ہے کچھ ہونے والا ہے

شرفاء میں ایک نام کی عزت تھی رہ گئی
وہ بھی سر بازار ہے کچھ ہونے والا ہے

جو اہل قلم اہل سخن لوگ ہیں ان میں
بے چینی افکار ہے کچھ ہونے والا ہے

حرص و ہوس کی دوڑ میں معروف آدمی
دولت کا پرستار ہے کچھ ہونے والا ہے

آنکھوں میں نفرتیں ہیں تو دل میں کدورتیں
نہ پیار نہ ایثار ہے کچھ ہونے والا ہے

جو لوگ ہیں قدرت کے امین پردہ نشیں ہیں
بس ان کا انتظار ہے کچھ ہونے والا ہے

یا رب الحسین بحق الحسین اشف صدر الحسین بظهور الحجة

آمین یا رب العالمین

برحمتك یا ارحم الرحمین

ختم شد

DAR UL HUDA LIBRARY
nasirar@gmail.com